جانِ اوّل مظہرِ درگاہ شد   جانِ جاں خود مظہرِ اللہ شد

(رومیؒ)

لوائحِ خانقاہِ مظہریہ

۱۹۷۲ء

یعنی

مکتوباتِ مدرسۂ دیر

۱۳۹۲ھ

(مخزونۂ خانقاہ اخوند نسیمؒ الموسوم بہ خانقاہ نور محل، اوچ، دیر)

مرتبہ

ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان

سندھ یونیورسٹی

جانِ اول مظہرِ درگاہ شد   جانِ جاں خود مظہرِ اللہ شد
(رومیؒ)

لوائحِ خانقاہِ مظہریہ

۱۹۷۲ء

یعنی

مکتوباتِ مدرسۂ دیر

۱۳۹۲ھ

(مخزونہ خانقاہ اخوند نسیمؒ الموسوم بہ خانقاہ نورمحل، اوچ، دیر)

مرتبہ

ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خان

سندھ یونیورسٹی

اظہارِ تشکر

اللہ بخشے حکیم حافظ ذوقی الٰہ آبادی (م ۱۳۹۳ھ) کو، وہ میری اکثر کتابوں کی کتابت کر دیا کرتے تھے۔ اُن کے بعد حیدرآباد میں اب ایسا کوئی کاتب نہیں جو عربی اور فارسی سے بھی بخوبی واقف ہو۔ اسی مجبوری کی وجہ سے یہ کام التواء میں پڑ گیا تھا۔ آخرکار عزیزِ گرامی ڈاکٹر نجم الاسلام صاحب نے (جنھوں نے کتاب کی ترتیب میں بھی پوری مدد فرمائی ہے) اکثر صفحات کی کتابت خود ہی فرمائی۔ اسی طرح ڈاکٹر مولانا سید محمد نعیم ندوی صاحب نے بھی کرم فرمایا۔ پھر عزیزی ڈاکٹر سید سخی احمد ہاشمی صاحب (حال صدرِ شعبۂ اردو) اور ڈاکٹر مولانا ابوالفتح محمد صغیر الدین صاحب، نیز بیٹی رابعہ اقبال سلمہا نے بھی چند کلمات تبرعاً کتابت فرمائے۔ سندھ یونیورسٹی کے یہ تمام اساتذہ میرے لیے بہت عزیز ہیں۔ اللہ پاک ان کو خوش و خرم رکھے اور دونوں جہانوں میں سرفراز و سربلند فرمائے۔ آمین۔

ز شوقِ دوست برِ اوراقِ دفترِ گلہا (سعد اللہ گلشن)
بہار نامہ نوشتم ز اشکِ بلبلہا

عزیزِ گرامی ڈاکٹر نجم الاسلام صاحب نے کتاب کے آخر میں اشاریہ بھی شامل فرما دیا ہے اور میرے عزیز ڈاکٹر ابوالفتح صغیر الدین صاحب اور عزیزی پروفیسر ایاز الدین سلمہ کی رفاقت میں اس مجموعے کی تمام و کمال تصحیح بھی فرما دی ہے۔ ان سب حضرات کا شکریہ ادا کرنے کے لیے الفاظ تو نہیں ہیں لیکن دل شکر گذار اور دعاء گذار ہے۔

[signature]

ب

سلسلۂ مظہریہ کے دو سو مکتوبات کا مجموعہ

مشتمل بر دو ابواب

(۱) باب مظہریہ (۱۷۲ مکتوبات)
(۲) باب نسیمیہ (۲۸ مکتوبات)

طبع اوّل

سنہ ترتیب سنہ ۱۹۷۲ء

سنہ طباعت سنہ ۱۹۷۵ء

قیمت
پندرہ روپئے

مطبوعہ:۔ آفریشیا پرنٹنگ پریس، ناظم آباد کراچی نمبر ۱۸

ملنے کا پتہ

حکیم محمود الزماں مکان نمبر 272/C یونٹ نمبر 7
لطیف آباد حیدرآباد سندھ پاکستان

فہرست مندرجات

(ا)

باب مظہرؒ

۱- مکتوبات حضرت مظہرؒ:

۲- بنام حضرت مظہرؒ:

۳۔ مکتوبات متوسلین حضرت مظہرؒ فیما بینہم:

(۲)

بابِ نسیمؒ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

محترم ڈاکٹر خلیق انجم نے مختلف مجموعوں کے مطالعے سے حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۱۹۵ھ) کے مکتوبات اور نثری تحریروں کو مرتب کرکے ان کا اردو ترجمہ ۱۹۶۲ء میں دہلی سے "مرزا مظہر جانجاناں کے خطوط" کے نام سے شائع کیا تھا۔

پھر محترم عبدالرزاق قریشی نے حضرت مظہرؒ کے نادر اور غیر مطبوعہ فارسی مکتوبات کا ایک مجموعہ "مکاتیبِ میرزا مظہرؒ" کے نام سے ۱۹۶۶ء میں بمبئی سے شائع کیا، جس میں علاوہ تین مطبوعہ مکتوبات کے، ۱۴۴ غیر مطبوعہ مکتوبات تھے جو مرتب کو حضرت مولانا ابوالحسن زید صاحب فاروقی، سجادہ نشین درگاہ شاہ ابوالخیرؒ (چتلی قبر، دہلی) سے ملے تھے اور مولانا نے موصوف کو حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ کے مکان واقع محلہ قاضیان، پانی پت سے حاصل ہوئے تھے۔ قاضی صاحبؒ کو حضرت مظہرؒ سے کیسی شیفتگی اور عقیدت تھی اور ان کے مکتوبات کو کیسی حفاظت سے رکھا ہوگا!

اس دوران میں حسنِ اتفاق سے راقم الحروف کو حضرت مولانا حنیف اللہ صدیقی سے شرفِ نیاز حاصل ہوا، جو گمبٹ (ضلع خیرپور، سندھ) میں عربی کے معلّم ہیں اور ریاست دِیر (مالاکنڈ ایجنسی) کے مقام اوچ کے رہنے والے ہیں۔ اوچ میں اُس وقت اُن کے بڑے بھائی، محترم حکیم صاحبزادہ محمد میر آغا جان صاحب خانقاہ اخوند ملا محمد نسیمؒ الموسوم بہ خانقاہ نور محل میں مسند نشین تھے۔ حضرت اخوند ملا محمد نسیمؒ حضرت مظہرؒ کے تمام خلفاء میں سے تھے اور پیرو حضرت

مظہرؒ کی خدمت میں حاضر رہتے تھے۔ اُن کی حضرت مظہرؒ سے عقیدت و شیفتگی بہت غیر معمولی اور بے مثل تھی جس کا ذکر مقاماتِ مظہری میں خاص طور سے کیا گیا ہے اور صراحت کی گئی ہے کہ حضرت مظہرؒ سے اخلاص و متابعت کا جذبہ یہاں تک راسخ تھا کہ کوئی کام آپ کی اجازت کے بغیر نہیں کرتے تھے۔ اسی اخلاص و عقیدت کے سبب سے حضرت مظہرؒ کی کئی یادگاریں[۱]، اور ایک بڑی تعداد میں سلسلۂ مظہریہ کے مکتوبات ان کے پاس محفوظ رہے، اور ان کے بعد ان کے اخلاف کی توجہات کے نتیجے میں آج تک خانقاہ نور محل اوچ، ڈیرہ میں محفوظ ہیں۔

راقم الحروف نے حضرت نسیمؒ کے جمع کردہ نادر اور غیر مطبوعہ مکتوبات تک رسائی حاصل کرنے کے لیے اوچ کا سفر اختیار کیا۔ خانقاہ میں حضرت مظہرؒ کے دس مکتوبات، اور ان کے خلیفہ حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ (م ۱۲۲۵ھ) کے نو مکتوبات موجود ہیں۔ حضرت مظہرؒ کے نام ان کے احباب اور مریدین و متوسلین کے لکھے ہوئے مکتوبات بھی ایک بڑی تعداد میں موجود ہیں۔ ان کی تعداد ۱۳۷ ہے۔ علاوہ ازیں ۴۴ مکتوبات ایسے ہیں جو حضرت مظہرؒ کے احباب اور مریدین و متوسلین نے آپس میں ایک دوسرے کو تحریر کیے ہیں، یا

۱؎ ملا نسیمؒ کی خانقاہ میں حضرت مظہرؒ کی شہادت کے وقت کے خون آلودہ کپڑے بھی محفوظ ہیں۔ شہادت چونکہ ۶ جنوری ۱۷۸۱ء (۱۰ محرم ۱۱۹۵ھ) کو ہوئی تھی یعنی سخت سردی کے دن تھے اس لیے حضرت میرزا صاحبؒ روئی کا فرغل پہنے ہوئے تھے۔ بائیں طرف دل کے قریب، وہ فرغل طپنچہ کی ضرب سے خون آلودہ ہے اور اس وقت کا تہمد بھی ہے جس کے سامنے کے حصہ میں دو سوراخ پھرے ہوئے ہیں اور پچھلے حصے میں بڑے بڑے سوراخ جلے ہوئے اور خون آلودہ ہیں۔ وہیں ایک پوٹلی میں وہ دھجیاں بھی ہیں جن سے حضرتؒ کا زخم پونچھا گیا تھا۔ یہ سب چیزیں خانقاہ نور محل میں موجود ہیں۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک بھی ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ کا سبز کلاہ اور خود ملا نسیمؒ کے کرتے اور ٹوپیاں بھی موجود ہیں۔ حضرت مظہرؒ کا فرغل راقم الحروف نے پہن کر دیکھا تھا جس سے اندازہ ہوا کہ ان کا جسم مبارک راقم الحروف کے بدن کی طرح تھا۔

حضرت نسیمؒ کے متوسلین نے تحریر کیے ہیں ۔ اس موقع پر حضرت نسیمؒ کے اخلاف مذکورہ کی عنایت سے نہ صرف ان غیر مطبوعہ مکتوبات میں سے بعض کی نقل حاصل ہوئی، بلکہ چند کے عکوس تیار کرانے کا موقع بھی ملا ۔

راقم الحروف نے اس ذخیرۂ مکتوبات کو علمی حلقوں سے روشناس کرانے کی سعادت حاصل کی ۔ رسالہ "اردو" کراچی میں اس سلسلے کی دو قسطیں چھپیں جولائی ۱۹۶۷ء کے شمارے میں حضرت مظہرؒ کے چند غیر مطبوعہ مکتوبات پیش کیے گئے اور ان مکتوبات شریف تک رسائی کی کیفیت بھی درج کردی گئی ۔ پھر رسالہ "اردو" کی دوسری اشاعت بابت اکتوبر ۱۹۶۷ء میں حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ کے مکتوبات پیش کیے گئے ۔

ان مکتوبات کے پہلی بار چھپنے کے بعد، قبلہ حکیم صاحبزادہ محمد میر آغا جان صاحب سجادہ نشین خانقاہ نور محل نے یہ کرم فرمایا کہ ۱۹۶۹ء میں خود اپنے دستِ مبارک سے باقی جملہ مکتوبات نقل کرکے روانہ فرمائے ۔ افسوس کہ قبلہ حکیم صاحب نے پنج شنبہ ۲ رمضان ۱۳۹۲ھ (۱۲ اکتوبر ۱۹۷۲ء) کو انتقال فرمایا اور وہ یہ مطبوعہ مجموعہ نہ دیکھ سکے[1]

ان مکتوبات کو ازسرِ نو ترتیب دے کر پیش کیا جا رہا ہے ۔ بعض مکتوبات کے لکھنے والوں کا نام بصراحت مکتوبات میں موجود نہیں ہے قرائن

---

[1] قطعۂ تاریخ وفات حکیم محمد میر آغا جان صاحب مرحوم، از مرتب :-

گذشت افسوس ازیں دنیا — جنابِ مرشدِ ذی شان
شہ طبعِ صفا بودہ — محمد میر آغا جان
۱۹۷۲ء = ۱۳۹۸ + ۵
مطیعِ دینِ حق چون او — کجا پیدا کند یزدان
طبیبِ ظاہر و باطن — یقیناً رہبرِ عرفان
حکیم و عالم و حافظ — حبیبِ حق و انس و جان
نہ بودش ہیچ در عالم — ہوا و حرصِ عالمیان
سر و پائے ہوا برید — محمد میر آغا جان
۱۳۹۲ھ = ۱۳۹۸ − ۱+۵

اور شواہد کی بنا پر ان کے لکھنے والوں کے نام کی تعیین کی گئی ہے۔ بہت سے مکتوب نگار حضرت مظہرؒ کے سلسلے کے معروف و ممتاز افراد ہیں جن کا ذکر اس سلسلے کی کتابوں میں جگہ جگہ آتا ہے۔ علاوہ ازیں، اس مجموعے کے متعدد مکتوبات سے بھی ان حضرات کے مزید حالات پر روشنی پڑتی ہے۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ، محمد احسان احمدی، نواب ارشاد خاں اور ان کے صاحبزادے ظفر علی، غلام عسکری خاں، مولوی ثناء اللہ سنبھلی، میر محمد معین، میر علی اصغر عرف میر کلو، محمد مراد، غلام حسن، نعیم اللہ، محمد کلیم اور اخوند محمد نسیم ۔۔ یہ وہ حضرات ہیں جن کا ذکر حضرت مظہرؒ کے مکتوبات میں جگہ جگہ ہے اور ان کے نام مکتوبات بھی ہیں۔ نیز مقامات مظہری میں، ان میں سے اکثر کا بیان حضرت کے خلفاء کے ذیل میں آیا ہے۔ ان سب ماخذوں سے حالات اخذ کر کے مکتوبات سے قبل درج کر دیے گئے ہیں تاکہ اس مجموعے کے مکتوبات کو سمجھنے میں سہولت ہو اور جہاں جہاں ممکن ہوا، تعیین سنین کی بھی کوشش کی گئی ہے۔

اس مجموعے میں، حضرت مظہرؒ کے نام لکھے ہوئے ایسے مکتوبات بھی ہیں جو حضرت مظہرؒ کے بعض مکتوبات کے جواب میں ہیں اور اس طرح کلمات طیبات اور محترم خلیق انجم و محترم عبدالرزاق قریشی کے مجموعوں میں شامل شدہ بعض مکتوبات کو سمجھنے میں وہ معاون ثابت ہوں گے۔ حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ کے نام کلمات طیبات اور محترم خلیق انجم کے مجموعے میں حضرت مظہرؒ کے سات مکتوبات ہیں۔ محترم عبدالرزاق قریشی کے مجموعے میں یہ تعداد ۱۳۰ تک پہنچ گئی ہے۔ کلمات طیبات کے مکتوبات ۷۵، ۷۷ کے بارے میں، جو قاضی صاحبؒ کے نام لکھے ہوئے مکتوبات میں سے ہیں، محترم عبدالرزاق قریشی نے صراحت کی ہے کہ یہ حضرت مظہرؒ کے اصل مکتوبات کے انتخابات کی شکل میں ہیں۔ بہرکیف

ان کو نظر انداز کر دیا جائے تو بھی قاضی صاحبؒ کے نام، حضرت مظہرؒ کے کوئی ۱۳۵ مکتوبات ہوتے ہیں جو مطبوعہ مجموعوں میں شامل ہیں۔ مگر قاضی صاحبؒ کا کوئی ایسا مکتوب جو حضرت مظہر کے نام لکھا گیا ہو، دستیاب نہیں تھا۔ اب اس مجموعے (لوائح خانقاہِ مظہریہ) میں قاضی صاحبؒ کے پانچ مکتوبات بنام حضرت مظہرؒ شامل ہیں۔ اسی طرح اور بھی کئی ایسے حضرات کے لکھے ہوئے مکتوبات اس مجموعے میں شامل جن کے نام حضرت مظہرؒ کے مکتوبات کلماتِ طیبات میں اور محترم عبدالرزاق قریشی کے مجموعوں میں ہیں اور اس مجموعے کی بدولت حضرت مظہرؒ اور ان کے احباب کے مابین خط و کتابت کا وہ سلسلہ دو طرفہ ہو رہا ہے جو مطبوعہ مجموعوں میں اب تک یک طرفہ ہی رہا ہے۔ اس طرح حضرت مظہرؒ اور ان کے احباب اور مریدین کے مابین تعلقات و مراسم کی تصویر زیادہ واضح طور سے اُبھرتی ہے۔

بعض مکتوبات میں تاریخی واقعات کی طرف اشارات ملتے ہیں، خصوصیت کے ساتھ شاہ ابدالی اور نواب قاسم علی خاں سے متعلق اشارات قابلِ لحاظ ہیں۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ اور مُرلی دھر کے مکتوبات میں، احمد شاہ ابدالی کی آمد آمد کی خبروں کا ذکر ہے۔ نواب قاسم علی خاں سے متعلق مکتوبات کی تاریخی افادیت اور زیادہ واضح ہے۔ حضرت مظہرؒ کا روہیلہ سرداروں پر گہرا اثر تھا۔ ان کے سلسلے کے کئی حضرات، نواب عماد الملک، نواب نجیب الدولہ، نواب افضل خاں برادر نجیب الدولہ، اور نواب مجد الدولہ کی سرکاروں سے وابستہ تھے۔ ملّا رحم داد روہیلہ خود حضرت مظہرؒ کا عقیدت مند تھا اور اس کے لشکر میں حضرتؒ کے متعدد مرید تھے جب کہ وہ سکھوں پر لشکر کشی میں مشغول تھا۔ اور روہیل کھنڈ کے سرداروں میں، حافظ رحمت خاں، دوندے خاں، اس کا بیٹا محب اللہ

خاں اور ہمشیرزادہ محمد خاں وغیرہ حضرت مظہرؒ سے تعلق رکھتے تھے۔ نواب قاسم علی خاں جب بکسر کی لڑائی میں شکست کے بعد شمالی ہند آیا اور دوبارہ فوج اکٹھی کرنے کا منصوبہ اس نے بنایا تو حضرت مظہرؒ کے متوسلین نے بھی اس مہم میں دل چسپی لی، جیسا کہ اِس مجموعے کے متعدد مکتوبات سے ظاہر ہے۔ عربی زبان میں لکھا ایک مکتوب تمام تر اسی نوعیت کا ہے، اور بہت اہم معلوم ہوتا ہے اس میں ایک عقیدت مند سردار کی جانب سے، حضرت مظہرؒ کے توسط کو کام میں لاتے ہوئے سوار اور پیادے اور گھوڑے مہیا کرنے کی پیش کش کی گئی ہے۔ حضرت مظہرؒ کے ایک مکتوب بنام میر عبدالہادی میں نواب قاسم علی خاں کی ان کوششوں کا تفصیلاً ذکر ملتا ہے اور اسی میں مکتوب الیہ کی اس فرمائش پر کہ نواب قاسم علی خاں سے ان کے لیے بھی سفارش کی جائے، حضرت مظہرؒ نے ان موانع کا بھی ذکر کر دیا ہے جو نواب قاسم علی خاں کو جانباز روہیلوں کا تازہ دم لشکر بھرتی کرنے میں پیش آئے۔ روہیلہ سرداروں نے روہیلہ سپاہیوں کی بھرتی کی اجازت اوّلاً تو دے دی، لیکن جب دیکھا کہ نواب قاسم علی خاں کے علوفہ بیش قرار مقرر کرنے کے سبب سے جماعہ دار سب اس کی رفاقت میں کھنچے چلے جاتے ہیں تو از راہِ دور اندیشی وہ سردار مانع آئے اور ناچار نواب قاسم علی خاں بریلی جا کر بیٹھ گئے۔

نواب افضل الدولہ (برادرِ نجیب الدولہ) کے لشکر کے رسالداروں میں سے رحیم خاں خانزادہ اور محمد حسن خاں خانزادہ بھی حضرت مظہرؒ کے عقیدت مندوں میں شامل تھے جو حضرتؒ کے ارشادات کی تعمیل میں کوشاں رہتے تھے جیسا کہ ان حضرات کے لکھے ہوئے مکتوبات (بنام حضرت مظہرؒ) سے ظاہر ہوتا ہے۔ غلام عسکری خاں اور نواب ارشاد خاں (اور ان کے صاحبزادے ظفر علی خاں) بختاور خاں، محمد خاں آفریدی، میرزا محمد علی بیگ، خواجہ عبید خاں یہ سب اصحابِ سیف تھے جو حضرت مظہرؒ کے عقیدت مندوں میں سے تھے۔ امرا

رسالداروں، جماعہ داروں اور دیگر فوجی خدمات انجام دینے والوں کی اس کثیر تعداد میں حضرت مظہرؒ سے عقیدت مندی کے نتیجے میں" حضرت مظہرؒ کے سیاسی اثرات بھی خاصے نمایاں تھے۔ نجف خاں کے دورِ وزارت میں جو حضرتؒ کی شہادت کا واقعہ پیش آیا، واقعات و حالات کو دیکھتے ہوئے کوئی اتفاقی نوعیت کا نہ تھا، بلکہ سیاسی مخالفین کی منصوبہ بندی کے نتیجے میں عمل میں آنے والا سیاسی قتل تھا۔ بہرکیف، اس مجموعے کے متعدد مکتوبات سے، اربابِ سیف و علم سے حضرت مظہرؒ کے تعلقات پر روشنی پڑتی ہے۔

حضرت مظہرؒ کے جو مکتوبات اس مجموعے میں شامل ہیں ان کا اسلوب سابقہ مجموعوں کے مکتوبات جیسا ہے۔ پُر تکلف اور رسمی القاب و آداب ان مکتوبات میں بھی نہیں ہیں۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ کے نام مکتوب یوں شروع ہوتا ہے: " بعد حمد و صلوٰۃ از فقیر جان جاناں، برادر باکمال فضیلت پناہ مولوی سناء اللہ صاحب مطالعہ نمایند"۔ حضرت مظہرؒ نے ثناء اللہ کو سناء اللہ لکھا ہے۔

ملا نسیمؒ کے نام مکتوبات میں بھی، حمد و صلوٰۃ اور اپنے نام کی صراحت کے بعد کچھ ایسے ہی انداز میں مکتوب الیہ کو مخاطب کیا ہے یعنی " فرزند سعادت مند مولوی محمد نسیم جیو سلمہ الرحمٰن مطالعہ نمایند" یا " فرزندِ عزیز از جان اخوندزادہ محمد نسیم، اوصلہ اللہ الکریم الی مقام عظیم، مطالعہ نمایند" یا " فضائل پناہ کمالات دستگاہ اخوندزادہ ملا محمد نسیم جیو ابقاہ الرحمٰن مطالعہ نمایند"۔ میر عبدالہادی کے نام جو مکتوب ہے اس کا آغاز یوں ہوتا ہے " بعد حمد و صلوٰۃ از فقیر جان جاناں میر عبدالہادی صاحب مطالعہ نمایند"۔ اور ایک مکتوب ایسا بھی ہے جس میں مکتوب الیہ کا پورا نام تک ندارد ہے، صرف " شیخ صاحب مطالعہ نمایند" لکھ دیا گیا ہے۔

عبارت کا انداز بھی وہی سادہ و بے تکلف ہے اور چھوٹے چھوٹے جملوں پر مبنی، جو حضرت مظہرؒ کے مکتوبات کے سابقہ مجموعوں میں ملتا ہے حضرت مظہرؒ دن، تاریخ اور مہینا تو اپنے مکتوبات میں لکھ دیتے ہیں مگر سنہ سوائے ایک مکتوب (بنام سید موسیٰ خاں دہبیدی، مشمولہ مجموعۂ عبدالرزاق قریشی) کے اور کہیں لکھا ہوا نہیں ملتا۔ یہی صورت حضرتؒ کے ان مکتوبات کی بھی ہے جو اس مجموعے میں شامل ہیں۔

حضرت مظہرؒ کے نام مریدین و متوسلین کے جو مکتوبات ہیں، ان میں حضرتؒ کے لیے القاب و آداب کا ایک مخصوص و منفرد انداز گویا اکثر نے اپنے لیے جدا جدا مقرر کر لیا ہے اور اس سبب سے بعض نامعلوم الاسم مکتوبات کے لکھنے والوں کے نام معلوم کرنے میں مرتب کو مدد بھی ملی ہے۔ قاضی ثناءاللہ پانی پتی" حضرت مظہرؒ کے نام اپنے مکتوبات کو یوں شروع کرتے ہیں: "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علیٰ خیر خلقہٖ محمد وآلہٖ و اصحابہٖ اجمعین۔ عرضی کمترین غلامان محمد ثناءاللہ بموقف عرض میرساند۔ احوال غلام مستوجب حمد الٰہی وشکر توجہات قبلہ گاہیست ادام اللہ برکاتہٗ و صحت ذات اقدس مقدس مدام مطلوب"۔ ملا نسیمؒ کے نام جو مکتوب قاضی صاحب نے لکھے ہیں ان میں بھی ایک موزہ انداز ملتا ہے۔ وہ یوں شروع کرتے ہیں۔ "الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علیٰ خیر خلقہٖ محمد وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین۔ مولوی صاحب مشفق مہربان اخوند ملا محمد نسیم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ سلامت فقیر حقیر محمد ثناءاللہ پانی پتی بعد از سلام سنت الاسلام و نیاز مندیہا و اشتیاق بہجت آیات مطالعہ فرمایند"۔ قاضی صاحبؒ کے جو مکتوبات کلمات طیبات میں بنام شاہ غلام علی و شیخ محمد قاضی کرانہ و نعیم اللہ بہرائچی شامل ہیں ان کا انداز بھی کچھ یہی ہے۔ حضرت مظہرؒ کے مریدین و متوسلین میں سے محمد احسان احمدی اکثر "خداوند خدایگان مدظلہ العالی" یا "خداوند نعمت مدظلہ العالی سلامت" پر اکتفا کرتے ہیں۔ نواب ارشاد خاں

کے صاحب زادے ظفر علی نے احترام کا یہ طریقہ اپنایا ہے کہ مکتوب کے انداز میں نہیں بلکہ عرض کے انداز میں عرضِ مدعا کرتے ہیں اور یوں شروع کرتے ہیں "معروض میدارد کہ ......" اور خاتمہ "عرض ظفر علی" لکھ کر کرتے ہیں۔ یا کبھی شروع میں حضرت قبلہ وکعبہ مدظلہ العالی بھی لکھتے ہیں۔ حضرت مظہرؒ کی پیروی میں، ظفر علی نے بھی اپنے ہم وطن اور استاد مولوی ثناء اللہ سنبھلی کو حضرت مظہرؒ کے نام اپنے مکتوب میں "س" سے ثناء اللہ لکھا ہے۔ غلام عسکری خاں "حضرت قبلہ وکعبۂ دوجہان مدظلہ العالی" اور مولوی ثناء اللہ سنبھلی "بجناب عالی حضرت پیر دستگیر مدظلہم العالی میرساند" لکھتے ہیں۔ میر محمد مبین کا اندازِ تخاطب بھی انہی سے مخصوص ہے۔ وہ "بعرض مبارک مقدس قبلۂ عالم و عالمیان قطب ربانی قیوم زماں پیر دستگیر حضرت ایشاں مدظلہ العالی میرساند" لکھ کر مکتوب شروع کرتے ہیں۔ مگر ان سبھوں میں سب سے عمدہ اور معنی خیز انداز نواب ارشاد خاں کا ہے کہ اپنا نام، بصراحت، مکتوبات میں نہیں لاتے مگر القاب وآداب میں اس کی رعایت ملحوظ رکھتے ہیں اور حضرت مظہرؒ کو یوں مخاطب کرتے ہیں "حضرت پیرو مرشد قبلۂ ارشاد مدظلہ العالی"۔

مقامات مظہری میں حضرت مظہرؒ کے ۷ اہم خلفاء کے حالات دیے گئے ہیں۔ ان میں سے جن کے لکھے ہوئے مکتوبات اس مجموعے (لوایح خانقاہ مظہریہ اعنی مکتوبات مدرسۂ دیر) میں شامل ہیں، ان کے نام یہ ہیں:

(۱) قاضی ثناء اللہ پانی پتی

(۲) شیخ محمد احسان احمدی

(۳) نواب ارشاد خاں سنبھلی

(۴) مولوی ثناء اللہ سنبھلی

(۵) میر محمد مبین

(۶) میر علی اصغر عرف میر مکھو
(۷) شیخ محمد مراد
(۸) شیخ غلام حسن
(۹) نعیم اللہ
(۱۰) محمد حلیم ، اور
(۱۱) اخوند محمد نسیم ۔

یہ سب حضرات حضرت مظہرؒ کے ممتاز خلفاء میں سے ہیں ۔ مگر ان کے مکتوبات میں طلب رشد و ہدایت یا طلب نصیحت پر مشتمل کوئی چیز نہیں ملتی حضرت مظہرؒ کے لکھے ہوئے مکتوبات میں بھی یہی صورت ہے ، اور یہی صورت محترم عبدالرزاق قریشی کے مجموعے کے مکتوبات میں بھی ہے کہ ان میں وعظ وتذکیر اور دعوت و اصلاح کا انداز نہیں ہے ۔ دعوت و اصلاح اور رشد و ہدایت کے مضامین پر مبنی مکتوبات کلمات طیبات ہی میں ملتے ہیں ۔

بہرکیف ، ان مکتوبات کی بھی اپنی ایک اہمیت ہے ۔ حضرت مظہرؒ کی گھریلو زندگی ، احباب اور مریدین و متوسلین ، امراء ، علماء ، فضلاء ، فوجی سرداروں اور دیگر عام آشناؤں سے حضرت مظہرؒ کے تعلقات و مراسم اور معاملات و مراسلات کی ایک ایسی بھرپور تصویر ان مکتوبات سے ابھرتی ہے جس میں صرف حضرت مظہرؒ کی انفرادی و اجتماعی زندگی کی تفصیلات ہی نہیں ، بلکہ اس دور کی معاشرتی ، سیاسی اور اقتصادی حالت کی جھلکیاں بھی نظر آتی ہیں ۔ بڑی بات یہ ہے کہ یہ مکتوبات از اوّل تا آخر نجی نوعیت کے ہیں اور منظرِ عام پر آنے کے احساس کے تحت نہیں لکھے گئے ہیں ۔ اس لیے ان میں مکتوب نگار اور مکتوب الیہ کی شخصی زندگی کی سچی تصویریں ہیں ۔ اور حضرت مظہرؒ کی مثالی زندگی ایک کھلی کتاب کی طرح سامنے آتی ہے معاملات میں ، اداے حقوق میں ، صلۂ رحمی میں ، دوسروں کے کام آنے

یں اور گھریلو زندگی کی تلخیوں کو صبر و ثبات کے ساتھ سہتے ہیں، دینی حمیت ہیں، شریعت کی پابندی ہیں، ملکی معاملات و مسائل سے با خبر رہنے اور وقت کی رفتار کو سمجھنے ہیں حضرت مظہرؒ کی دل کش شخصیت کے جو جو پہلو، جس بے تکلفی اور سچائی کے ساتھ ان مکتوبات میں نظر آتے ہیں وہ اور کہاں ملیں گے؟ تاریخ کی رنگ آمیزیاں تو اچھی اچھی شخصیتوں کو کچھ کا کچھ بنا دیتی ہیں اور حضرت مظہرؒ کی دلکش و دل آویز شخصیت کے ساتھ تو بعض اہلِ قلم نے دانستہ کچھ زیادتیاں کی ہیں - لیکن اللہ پاک کا یہ کرم ہے کہ حضرت مظہرؒ کے لکھے ہوئے مکتوبات اتنی بڑی تعداد میں قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ کے مکان سے دستیاب ہوئے جو محترم عبد الرزاق قریشی کے مجموعے میں شامل ہیں، اور اب حضرتؒ کے ایک اور ممتاز خلیفہ اخوند ملا محمد نسیمؒ کی خانقاہ سے، حضرتؒ اور ان کے احباب و وابستگان کے مکتوبات کا یہ ذخیرہ دستیاب ہو کر بفضلہٖ منظرِ عام پر آ رہا ہے -

---

مکتوبات کے اِس مجموعے کی تقسیم دو حصّوں یا ابواب پر کی گئی ہے پہلا حصّہ "بابِ مظہرؒ" کے نام سے موسوم کیا گیا ہے، اور دوسرا حصّہ "بابِ نسیمؒ" کے نام سے - بابِ مظہرؒ میں حضرت مظہرؒ کے لکھے ہوئے اور ان کے نام آئے ہوئے مکتوبات کے علاوہ آپ کے سلسلے کے حضرات کے آپس میں لکھے ہوئے مکتوبات بھی ہیں - اور اِن مکتوبات کی اہمیت پر، اوپر روشنی ڈالی جا چکی ہے -

دوسرا حصّہ یعنی "بابِ نسیمؒ" اخوند ملا محمد نسیمؒ کے نام قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ، اہلیۂ حضرت مظہرؒ، والدۂ ماجدۂ حضرت نسیمؒ کے مکتوبات ہیں اور ان کے علاوہ احباب اور مریدین کے مکتوبات

بھی ہیں جو اخوند محمد نسیم کے نام لکھے گئے ہیں۔ ان مکتوبات سے سرحد کے علاقوں میں سلسلۂ مجددیہ نقشبندیہ کی ترویج و اشاعت سے متعلق کچھ معلومات حاصل ہوتی ہیں۔

"تذکرہ علماء و مشائخ سرحد" مؤلفہ محمد امیر شاہ قادری میں سرحد کے علماء کے ساتھ ساتھ مشائخ کا ذکر بھی ہے اور سلسلۂ نقشبندیہ کے بزرگوں میں حضرت شیخ یحییٰ المعروف بہ حضرت جی صاحبؒ (۱۰۴۱ھ تا ۱۱۳۱ھ) حافظ عبدالعزیز نقشبندی پشاوریؒ (۱۰۵۲ھ تا ۱۱۱۶ھ) سید شاہ محمد غوثؒ (۱۰۸۴ھ تا ۱۱۵۲ھ) حاجی محمد امین صدیقی نقشبندیؒ ساکن پشاور۔ حضرت غلام محمد المعروف بہ حضرت جی صاحب پشاوری نقشبندیؒ (۱۱۰۱ھ تا ۱۱۷۵ھ) حافظ محمد عظیم (۱۲۰۵ھ تا ۱۲۷۵ھ)۔ آقا سید پیر جان (م ۱۳۱۵ھ) اور ملا محمد عظیم کے نام آتے ہیں۔ علاوہ ان حضرات کے، سرحد میں ایک اور خانوادہ ہے جس سے طریقۂ مجددیہ کو فروغ حاصل ہوا، یعنی سرہند پر سکھوں کے تسلط کے بعد حضرت قطبِ وقت فضل احمد معصومیؒ المعروف بہ "حضرت جیو صاحب" (۱۱۵۱ھ تا ۱۲۳۱ھ) ۱۱۸۷ھ میں پشاور تشریف لے گئے، اور وہاں محلہ کاکا جمعدار داروغۂ کچہری میں اقامت فرمائی۔ آپ کا نسب حضرت مجددِ الفِ ثانی قدس سرہٗ کے بڑے بھائی شاہ عبدالرزاقؒ تک پہنچتا ہے اور دادی کی طرف سے آپ "معصومی" ہیں۔ آپ نے بخارا تک پانچ سفر بھی کیے۔ شاہِ بخارا غازی شاہ مرادؒ، اس کے بیٹے اور امراء نے بھی آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ آپ نے شاہ محمد رساؒ سے، انھوں نے خواجہ محمد پارساؒ سے اور انھوں نے حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کے دو صاحبزادوں سے یعنی خواجہ محمد نقشبند ثانیؒ اور مروج الشریعت خواجہ محمد عبید اللہؒ سے فیض حاصل کیا تھا۔ شاہ فضل احمد معصومیؒ کا

13

مزار پشاور کے چوک ناصر خاں، محلہ "فضلِ حق" میں واقع ہے۔ آپ کی اولاد ۱۲۶۲ھ میں پشاور سے تنگی اور وہاں سے سوات کو ہجرت کر گئی۔ مولانا عبداللہ جان فاروقی صاحب مدظلہ (تھانہ۔ گڑھی حضرت خیل ملاکنڈ) آپ ہی کے اخلاف میں سے ہیں۔

ان کے علاوہ حضرت شاہ غلام محمد المعروف "حضرت جی" (ابن شاہ غلام محمد معصوم ثانی[1] ابن خواجہ محمد صبغۃ اللہ ابن خواجہ محمد معصوم سرہندی قدس سرہٗ) بھی صاحب فیض بزرگ تھے۔ ان کا ذکر اوپر آچکا ہے۔ آپ کی اولاد کابل، قندھار اور سندھ میں آباد ہے اور ان کی وجہ سے ایک عالم مستفیض ہو رہا ہے۔

سید شاہ محمد غوث نے جن کا ذکر مشائخ سرحد کے ذیل میں اوپر آچکا ہے، شیخ عبدالاحد عرف شاہ گل المتخلص "وحدت" سے کسب فیض کیا تھا۔ اور شاہ غلام حسن (المتوفی ۱۲۰۲ھ) جن کے مکتوبات "باب نسیم" میں شامل ہیں حضرت غلام محمد المعروف بہ حضرت جی صاحب کے فرزند تھے۔ مشائخ سرحد میں ایک اور بزرگ آقا سید پیر جان کا بھی ذکر آیا ہے جو برادر خورد تھے سید غلام کے، جن کے مکتوبات "باب نسیم" میں شامل ہیں۔

---

[1] شاہ غلام محمد معصوم ثانی کے چوتھے فرزند شاہ عزت اللہ (م ۱۲۱۶ھ) کابل میں مدفون ہیں۔ ان کے صاحبزادے صفی اللہ، ان کے عبدالباقی، ان کے محمد صدیق، ان کے فضل قیوم اور ان کے صاحبزادے حضرت نور المشائخ فضل عمر (المعروف ملا شور بازار۔ المتوفی ۲۵ محرم ۱۳۷۷ھ) تھے۔ جن کے صاحبزادے فضل عثمان صاحب اور ضیاء المشائخ مولانا محمد ابراہیم صاحب مدظلہما ہیں۔ شاہ غلام محمد معصوم ثانی کے چھٹے فرزند محمد صادق تھے جن کے صاحبزادے غلام محی الدین تھے جو حیدر آباد سندھ میں فوجی ہسپتال کے عقب میں مدفون ہیں۔ ان کے صاحبزادے فدائے محی الدین، ان کے حاجی محمد شریف، ان کے محی الدین اور ان کی صاحبزادی خدیجہ (م ۱۳۹۱ھ) تھیں۔ لیکن شاہ غلام محمد معصوم ثانی کے پہلے فرزند حضرت شاہ غلام محمد کے اخلاف نے سندھ میں بہت فیض پہنچایا ہے۔ ان کے صاحبزادے شاہ غلام حسن تھے، ان کے شاہ غلام نبی، ان کے شاہ محمد فضل اللہ اور ان کے شاہ عبدالقیوم تھے۔ موخر الذکر تینوں بزرگ قندھار میں مدفون ہیں۔ شاہ عبدالقیوم کے صاحبزادے خواجہ عبدالرحمٰن (م ۱۳۱۵ھ) تھے جو معترہ کوہ گنج (حیدر آباد سندھ سے قریب ۱۰ میل) میں آرام فرما ہیں۔ ان کے دو صاحبزادے
(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۲ پر)

سید غلام ؒ المعروف سید میر جی (م ۱۲۸۲ھ) جن کا نسب پانچ واسطوں سے ابو البرکات سید حسن قادری پشاوری ؒ سے مل جاتا ہے، اُن کے بارے میں مجموعۂ ہٰذا مزید معلومات فراہم کرتا ہے۔ ان کا تعلق ملّا محمد نسیم ؒ سے بھی رہا ہے جیسا کہ مُلّا صاحب کے نام اُن کے مکتوبات سے ظاہر ہے۔

مُلّا محمد عظیم ؒ بھی مُلّا محمد نسیم ؒ کے تعلق کے تھے۔

حضرت مظہر ؒ سے تربیت پانے والے، سرحد کے جن حضرات کا ذکر مقاماتِ مظہری میں ہے ان کے بارے میں، اس مجموعے سے مزید کچھ معلومات ملتی ہیں۔ نیز مُلّا محمد نسیم ؒ نے دہلی سے واپس آکر اور اوچ (دیر) میں رہ کر رشد و ہدایت کا جو سلسلہ جاری کیا تھا اس کے فیض یافتگان کے کچھ نام بھی سامنے آجاتے ہیں۔

مقاماتِ مظہری میں اخون نور محمد قندہاری، مُلّا نسیم، مُلّا عبد الرزاق، مُلّا جلیل، ملا عبد اللہ اور مُلّا تیمور کا ذکر حضرت مظہر ؒ کے خلفاء کے ذیل میں آتا ہے۔ یہ ساتوں حضرات سرحد کے ہیں۔ اخون نور محمد علم دین سے بہرہ رکھتے تھے اور طریقۂ نقشبندیہ کی تعلیم بھی پائی تھی۔ ملا نسیم کو مقامات میں "اجلہ خلفای حضرت ایشان" میں سے قرار دیا گیا ہے، اور وہ عالم بھی تھے۔ مُلّا عبد الرزاق کے بارے میں صراحت ہے کہ "در علم فقہ و اصول مہارتِ تام دارد و بالتزام صحبت مبارک حضرت ایشان حالات نیک پیدا کرد و مدارج قرب الٰہی ترقیات نموده تا بکمالات فایز گردید، اجازتِ تعلیم طریقہ یافتہ با فاضہ علم ظاہر و باطن صرف اوقات نیک دارد"۔ مُلّا عبد اللہ، جن کے دو مکتوبات ملّا نسیم

(صفحہ ۱۳ کا بقیہ حاشیہ)
سقے۔ ایک آقا محمد حسن جان ؒ (م ۱۳۶۵ھ) جن کے چار صاحب زادے ہوئے (۱) عبد اللہ جان عرف شاہ آغا (م ۱۳۹۳ھ) (۲) عبد الستار جان ؒ (م ۱۳۸۷ھ) (۳) مولانا حافظ محمد ہاشم جان مدظلہ، اور (۴) محمد حنیف جان مدظلہ ـــ خواجہ عبد الرحمٰن ؒ کے دوسرے صاحب زادے آقا محمد حسین جان ؒ تھے جن کے صاحبزادے آقا محمد اسمٰعیل جان ؒ المتخلص بہ روشن (م ۱۳۶۱ھ) کے دو صاحب زادے مولانا محمد اسحٰق جان مدظلہ اور مولانا محمد ابراہیم جان مدظلہ ہیں۔

کے نام اس مجموعے میں ہیں، ان کا ذکر مقامات مظہری میں یوں آیا ہے" بعلم و ادب مردے بود صالح بیمنِ صحبتِ حضرت ایشان از ارباب حضور و آگاہی گردید، چند روز با ملا نور محمد صحبت داشت و بوطن خود رفتہ ...." مُلا تیمور کے بارے میں مقامات میں آتا ہے کہ" طریقہ از حضرت ایشان گرفتہ بمقام فنائے قلبی رسیدہ احوال حضور و آگاہی نقد وقت خود ساخت و با ملا نور محمد صحبت داشتہ در وطن خود ریاضات شاقہ اختیار نمود...." سرحد کے بعض حضرات نے مُلا نسیم اور ملا تیمور (تیمور Timeur) دونوں سے کسبِ فیض کیا تھا۔ چنانچہ مقامات میں صراحت ہے کہ" طالبان حرارت شوق در صحبت مُلا نسیم از جمعیت و طمانیت حظے نیافتہ بخدمت وے رجوع آوردہ بمقصود خود رسیدند" ان کا نام مکتوبات میں "تیمر" آتا ہے۔ ان کے فیض یافتگان میں ملا اولیا، ملا ابراہیم، شاہ لطف اللہ، مُلا سیف الدین، محمد خان، خواجہ محمد عمر، خواجہ یونس، شیخ قطب الدین، شیخ محمد امین، اور شیخ غلام حسین کے نام آتے ہیں۔ اب سلسلۂ مظہریہ سے تعلق رکھنے والوں کے وہ نام بھی ملاحظہ ہوں جن کا علم ہمیں اس مجموعے سے ہو رہا ہے حضرت مظہر" نے سرحد کے محمد بشیر خان کے بارے میں خود صراحت کی ہے کہ" از یارانِ حلقہ است و ہنوز از دائرۂ امکان بر نیامدہ"۔ حضرت مظہر" نے دہلی سے ملا نسیم کو جو مکتوب بھیجا ہے (مکتوب ۴) اس میں ہے کہ سید علی شاہ نے ذکر طریقۂ عالیہ فقیر سے حاصل کیا ہے، وطن کا قصد کر رہے ہیں، پہنچنے پر التماس توجہ کریں تو دریغ نہ فرمائیں (ملخصاً)۔ مکتوب ۵ میں حضرت مظہر" نے سرحد کے ایک اور صاحب کا ذکر یوں کیا ہے " نجابت نام جوانے روہیلہ از یارانِ حلقہ رخصت وطن گرفتہ، رفتہ است"۔

قاضی ثناء اللہ پانی پتی" کے مکتوبات بنام مُلا نسیم میں بھی اس نوع

کی معلومات موجود ہیں ۔ چنانچہ مُلّا محمد حنیف، مُلّا زبردست، اور مُلّا سردار کے ہدایہ اور مشکوٰۃ وغیرہ پڑھنے اور تحصیل نسبت باطنیہ کا ذکر ہے۔ مکتوب اہلیۂ حضرت مظہرؒ بنام ملا نسیم (مکتوب ع۱۷۷) کے آخر میں ایک مختصر رقعہ شاہ علی کا بھی ہے اور اس میں ملا نور محمد کے انتقال کی خبر کے علاوہ مُلّا عبداللہ کا سلام اشتیاق بھی ہے ۔ یہ دونوں حضرات سرحد کے ہیں ۔ مُلّا نسیم کی والدہ ماجدہ کے مکتوب (ع۱۷۸) سے مُلّا خیر محمد کے بارے میں معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھی مُلّا نسیم کے ساتھ سرحد سے دہلی تحصیل نسبت باطنی کی غرض سے پہنچے ہوئے تھے۔ نیز مُلّا نسیم کے خاندانیوں میں سے دو صاحبزادگان اوچ کے ناموں کا علم ہوتا ہے یعنی صاحبزادہ محمد فیاض و صاحبزادہ میاں محمد عتیق اور ان کے علاوہ میاں محمد درجات، محمد توکل، علی شیر، اور محمد نبی کا ذکر بھی ملتا ہے ۔ محب اللہ اور عبدالقدوس کے مکتوبات میں محمد (پسر عبدالقدوس)، محمد شرف، محمد بصیر، عبدالقدیر اخوند، مُلّا ولی محمد اخوند، سید معنبر شاہ جیو، میاں نور محمد، مُلّا محمد نعیم اخوند ملا سیف الدین، مُلّا حاجی، میاں محمد کاظم، مُلّا رحمت، شاہ لطف اللہ خاں، مُلّا جان محمد، مُلّا محمدی، اور مُلّا عبدالقدیر کے نام آتے ہیں ۔ علاوہ ازیں مکتوب ع۱۸۴ میں جو محب اللہ و عبدالقدوس کی طرف سے مُلّا نسیم کو لکھا گیا ہے، یہ خبر ملتی ہے کہ "چون دریں وقت مسموع گردید کہ طائر روح صاحبزادہ فضل احمد پنجرہ حواس را درہم شکستہ و بجناب قدس پرواز کردہ از اصغاء این معنی این جانب را حزن بسیار و اندوہ بے شمار روئے داد" صاحب زادہ فضل احمد معصومیؒ کا ذکر پیشتر آچکا ہے ۔ اِس مکتوب سے پتا چلتا ہے کہ مُلّا نسیمؒ اور ان کے متوسلین، صاحب زادہ فضل احمدؒ سے تعلقِ خاطر

رکھتے تھے۔ اسی مکتوب میں مُلّا قناعت، سید غلام، حافظ کرم، محمد کاشف اور مُلّا نصرت کا بھی ذکر ہے۔ مُلّا نسیم کے نام دیگر مکتوبات میں بھی کچھ نام سرحد کے اصحاب سلسلہ کے آتے ہیں؛ مثلاً اخون نعمت خاں، ملّا قلندر اخون سعد اللہ اور اخون محمد اعظم ـــــ

میر مبین نے اپنے مکتوب (ع ۳۸) میں مُلّا عبد الرحیم اور مُلّا نصری کا ذکر کیا ہے۔ اور مکتوبات ع ۳۹، ع ۴۰ میں مُلّا فیض اللہ، مُلّا عمر اور مُلّا صالح محمد کا۔ مکتوب ع ۴۶ میں مُلّا نسیم کے ساتھ مُلّا قائم خاں کا بھی ذکر ملتا ہے۔ محمد حسن خاں خانزادہ کے مکتوب (ع ۵۲) میں مُلّا نسیم کے ساتھ اخون امان اللہ کا نام آتا ہے، یہ بھی سرحد ہی کے ہوں گے۔ مُلّا غازی محمد اور مُلّا بہار کا ذکر مکتوب ع ۱۴۸ میں ہے۔ مکتوب ع ۱۷۲ کسی حاجی عبد الخالق نے مُلّا فاروق کے نام لکھا ہے۔ یہ بھی سرحد کے معلوم ہوتے ہیں۔ مکتوب غلام حسن بنام مولوی عبد الرزاق (ع ۱۵۵) میں سرحد کے بعض اصحاب سلسلہ اور ان کے متوسلین کے نام، مقام کی صراحت کے ساتھ موجود ہیں؛ یعنی مولوی عبد الرزاق ساکن پشور (پشاور)، گل محمد ساکن پیشور در کوٹلہ رشید خاں، غلام رسول پدر عمر درخانۂ گل محمد مزلپور، امام مسجد گل محمد، محمد عارف برادر کلاں محمد کاشف ساکن ہشت نگر در محلہ پڑانگ، میاں مسعود پیرزادہ ساکن موضع ہوتی متصل گڑھی، مُلّا خواجہ محمد ساکن موضع ہنڈ بر کنارہ اباسند، محمد اکبر[1] ساکن ہشت نگر در محلہ بابڑہ، مُلّا سیف الدین ساکن سوات

---

[1] محمد اکبر کا ذکر حضرت مظہرؒ نے مکتوب ع ۱۵۱ (کلماتِ طیبات) بنام مولوی عبد الرزاق میں کیا ہے اور انھیں یارانِ طریقہ میں سے بتایا ہے۔ اس مکتوب میں حضرت مظہرؒ نے اپنی عمر ۸۰ سے متجاوز لکھی ہے یعنی یہ مکتوب ۱۱۹۰ھ یا اس کے کچھ بعد کا ہوگا اس وقت محمد اکبر تحصیلِ نسبت میں مشغول تھے اور ان کا نصف دائرۂ امکان پورا ہو چکا تھا۔

خادم مرزا صاحبؒ، ملا تیمور باجوری خلیفہ مرزا صاحبؒ، استاد ملا رحمت موضع الہ ڈنڈ؛ اور ملا نسیم کا ذکر یوں آیا ہے "ملا نسیم خلیفہ مرزا صاحبؒ ساکن سوات"۔ اس زمانے میں اوچ سوات میں شامل تھا، اسی لیے ملا نسیم کو ساکن سوات لکھا گیا ہے۔

ان اصحاب سرحد کے علاوہ، پنجاب کے کچھ اصحابِ سلسلہ کے نام سامنے آتے ہیں؛ یعنی محمد شاہ ولد غلام غوث بن قادر شاہ ساکن قصبہ بٹالہ[1] متصل کلانور، عبدالرسول ولد محمد شفیع نیز ساکن بٹالہ مزبور، میاں عبدالنبی مرید حضرت غلام قادر شاہ ساکن بٹالہ مذکور، میاں غلام رسول ولد محمد شفیع ساکن بٹالہ مزبور — غلام حسن نے مکتوب ۱۵۶ میں یہ بھی بتایا ہے کہ میاں عبدالنبی اور ولایت شاہ اور انھوں نے میاں غلام قادر شاہ مرحوم و مغفور[2] سے بیعت کی تھی۔ وہ کسی محمد حسین پراچہ کا بھی ذکر کرتے ہیں۔

اصحاب سلسلہ سے متعلق حالات، حضرت مظہرؒ کے حین حیات تک کے، بہت کچھ تو خود حضرتؒ کے مکتوبات شریف ہی میں آگئے ہیں۔ مقاماتِ مظہری، جو حضرت مظہرؒ کی شہادت کے پندرہ سولہ برس بعد لکھی گئی ہے، حضرتؒ کے عہد کے علاوہ، بعد کے زمانے کے کچھ حالات اصحابِ سلسلہ کے متعلق پیش کرتی ہے۔ مقامات میں تصریحات ملتی ہیں کہ اس وقت (۱۲۱۱ھ) تک خلفاء میں سے کون بقیدِ حیات تھے اور کون دارالبقا

---

[1] بٹالہ کو کہیں "بٹالہ" اور کہیں "بٹالہ" کی شکل میں لکھا گیا ہے۔ لیکن اسی مکتوب میں کو ٹلہ کی ٹ کو اسی صورت میں لکھا ہے جیسا کہ اب مروج ہے یعنی کوٹلہ۔ بٹالہ مذکور کے بارے میں مکتوب ۱۵۶ میں صراحت ہے کہ "متصل ہفت کروہ قصبۂ کلانور در پنجاب واقع است"

[2] حضرت مظہرؒ کے خلیفہ شیخ غلام حسین تھانیسری کو بھی ان سے تعلق رہا ہے چنانچہ مقاماتِ مظہری میں شیخ غلام حسین تھانیسری کے بیان میں آتا ہے کہ "در بلدۂ بٹالہ (کذا) بملک پنجاب علم فقہ خواندہ اند و از حضرت شیخ غلام قادر شاہ قادری طریقۂ قادریہ گرفتہ" (ص ۹۹)

کو تشریف لے جا چکے تھے۔ حضرت مظہرؒ کے بعد کے زمانے کے بارے میں اس مجموعۂ مکتوبات سے بھی کچھ معلومات ملتی ہیں۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ کے مکتوب (۱۱۷۱ھ) بنام ملا نسیم میں اس نوع کی کئی اطلاعات ہیں کہ مولوی احمد اللہ اور محمد صبغۃ اللہ (پسرانِ قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ) مدت ہوئی کہ رحلت کر چکے ہیں، محمد دلیل اللہ اور صفوۃ اللہ (پسر احمد اللہ مرحوم) حیات ہیں، اور اہلیۂ حضرت مظہر بھی حیات ہیں جو چند سال سے پانی پت میں تھیں مگر اب چھ ماہ سے دہلی میں ہیں، اور مرزا شاہ علی کی وفات کو بھی عرصہ ہوا، انھوں نے دو پسر چھوڑے، ایک میاں مداری جو پانی پت میں اُن کے (قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ کے) ساتھ ہیں دوسرے میاں زطامی چھوٹے بیٹے مع اپنی والدہ کے، عظیم آباد پٹنہ میں اپنے خالو کے پاس ہیں، اور بی بی امینہ دختر مرزا شاہ علی کا مدت ہوئی کہ نکاح کر دیا تھا، اور شاہ علی کے پسر خورد جو دوسری بیوی سے تھے فوت ہو چکے اور ان کی والدہ بھی نہیں رہیں، یارانِ حلقہ میں سے میاں محمد مراد اور مولوی غلام علی صاحب اور میاں عبدالباقیؒ صاحب اور میاں محمد احسان صاحب بخیریت ہیں۔ میاں محمد احسان رام پور میں ہیں اور دیگر صاحبان دہلی میں، مولوی غلام علی مسندِ ارشاد پر تشریف فرما ہیں، ایک عالَم ان سے مستفیض ہو رہا ہے، مولوی محمد صدیق مدت ہوئی کہ رحلت کر گئے ......" اس مکتوب کے افراد مذکورہ میں سے احمد اللہ تو ۱۱۹۸ھ میں انتقال کر چکے تھے اور مقامات مظہری کی تحریر کے وقت بھی اسی مکتوب کے مندرجات کی سی کیفیت تھی کہ یارانِ حلقہ میں سے میاں محمد مراد اور مولوی غلام علی صاحب اور میاں عبدالباقی اور میاں محمد احسان حیات تھے گویا یہ مکتوب ۱۲۱۱ھ کے لگ بھگ لکھا گیا ہوگا۔

مکتوب غلام حسن بنام مُلّا نسیم (ع۱۹۱) سے بھی سلسلے کے کئی حضرات کے حالات پر روشنی پڑتی ہے مُلّا نسیم کو اوّل وہ یاد دلاتے ہیں کہ سید نور محمد قدس سرّہٗ کے مزار فایض الانوار کی مرمت حضرت مظہرؒ کے فرمانے کے بموجب دونوں (غلام حسن اور مُلّا نسیم) نے مل کر کی تھی۔ پھر وہ یہ بھی یاد دلاتے ہیں کہ —— مرزا صاحب کی سکونت اور حیات کے وقت ان کا مکان خلد بنیان ایک سو اور کچھ روپیوں پر ہندوؤں کے ہاتھ گروی تھا۔ جب حضرتؒ نے اس دار الفنا سے رحلت فرمائی تو ان کی اہلیہ کے تقاضے کے مطابق وہیں دفن کیا گیا[1] ارتحال کے بعد مریدوں اور خادموں کو ان مذکورہ ہندوؤں نے مزار کی حاضری اور زیارت سے روکا اور کہا کہ یہ مقام ہمارے ہاتھ گروی ہے، جب تک حساب صاف نہ ہوگا زیارت نہیں کرنے دیں گے۔ مخلصوں اور مریدوں کو پریشانی ہوئی تنگ آ گئے۔ آخر الامر یہ ماجرا مولوی نعیم اللہ بہرائچی نے پورب میں سُنا تو بقدر وسعت و امکان رقم جمع کر کے اِس طرف کو روانہ ہو گئے۔ یہ درویش

---

[1] حضرت مظہرؒ کے وصیت نامے، مشمولہ "معمولات مظہریہ" میں ہے:
"پیش ازیں روزے چند منکوحۂ من از من درخواستہ بود کہ تدبیر امور اُخروی خود را برائے او واگذارم و دریں باب خط نوشتہ بدہم تا بعدِ من مخلصانِ بہ او مخالفت نہ نمایند و در ہر جا کہ خواہد مرا بخاک سپارد و من ہم ایں معنی را باقرارِ زبانی قبول کردہ بودم، امّا دراں ایام آں مستورہ قطعۂ زمینے در مِلک خود نداشت، الحال یک منزل حویلی خرید کردہ است و من بجان ازاں بقعہ بیزارم۔ اگر خواہد کہ مرا دراں جا مدفون سازد، بر دوستان فقیر بحکم حق دوستی واجب است کہ ہرگز نہ نمایند، بعد ازیں در ہر جا کہ میسر آید رضی او مرعی دارند و بیرون ترکمان دروازہ مناسب تر است ......" (ص ۱۵۴) مگر اس صریح نا پسندیدگی کے باوجود ہوا وہی جو حضرتؒ نہ چاہتے تھے یعنی بقول غلام حسن ان کی اہلیہ کے تقاضے کے مطابق وہیں دفن کیا گیا۔ حضرت مظہرؒ نے وصیت نامہ لکھ کر قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ کو دیا تھا اور وہ حضرتؒ کی شہادت کے وقت پانی پت میں ہوں گے انھوں نے اس وصیت نامے کو ۱۲۰۵ھ میں نعیم اللہ بہرائچی کو معمولات مظہریہ میں شامل کرنے کے لیے دیا۔

(غلام حسن) اُن ایّام میں رام پور میں تھا[1]۔ ہماری ملاقات ہوئی۔ کچھ رقم اس درویش کے پاس تھی، وہ مولوی صاحب کے حوالے کی۔ مولوی صاحب نے دہلی آکر اس مکان سعادت انجام کو ہندوؤں سے خلاص کرایا اور کچھ حجروں اور لکڑیوں میں سے کچھ فروخت کرکے مرقدِ منوّر کو مرتب کیا ــــــ اسی سفر کے موقع پر نعیم اللہ بہرایچی نے معمولات مظہریہ کو قاضی ثناء اللہ پانی پتی کو پانی پت میں اور شاہ غلام علی و سید عبد الباقی و شاہ قطب الدین کو دہلی میں دکھا کر اطمینان کرنا چاہا تھا۔ معمولات میں ان حضرات کی رائیں بھی درج ہیں۔ گویا میر عبد الباقی اور شاہ قطب الدین ۱۲۰۵ھ تک حیات تھے۔ مقاماتِ مظہری کی تصنیف کے وقت میر عبد الباقی زندہ تھے اور شاہ قطب الدین رحلت کرچکے تھے۔ یعنی شاہ قطب الدین کا انتقال ۱۲۰۵ھ اور ۱۲۱۱ھ کے مابین ہوا ہوگا۔ بہرکیف، یہ ایک ضمنی ذکر تھا، اور اب پھر اسی مکتوب (۱۹۱) کی طرف آیئے۔ اسی مکتوب میں یہ بھی ہے کہ ــــــ الحال بی بی (اہلیہ حضرت مظہرؒ) پانی پت میں اقامت رکھتی ہیں، چنانچہ مولوی ثناء اللہ دو روپیہ درماہہ دیتے ہیں اور ایک روپیہ مُلّا مراد دیتے ہیں۔ (مقاماتِ مظہری سے بھی ظاہر ہے کہ اُس وقت یعنی ۱۲۱۱ھ میں شیخ محمد مراد حیات تھے)۔ پیر علی فوت ہوچکے ہیں، سنا ہوگا اور دو بیٹے ان کے تھے، ایک مداری نام کہ وہ محض نا قابل اور دیوانہ رہے، دوسرا بیٹا اپنی والدہ کے ساتھ یہاں سے تلاشِ معاش میں پورب کی طرف چلا گیا ہے۔ میاں عبد الحفیظ و میاں بہادر فوت ہوچکے ہیں۔ حضرت مظہرؒ کے روضۂ مقدس ہی میں تدفین ہوئی۔ محمد احسان رام پور کی طرف آگئے تھے، نواب فیض اللہ خاں نے مبلغ تین روپیہ دیئے تھے، پھر وہ پورب کی طرف چلے گئے۔ اور یہ درویش (غلام حسن) قصبۂ امروہہ میں سکونت رکھتا تھا۔ فرنگیوں

[1] یعنی ۱۲۰۵ھ میں جیسا کہ معمولات مظہریہ کے تکملہ میں صاحب معمولات نے صراحت کی ہے سنہ ۱۲۰۵ھ کی تعمیر مزار مبارک کے لیے کیا گیا تھا۔

اور مرہٹوں کی زد و تاخت کے سبب سے قصبہ مذکور خراب و تباہ ہو گیا۔ اس کے بعد اس درویش نے امروہہ سے نکل کر رام پور میں سکونت اختیار کر لی۔ — غلام حسن نے رام پور میں طریقۂ مجددیہ کی ترویج میں جو حصہ لیا، اس کا بھی اجمالاً ذکر آ گیا ہے [1]۔ شاہ غلام علیؒ کے بارے میں لکھا ہے کہ کس قدر مرد قابل و ہوشیار ہیں اور پھر ان کا درماہہ پندرہ روپیہ مقرر ہونے کی خبر ہے۔ غلام حسن نے یہ مکتوب پشاور سے لکھا ہے جب کہ وہ عارضی طور سے وطن آئے ہوئے تھے اور کوٹلہ رشید خاں میں مقیم تھے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ خاصا معلومات افزا مکتوب لکھا ہے۔

اس مجموعے کے جملہ مکتوبات فارسی میں ہیں (بجز ایک کے، جو عربی میں لکھا گیا ہے) اور لگ بھگ ۱۱۷۵،۷۰ھ سے لے کر ۱۲۳۱ھ تک کے درمیانی

---

[1] رام پور طریقۂ مجددیہ کی ترویج و اشاعت کا کچھ اندازہ تذکرہ کاملان رام پور سے بھی ہوتا ہے جس میں متعدد افراد کے احوال میں ان کے مجددی ہونے کی صراحت ملتی ہے چنانچہ، بلا ترتیب، محمد ابراہیم خاں عرف توتہ خاں، مولانا ولی النبی ورشد علی خاں شاہ ابو سعید، مولوی احسان حسین فاروقی مجددی، مولانا ارشاد حسین فاروقی مجددی، شاہ احمد سعید مجددی اور ان کے تین صاحبزادے جن میں محمد مظہر صاحب مناقب احمدیہ بھی ہیں، حافظ احمد بخیر ولد شاہ محمد پیر مجذوب، غلام محی الدین، مولوی ارشد علی، قاضی دائم علی سرہندی، مولوی ارشد علی مولانا امداد حسین، حافظ عنایت اللہ، شیخ احمد حسین، ملا اسلم اخوند، مولوی اشرف علی (از استنائے حضرت مظہرؒ) حافظ اکرام الدین احمد شاہ امین الدین، شیخ امین احمد اظہر، مولوی جمال احمد مجددی مولوی حبیب احمد ابن رؤف احمد راحت، میاں احمد علی شاہ نقشبندی، مولوی حبیب الرحمٰن خاں، بارخاں نبیرہ نواب دوندے خاں، اخوند ملا امام الدین، ملا امان اللہ، ملا جہانگیر، ملا حبیب اخوند، مولوی خلیق احمد سرہندی، مولوی خلیل الرحمٰن سواتی ولد ملا عرفان، ملا خواص، مولوی ریحان حسین، مولوی رشید النبی مجددی، ملا رفیع ابن مولوی عبید اللہ اخوند سواتیؒ، مولوی سراج احمد مجددی، میاں سراج شاہ از سادات نوریؒ، ملا سراج، حافظ عباس علی امروہوی نقشبندی کے مرید مولانا لطف اللہ خاں، ملا سیف الدین باجوڑی (ان کا ذکر بہ تفصیل ہے اور صراحت ہے کہ یہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی کے شاگرد تھے) اخوند سید احمد، ملا صدر الدین ولد ملا سراج، مولانا صفی القدرؒ، شاہ ضیاء النبی مجددی، مولانا ظہور الحسن مجددی، ملا حاجی باجوڑی، ملا عبد الرحمٰن، ملا عبد الرزاق، مولانا عبد الرشید مجددی، ملا کبر، اخوند زادہ محمد شاہ فضل باجوڑی، مولانا علاء الدین مجددی، مولانا فدا احمد مجددی، شاہ محمد عمر بھیتی، حافظ محمد عنایت اللہ خاں قندھاری مجددی، سوات کے کئی حضرات کے نام آتے ہیں جو اغلباً اسی سلسلے کے ہوں گے۔ ملا نسیم کا بھی ذکر آتا ہے ان کے بارے میں وقائع عبد القادر خانی کے حوالے سے لکھا ہے کہ رام پور میں سوات کے طلبہ کا مرجع تھے۔

۲۳

عرصے میں لکھے گئے ہیں، زیادہ تر حضرت مظہرؒ کے حین حیات (تا ۱۱۹۵ھ) کے ہیں، اور کچھ ۱۱۹۵ھ سے ۱۲۳۱ھ کے درمیانی عرصے کے بھی ہیں جب کہ دہلی میں شاہ غلام علی (م ۱۲۴۰ھ) مسند ارشاد پر متمکن تھے ۱۱۷۵-۷۰ھ کا زمانہ نواب ارشاد خاں کے آخر دور حیات کی رعایت سے متعین کیا جا سکتا ہے اور ۱۲۳۱ھ حضرت فضل احمد معصومیؒ کا سنہ وفات ہے جن کا ذکر مکتوب محب اللہؒ و عبدالقدوس بنام مُلّا نسیم (ع ۱۸۴) میں ہے۔ پھر مُلّا نسیم کا سنہ وفات بھی ۱۲۳۱ھ ہی ہے۔

سلسلے کے مکتوبات میں بعض ہم نام افراد کا ذکر آتا ہے۔ محمد خان نام کے کئی اصحاب ہیں جن کا ذکر آیا ہے اور جن کا حضرت مظہرؒ سے تعلق ثابت ہے۔ اسی طرح غلام حسن نام کے دو حضرات ہیں، ایک غلام حسن جو غلام عسکری خاں و محمد احسان احمدی کے بھائیوں میں سے ہیں۔ مقامات مظہری میں ان کا ذکر "شیخ غلام حسن" کے نام سے ہے۔ یہ حضرت مظہرؒ کے خلفاء میں سے ہیں۔ اور ۱۲۱۱ھ یعنی مقامات مظہری کے سنہ تصنیف سے قبل انتقال کر چکے تھے۔ دوسرے غلام حسن پشاور کے ہیں جن کے پُراز معلومات مکتوب کا ذکر پیشتر آچکا ہے اور جو امروہہ و رام پور میں رہتے ہیں۔ اسی طرح، غلام نبی بھی کم سے کم دو مختلف اشخاص کا نام تو ضرور ہے اور ممکن ہے کہ سرحد کے اصحاب سلسلہ کے ذیل میں جن غلام نبی کا ذکر آتا ہے وہ ان دو میں سے نہ ہوں، اس نام کے تیسرے شخص ہوں۔ علیٰ ہٰذا، محب اللہؒ (از متوسلین ملا نسیمؒ) اور محب اللہ خاں (پسر دوندے خان) کے ناموں میں بھی التباس کی گنجائش ہے۔ عبدالرزاق نام کے بظاہر دو افراد معلوم ہوتے ہیں۔ ایک مولوی

عبدالرزاق (مقیم پکلی بھیت) جن کے نام حضرت مظہرؒ کا ایک مکتوب کلماتِ طیبات میں ہے (مکتوب ۵۱)، دوسرے وہ بزرگ جو سرحد سے تعلق رکھتے ہیں اور انھیں کہیں مولوی عبدالرزاق اور کہیں ملا عبدالرزاق لکھا گیا ہے مگر شاید وہ ایک ہی صاحب ہیں۔ حضرت مظہرؒ نے مولوی عبدالرزاق (مقیم پیلی بھیت) کے سپرد ایک ایسے طالب کو کیا تھا جو نصف دائرۂ امکان پورا کر چکے تھے یعنی مولوی عبدالرزاق کو اجازتِ ارشاد حاصل تھی اور مقامات مظہری میں جن ملا عبدالرزاق کا ذکر ہے وہ بھی "اجازت تعلیم طریقہ یافتہ" تھے اور خلفاء میں سے تھے۔ ان کے بارے میں شاہ غلام علیؒ نے یہ بھی لکھا ہے کہ "در علم فقہ و اصول مہارتِ تام دارد" ناموں کی اس مشابہت سے عام قارئین کو کہیں کہیں دشواری پیش آسکتی ہے مگر جن کی نظر سے مقامات مظہری اور اس سلسلے کی دوسری کتابیں گذری ہیں غالباً انھیں زیادہ دقت پیش نہ آئے گی۔ بہرکیف، اِن کتابوں کی کم یابی اور ان سے عموماً لاعلمی کے پیش نظر اس نوع کی توضیحات و تشریحات وضاحتی نوٹوں میں (جو مکتوبات سے قبل درج ہیں) اور حواشی میں کردی گئی ہیں۔

آخر میں عزیز گرامی ڈاکٹر نجم الاسلام صدیقی صاحب کا شکریہ ادا کرنا بے حد ضروری ہے جنھوں نے اس مجموعے کی ترتیب و تہذیب میں میری پوری اعانت فرمائی۔ اللہ پاک اُن کو فائز المرام رکھے۔ آمین۔

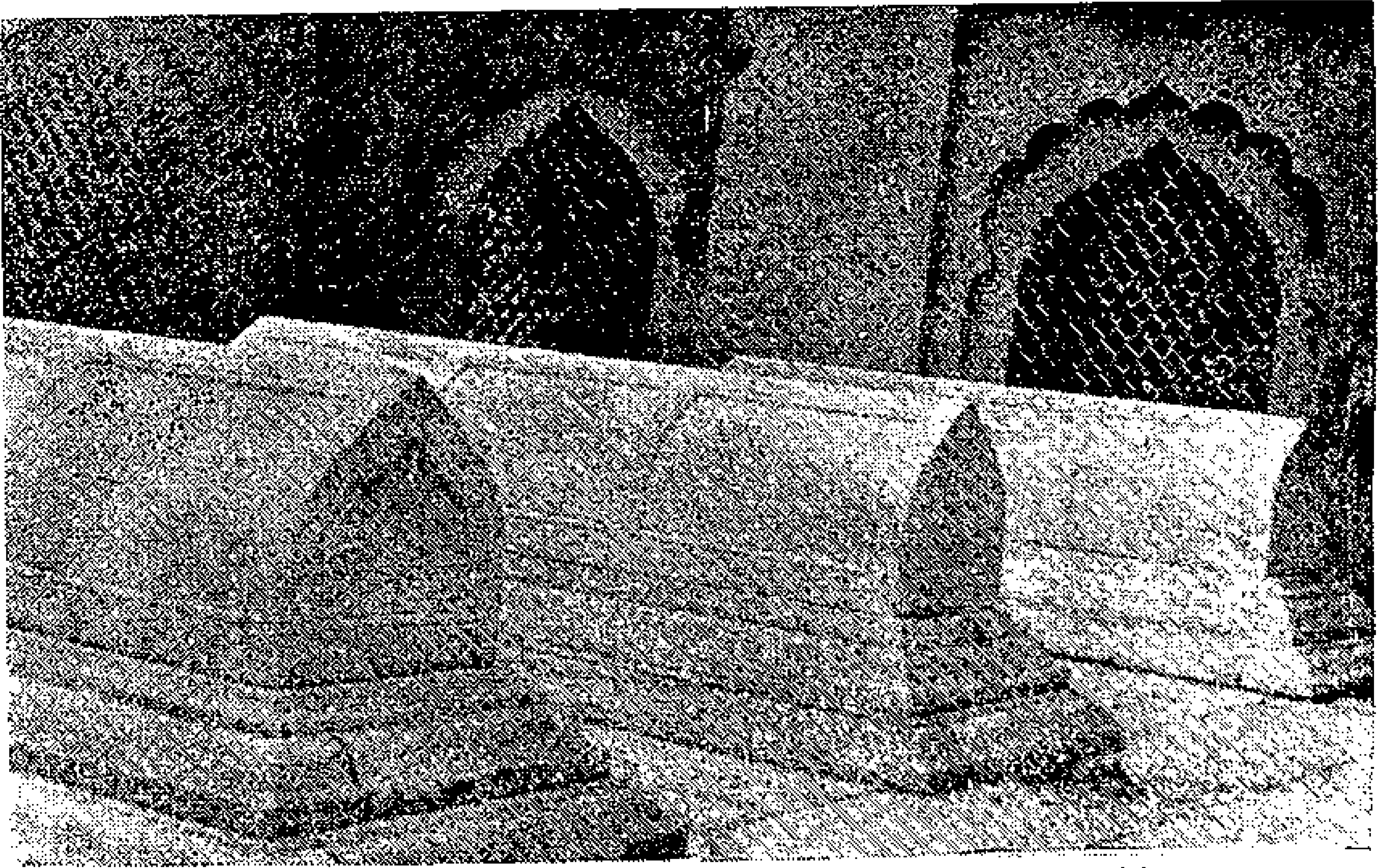
فقط ـــــ والسلام

احقر ـــــ غلام مصطفٰے خاں

استدراک

مکتوبات ۱۸۵، ۱۸۶ جو باب نمبر ۲ میں شامل ہیں، غالباً حضرت مظہرؒ

کے نام ہیں۔ اور ممکن ہے کہ مکتوب ۱۸۵ کے لکھنے والے میر محمدی، میر محمدی بیدار ہوں جو بیان (شاگرد حضرت مظہر) کی طرح مولانا فخرالدین دہلوی سے بیعت تھے اور دہلی والے تھے مگر اکبرآباد چلے گئے تھے۔ مکتوب ۱۸۶ میں "رسالہ فضل ذکر خفی" ملاحظہ فرما کر خط لکھنے پر مکتوب الیہ کے لیے کلمات تشکر ہیں اور رسالے کے سبب تالیف کی طرف بھی اشارہ ہے جس سے اس مکتوب کا مکتوب ۹۵ (مجموعۂ ہذا) سے ربط ظاہر ہے۔ مکتوب ۹۵ میں، جو حضرت مظہر کے نام ہے، رسالہ در فضل ذکر خفی کا وہی سبب تالیف بیان کرنے کے بعد جسے ہم مکتوب ۱۸۶ میں پاتے ہیں، یہ کہا گیا ہے کہ "جزو اوّل بجناب عالی ارسال داشتہ، ملاحظہ فرمودہ و اصلاح نمودہ عنایت فرمایند۔" اور غالباً حضرت مظہرؒ کی طرف سے جوابی مکتوب ملنے کے بعد، انہی صاحب نے حضرت کے نام وہ مکتوب لکھا ہے جو اس مجموعے کا مکتوب ۱۸۶ ہے۔ وہ اس میں لکھتے ہیں کہ "سرفراز نامہ کہ مشتمل بر ملاحظہ فرمودن رسالۂ فضل ذکر خفی کہ مرقوم قلم فیض رقم گردیدہ بود، پرتو ورود فرمود۔" کلمات طیبات میں حضرت مظہر کا مکتوب ۱۱ ذکر جہر اور ذکر خفی میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت دینے کے مسئلے سے متعلق ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ بہت خوب ہے۔ آخر میں یہ فقرہ بھی ہے کہ "وخیر الکلام ما قل و دل" جو رسالے پر تبصرے کا سا انداز لیے ہوئے ہے نیز آغاز و اختتام کی عبارت کی شان بھی کچھ ایسی ہے کہ رسالۂ مذکورہ سے حضرت مظہر کے اس مکتوب کا تعلق ہو سکتا ہے۔ مگر کلمات طیبات کے اس مکتوب ۱۱ کا مکتوب الیہ بھی نامعلوم ہے اور مکتوبات ۹۵، ۱۸۶ کے مکتوب نگار کی تعیین کے سلسلے میں اس سے بھی کوئی مدد نہیں ملتی۔ یہ عقدہ رسالۂ مذکورہ کے دستیاب ہونے یا اس سے متعلق مزید معلومات دستیاب ہونے پر ہی حل ہو سکتا ہے۔



حضرت مظہرؒ شاہ غلام علیؒ اور شاہ ابوسعیدؒ کے مزارات مبارک۔

(۱)

بابِ مظہرؒ

مشتمل بر

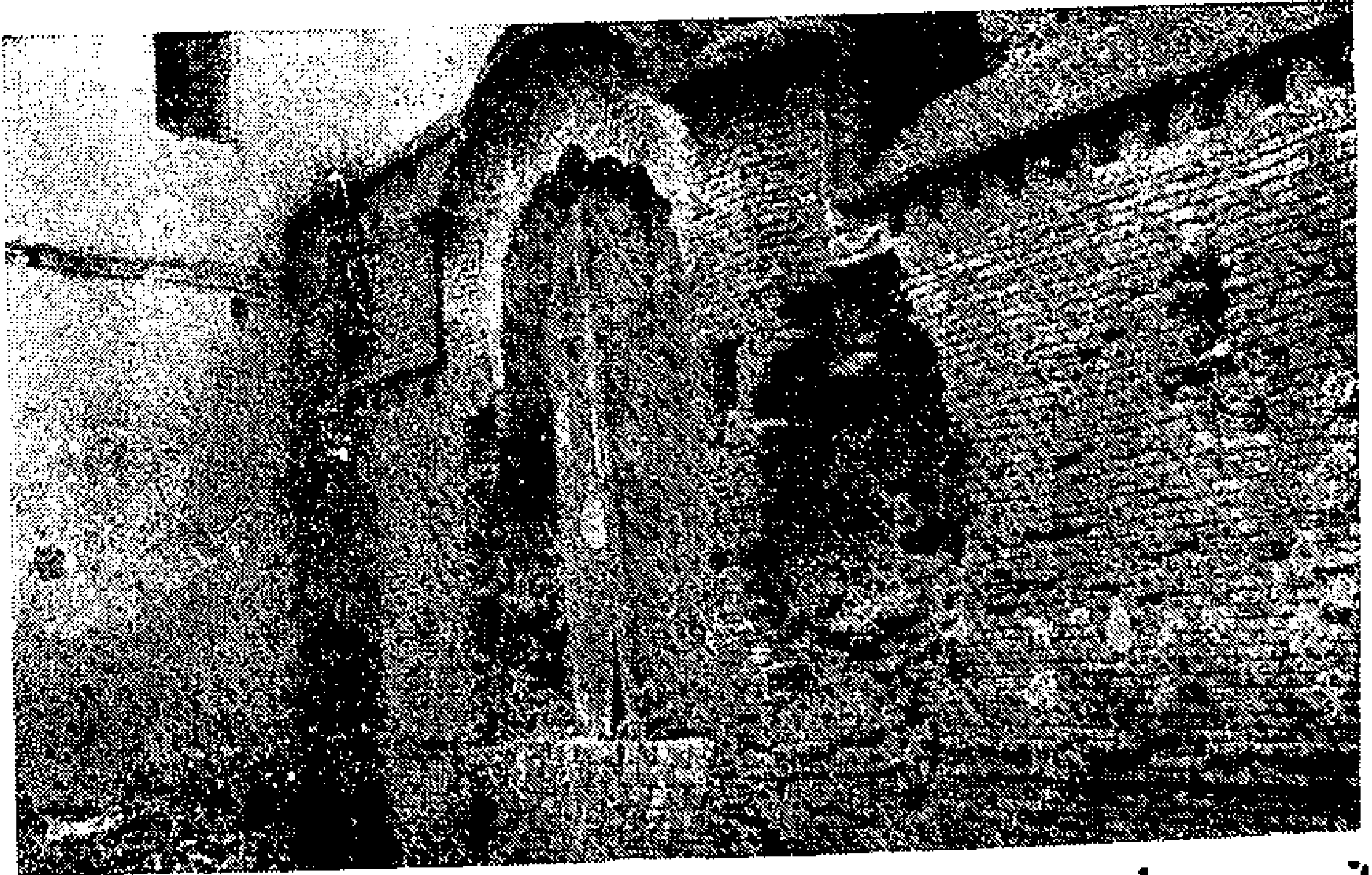
۱- مکتوباتِ حضرت مظہرؒ
۲- مکتوبات بنام حضرت مظہرؒ
۳- مکتوبات متوسلین حضرت مظہرؒ، فیما بینہم

۱۔ مکتوبات حضرت مظہرؒ

- بنام قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ (ایک عدد) بر شمار ۱
- بنام اخوند ملا محمد قسیمؒ (سات عدد) بر شمار ۲ تا ۸
- بنام میر عبدالہادی (ایک عدد) بر شمار ۹
- بنام "شیخ صاحب" (") بر شمار ۱۰



مدفن حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ



پانی پت میں مدفن حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ کے دروازے اور دیوار کا بیرونی منظر۔

مکتوب حضرت مظہرؒ بنام قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ

۱

بعد حمد و صلوٰۃ از فقیر جان جانان برادر با کمال فضیلت پناہ مولوی ثناء اللہ[۱] صاحب مطالعہ نمایند کہ تا امروز کہ نہم ذی قعدہ است، فقیر مع علائق در پانی پت بعافیت است۔ فردا پس فردا قصد دہلی دارد۔ و متعلقان را دریں جا می گذارد۔ بعد یک دو ماہ مراجعت بہ پانی پت می کند، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

باعث تحریر آنست کہ محمد نسیم نام جوانے روہیلہ بسیار مرد ہموار است و طالب مستعد، اخذ طریقہ کردہ، ارادۂ بڈھانہ نمودہ، در خدمت شما حاضر خواہد شد۔ توجہ کردن ضرور است و در خدمت مولوی نور اللہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ سفارش کنند کہ سبق بتوجہ بدادہ باشند، منت بر فقیر است۔ و معلوم شد کہ خطوطِ افضل خان مفید نیفتاد۔ خوب، خدا کارساز است۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

۱؎ یہاں حضرت مظہرؒ نے قاضی صاحب کا نام "س" ہی سے لکھا ہے۔ اصل مکتوب راقم الحروف نے دیکھا ہے۔

مکتوبات حضرت مظہرؒ بنام اخوند محمد فسیمؒ

[حضرت شاہ غلام علی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۲۴۰ھ) نے ۱۲۱۱ھ میں مقامات مظہریہ لکھی تو اس میں اخوند ملا محمد فسیم علیہ الرحمہ کے حالات اس طرح قلم بند کیے ہیں:

"مُلّا فسیم از اجلّۂ خلفائے ایشاں، سلوک باطنی در طریقۂ احدیہ بتوجہات علیۂ آنحضرت قریب بانجام رسانیدہ، خلافت کسب مقامات تا بہ کمالات تربیت کردہ بطرفی طرفہ تا آنجا کہ خدا خواست رسیدہ، حالات نیک دارد۔ در ہر سال از وطن بخدمت مبارک آمدہ انوارِ طریقہ حاصل می نمود و اخلاص و محبت و متابعت حضرت ایشاں راسخ است۔ ہیچ کار بے اجازت آنحضرت نمی کرد۔ یک باری خواست کہ قے نماید، گلوئے خود بند نمودہ بخدمت مبارک رسید کہ اگر اذن شود استفراغ بکنم۔ لہذا بکمال متابعت آنحضرت از مقبولان بارگاہ الٰہی گشت بلا لیاقت بخدمت او رجوع آوردند و بہ یمن توجہ او جمعیت و حضوری یافتند۔ از زبانی ثقہ شنیدہ ام کہ یک بار بر شخصی توجہ بجذبہ تام نمودہ بود تاب نیاوردہ بہ تا دیر اضطراب و بے تابی می نمود۔ آخر بہمان حال بہ رحمتِ حق پیوست۔ ذات کثیر البرکات او بسیار غنیمت است۔ بدرس علم و تعلیم طریقہ اوقات خوش می گذارد۔"

ملا فسیمؒ کے نام حضرت مظہر رحمۃ اللہ علیہ کا پہلا مکتوب (یعنی اسی مجموعے کا مکتوب ۲) ۱۷ رجب کا لکھا ہوا ہے جو محمد بشیر خان کے ہاتھ بھیجا گیا تھا۔ اس میں شریعت کے لیے ترغیب و تحریص دلانے کے علاوہ یہ بھی ہے کہ جب سے تم میرے پاس سے گئے ہو،

صرف دو خط ملے ہیں، ایک پانی پت سے اور دوسرا جموں سے۔ پانی پت کا ذکر آتے ہی خیال ہوتا ہے کہ مکتوب الیہ (ملا صاحب) ضرور وہاں گئے ہوں گے اور حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ سے شرف نیاز حاصل کیا ہوگا۔ اوج کے مجموعے میں حضرت مظہرؒ کا ایک مکتوب حضرت قاضی صاحب کے نام ایسا ملتا ہے جس میں ملا محمد نسیمؒ کے لیے سفارش ہے کہ وہ آپ کے پاس حاضر ہو رہے ہیں آپ انھیں توجہ دیں (مکتوب ع۱ مجموعۂ ہذا)۔ یہ مکتوب حضرت مظہرؒ نے پانی پت سے بھیجا تھا، جب کہ قاضی صاحب بڈھانہ میں ہوں گے جو ضلع مظفر نگر یوپی کی جنوب مغربی تحصیل تھی۔ اسی مکتوب میں امیر الامراء نجیب الدولہ (المتوفی ۱۰ رجب ۱۱۸۴ھ مطابق ۳۱ اکتوبر ۱۷۷۰ء) کے بھائی نواب افضل خاں کے خطوط کا ذکر ہے کہ ان کے متعلق یہ معلوم ہوا کہ وہ (قاضی صاحب کے لیے) مفید ثابت نہ ہو سکے۔

مُلّا صاحب کے نام ایک مکتوب تو ۱۷ رجب کا ہے جس کا ذکر اوپر آچکا ہے اور دوسرا آخر رجب کا ہے جو دہلی سے بھیجا گیا تھا۔ اس مکتوب میں میاں محمد منیر جیو اور نواب ارشاد خاں وغیرہ کا سلام بھی لکھا ہے (ان ناموں سے مکتوبات کے زمانے کی تعیین میں مدد مل سکے گی)۔ تیسرا مکتوب ۱۰؍ اخیر شعبان کا ہے اور چوتھے مکتوب میں جو ۱۰؍ کی ذی قعدہ کا ہے (دوسرے مکتوب کی طرح) ذکر ہے کہ اگر تمھاری والدہ صاحبہ اجازت دے دیں تو یہاں آکر سلوک کے بقیہ مقامات بھی طے کرلو۔ پانچویں خط میں نجیب خاں (نجیب الدولہ) کے لشکر کا ذکر ہے جو کفار سکھ کے قلع قمع کے لیے آیا تھا اور مُلّا رحم داد کا ذکر بھی ہے جو ملاقات

کے لیے آئے تھے[1] اسی مکتوب میں مکتوب الیہ کی والدہ کے انتقال پر اظہارِ غم ہے۔ چھٹے مکتوب میں بھی مکتوب الیہ کی والدہ کی تعزیت ہے اور ملا رحم داد کی ملاقات کا ذکر بھی ہے۔ پھر ساتویں مکتوب میں ملا رحم داد کو سلام لکھا ہے کہ وہ دو تین مرتبہ مجھ سے ملاقات کے لیے آئے تھے اس لیے ان کا مجھ پر حق ہے۔ یہ ساتواں مکتوب[2] پانی پت سے لکھا گیا تھا اس میں ہے کہ :
میرے متعلقین دہلی سے یہاں آئے ہوئے ہیں اور صلح کا وعدہ کر لیا ہے۔ چنانچہ میرا قصد دہلی جانے کا ہے اور دو ماہ کے بعد یا تو انھیں دہلی بلوا لوں گا یا خود ہی پانی پت آجاؤں گا۔
اس مکتوب میں یہ بھی ہے کہ بغیر مجھ سے ملے ہوئے تم وطن کو نہ جانا۔ اس سے ظاہر ہے کہ اس وقت مکتوب الیہ اپنے وطن اوچ میں نہیں بلکہ کسی اور جگہ ہوں گے (غالباً فوج میں) جہاں ملا رحم داد بھی ہوں گے۔ مکتوبات ۲، ۶، ۷، ۸ ایک ہی سلسلے کے معلوم ہوتے ہیں اور مکتوب ۱۲ میں یہ بھی ہے کہ مکتوب الیہ کے جانے کو پورے دو سال گزر چکے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ کم و بیش اتنی ہی مدت میں یہ تمام مکتوبات لکھے گئے ہوں گے۔

---

[1] فارسی مکتوبات (مطبوعہ مبئی) میں ہر جگہ "رحیم داد" نام آتا ہے۔ لیکن وہ رحم داد ہوگا کیوں کہ حضرت مظہر کے مکتوب میں جس کا عکس شائع کیا جا رہا ہے حضرت مظہرؒ نے صاف طور پر "رحم داد" لکھا ہے۔

[2] ملا نسیمؒ کے نام حضرت مظہر کے مکتوبات میں ساتواں مکتوب مگر مجموعہ ہذا کے لحاظ سے مکتوب ۸۔

مکتوب ۱۳ میں محمد میر جیو اور نواب ارشاد خاں وغیرہ کا سلام ہے یعنی اس مکتوب کی تحریر کے وقت یہ لوگ زندہ تھے۔ محترم خلیق انجم والے (اردو) مکتوبات کے صفحہ ۱۲۱ میں جو مکتوب ہے اُس میں محمد میر جیو کے انتقال کی تاریخ ۱۹ (ذی الحجہ)[1] درج ہے۔ اور اسی مکتوب میں یہ بھی ذکر ہے کہ "فقیر ایک دفعہ شاہ ولی اللہؒ کی عیادت کو گیا تھا۔ ان کی صحت کے لیے خدا سے توفیق طلب کی اور دعا میں مصروف ہوا"۔ حضرت شاہ ولی اللہؒ کا انتقال ۲۹ محرم ۱۱۷۶ھ کو ہوا تھا، اس لیے ظاہر ہے کہ یہ مکتوب ان کے انتقال سے پہلے کا ہے جب کہ میاں محمد میر جیو انتقال کر چکے تھے اور عین ممکن ہے کہ وہ ۱۱۷۵ھ ہوگا۔ اسی مکتوب میں نواب ارشاد خاں کے صاحبزادے مظفر علی خاں کا ذکر ہے کہ "حقیقت یہی ہے کہ اس کے ماں باپ کی جگہ اور اس کی خبر گیری کے لیے سب کچھ میں ہوں"۔ ان الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس وقت تک نواب ارشاد خاں بھی فوت ہو چکے تھے۔ پھر اردو مکتوبات کے صفحہ ۱۲۵ میں جو مکتوب ۴ جمادی الآخر کا ہے، اُس میں نواب ارشاد خاں کے انتقال کی تاریخ ۱۳ ربیع الآخر دی گئی ہے اور فارسی مکتوبات (مرتبہ محترم عبدالرزاق قریشی) کے صفحہ ۶۶ میں جو مکتوب ۱۴ جمادی الاولیٰ چہار شنبہ کا لکھا ہوا ہے، اس میں بھی نواب ارشاد خاں کے انتقال پر اظہارِ غم ہے اور آگے چل کر

---

[1] مقاماتِ مظہریہ۔ صفحہ ۸۴ طبع دہلی ۱۲۶۹ھ

اسی مکتوب میں ان کے صاحب زادے ظفر علی خاں کو "یتیم" کہا گیا ہے۔ چنانچہ وہ سال جس کی ۱۴ جمادی الاولیٰ کو چہارشنبہ تھا ۱۱۷۶ھ ہوگا، یعنی نواب موصوف کا انتقال اسی ۱۱۷۶ھ کی ۱۳ ربیع الآخر کو ہوا ہوگا۔

اس بحث سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ موجودہ مکتوب ۴ میں محمد منیر جیو (المتوفی ۱۱۶۸ھ ؟) اور نواب ارشاد خان (المتوفی ۱۱۷۶ھ) کا سلام لکھا ہے تو ظاہر ہے کہ یہ مکتوب ۱۱۷۵ھ سے پہلے کا ہوگا۔

اب دوسری طرف آئیے۔ ملا نسیم کے نام حضرت مظہرؒ کے آخری تین مکتوبات (مکتوب ۶، ۷، ۸) میں ملا رحم داد کا ذکر ہے۔ اور فارسی مکتوبات نمبر ۸۱ سے نمبر ۹۸ تک جو ایک ہی سلسلے کے اہم تاریخی واقعات سے متعلق ہیں ان میں سے مکتوب نمبر ۸۸ بیستم ربیع الاوّل کا لکھا ہوا ہے۔ اس میں یہ بھی ہے کہ کل (یعنی ۱۹ ربیع الاول) ملا رحم داد کی شہادت ہوئی۔ اور مکتوب نمبر ۸۷ میں نواب ابوالقاسم خان کی شہادت کا ذکر ہے اور یہ کہ اس وقت ملا رحم داد خان ہانسی اور حصار کی طرف ہے۔ پھر مکتوب نمبر ۸۶ میں نواب ابوالقاسم خان کی شہادت کی تاریخ پنج شنبہ ۲۳ محرم دی گئی ہے۔ یعنی ۱۱۹۰ھ[1] جس کی

[1] فارسی مکتوبات مظہر ص ۲۵ میں ابوالقاسم خان ابن مجدالدولہ عبدالاحد خان کے انتقال کی تاریخ ۱۱ مارچ ۱۷۷۶ء دی گئی ہے۔ لیکن وہ ۱۳ مارچ ہوگی یعنی پنج شنبہ ۲۳ محرم ۱۱۹۰ھ۔ اس سال کی مزید تصدیق مکتوب نمبر ۹۲ سے ہو جاتی ہے جس میں لکھا ہے کہ نجیب الدولہ (المتوفی ۱۰ رجب ۱۱۸۴ھ) کا بڑا بیٹا ضابطہ خاں نے نواب محمد رکے پاس آکر ابوالقاسم خان کے لیے فاتحہ پڑھی اور یہ کہ آج چہارشنبہ ۱۷ ربیع الآخر ہے۔ یعنی ۱۱۹۰ھ۔

۲۳ محرم کو پنج شنبہ تھا۔ اسی سال گویا ملاّ رحم داد بھی شہید ہوا۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ حضرت مظہرؒ کے یہ تین مکتوبات (۶، ۷، ۸) بنام ملاّ نسیم، جن میں ملاّ رحم داد سے ملنے کا ذکر ہے، یقیناً ۱۱۹۰ھ سے پہلے کے ہوں گے اور ابتدائی دو مکتوبات (یعنی مجموعۂ ہٰذا کے مکتوبات ۲، ۳) ۱۱۷۵ھ سے بھی پہلے کے ہوں گے، یعنی یہ کہ یہ سب مکتوبات وقتاً فوقتاً پہنچے ہوں گے اور کسی ایک ہی زمانے سے ان سب کا تعلق نہیں۔

اب ذیل میں حضرت مظہرؒ کے وہ سات مکتوبات بنام ملا نسیم" پیش کیے جاتے ہیں:

۲

بعد حمد و صلوٰۃ از فقیر جان جاناں، فرزند سعادت مند مولوی محمد نسیم جیو سلمہ الرحمٰن مطالعہ نمایند کہ فقیر تا روزِ تحریر کہ ہفدہم رجب ست، در محروسۂ دہلی مع توابع بعافیت ست، و ضعف و پیری روزافزوں است، و از روزیکہ آن برادر از ما رخصت شدہ دو قطعہ خط تا امروز بما رسیدہ است، یکی از پانی پت و دویم از جمو و [رسید] رسیدن ایشان بوطن نیست۔ امید قوی است کہ بعافیت رسیدہ باشند، باید کہ از احوال خویش اطلاع بدہند کہ خاطر جمع گردد۔ و برای علوم دینی و تعلیم طریقہ و اتباع سنت و اعراض از دنیا و اقبال بآخرۃ بکوشند و حامل رقیمہ محمد بشیر خان

را کہ از یارانِ حلقہ ست و ہنوز از دائرہ امکان برنیامدہ، توجہ میدادہ باشند و بہ برادر خود سلام رسانند و از اندرون دعا، و از یارانِ حلقہ سلامہا برسد۔

۳

بعد حمد و صلوٰۃ و سلام از فقیر جان جانان، فرزند عزیز از جان اخوندزادہ محمد نسیم اوصلہ اللہ الکریم الی مقام عظیم، مطالعہ نمایند کہ فقیر در محروسۂ شاہجہان آباد مع یاران حلقہ و مردم محل تا آخر شہر رجب بعافیت است۔ الحمد للہ علی نوالہ والصلوٰۃ علی رسولہ محمد و صحبہ و آلہ۔ و اشتیاقِ دیدنِ آں فرزند بسیار است و اخوانِ طریقہ ہمہ یاد می کنند۔ اگر از کتخدائی خواہران فارغ شدہ باشند و والدہ شما رخصت بدہد قصدِ این طرف بکنند و بعض مقامات عالی کہ بشارتِ آنہا یافتہ اند، بگیرند۔ و اگر در مراجعت توقف باشد، باید کہ در تعلیم ذکر طریقہ دریغ و تغافل نہ نمایند۔ مردم را مشغول سازند کہ این طاعت متعدی است الی الخیر۔ و ہیچ عمل بہ ازیں نیست کہ دلِ مردہ را بذکرِ الٰہی زندہ بسازند و بہ شغلِ علمِ ظاہر نیز مقید باشند و از مردم محل و از میان پیر علی و از یارانِ حلقہ نام بنام سلام خوانند، از میاں محمد میر جیو و میاں محمد مراد جیو و نواب ارشاد خاں و برادران و اولادشان سلام برسد۔

۴

بعد حمد و صلوٰۃ از فقیر جان جانان، فضائل پناہ، کمالات

عکس مکتوب حضرت مرزا مظہر جان جاناںؒ

عکس مکتوب حضرت مرزا مظہر جان جاناںؒ

دستگاه، اخوندزاده ملا محمد نسیم جیو معلوم نمایند که تا اوائل ماه شعبان فقیر مع توابع در محروسهٔ دهلی بعافیت ست۔ باعث تحریر آنست که سید علی شاه از فقیر ذکر طریقهٔ عالیه گرفته روزے چند در حلقه نشستند۔ بنا بر ضرورتے قصد وطن کرده اند۔ خدا برساند۔ بعد رسیدن آنجا اگر از شما التماس توجه بکنند دریغ نه نمایند که خدمت سادات سعادت ست، و مقید به اتباع سنت و تعلیم طریقه باشند و بمتوسلان خود سلام برسانند۔ و از یاران حلقه سلام و از اندرون دعا خوانند۔

لطیفهٔ قلب این سید از قالب برآمده است۔

۵

بعد حمد و صلوٰة از فقیر جان جانان، فرزند عزیز تر از جان ملا نسیم سلمه الرحمان مطالعه نمایند که فقیر تا اوائل ماه ذی قعده در بلدهٔ دهلی بعافیت است و از مدتے احوال آن برخوردار معلوم نیست۔ خاطر متعلق ست۔ باید که احوال خودمی نوشته باشند، و اگر والده رخصت دهد بیایند و درین آخر عمر فقیر را به بینند و کسب مقامات باقی بکنند و اشتیاق در تحریر نمی آید و السلام علیکم از اندرون دعاء و از میاں پیر علی سلام و از یاران طریقه چه هندوستانی و چه روهیله سلام خوانند۔

و یاران سنبهل و امروهه و بسولی و آنوله بخیر اند و مشتاق اند و سلام می رسانند۔

بعد حمد و صلوٰۃ و سلام از فقیر جان جاناں، فرزند برخوردار ملّا محمد نسیم حیو ابقاہ الرحمٰن مطالعہ فرمایند کہ فقیر تا روز تحریر کہ ہفدہم شوّال است در محروسۂ شاہجہان آباد مع علائق و توابع بعافیت است و یارانِ حلقہ جا بجا و شہر بہ شہر بخیر اند و مشتاق شما ہستند و انتظارِ شما کشند۔ اگر از کارِ خیرِ خواہران خود فارغ شدہ باشید، بیائید و درین آخر عمر ما را بہ بینید۔ ضعف پیری بر ما بسیار غلبہ کردہ است امّا ہنوز ہر روز پنجاہ کس را کم و زیادہ توجہی دہیم و دو سال کامل گذشتہ کہ شما رفتہ اید درین مدت یک خطِ شما رسیدہ است و درین ایام کہ برائے تنبیہ کفار سکھ لشکر نجیب خان[1] قریب دہلی رسیدہ، ملا رحم داد برائے ملاقات فقیر آمدہ بود، خبر خیریت شما رسانید و گفت کہ اکرم از وطن آمدہ و خط بنام فقیر آورد۔ ظاہراً آن خط گم شد بفقیر نہ رسید۔ افسوس است کہ والدۂ شما وفات یافت۔ خدا او را بیامرزاد۔ و کار خیر ہر دو ہمشیر شما در پیش است۔ بعد فراغ ازاں قصد شاہجہان آباد دارید۔ خدا تعالیٰ بیارد۔ و مردم خانۂ ما بسیار شما را یاد می کنند و دعا گفتہ اند و میاں پیر علی سلام می رسانند یک نکاحِ دیگر کردہ اند۔ از منکوحۂ اول دو پسر (و از) منکوحۂ دوم[2] یک دختر متولد شدہ و صاحبانِ سنبھل ہمہ سلام گفتہ اند و ہمہ مشتاق اند و بہ تقریب رمضان، یاران قدیم اکثر در حلقہ مجتمع اند، ہمہ سلامہا می رسانند۔ حاملِ رقیمہ نجابت روہیلہ از یاران طریقہ است۔ اگر طلب کند او را توجہی دادہ باشند۔ والسلام۔

---

[1] فارسی مکتوبات مطبوعہ بمبئی میں سے مکتوب نمبر ۱۶ میں نجیب خان، ان کے بھائی افضل خان اور ملّا رحم داد خان کا ذکر ایک ہی جگہ ملتا ہے۔

[2] فارسی مکتوبات مطبوعہ بمبئی کے نمبر ۲۶ میں بھی پیر علی کی دوسری بیوی اور دختر کا ذکر ہے۔

معلوم نیست درین مدت چه قدر مردم را داخلِ طریقه کرده اید و از کتابهاے تحصیلے چند نسخه خوانده اید۔ احوال خود را مفصل بنویسید۔

۷

بعد حمد و صلوٰة از فقیر جان جانان، فرزند برخوردار مُلّا محمد نسیم جیو مطالعه نمایند که فقیر تا روزِ تحریر که غرهٔ ذی قعد است، در بلدهٔ دہلی مع توابع بعافیت است و مدتے است از احوال شما خبر نداریم۔ درین ایام مُلّا رحم داد جیو براے ملاقات آمده بودند، می گفتند که شخصے از وطن آمده و خط مُلّا محمد نسیم بنام فقیر آورده، اما آن خط بفقیر نه رسید۔ ظاہرا گم شد و زبانی آن شخص معلوم شد که والدهٔ شما رحلت نمود۔ خدا مغفرت کند و از کارِ خیر خواہران فارغ شده قصد ملاقات فقیر دارید۔ خدا راست آرد که فقیر و یارانِ طریقه ہمه مشتاق اند و درین روزها نجابت نام جوانے روہیله از یارانِ حلقه رخصت وطن گرفته، رفته است۔ بدست او ہم خطے نوشته فرستاده ایم۔ خدا برساند۔ از مردم اندرون دعا و از میاں پیر علی و یارانِ حلقه سلامها خوانند۔ میاں پیر علی نکاح دیگر کرده است۔ از منکوحهٔ اول دو پسر دارد و از منکوحهٔ دویم یک دختر پیدا شده و مردم اندرون ہمیشه بیماری باشند و فقیر ہر سال یک بار به بلدهٔ سنبھل می رود۔ یارانِ آنجا شما را بسیار یاد می کنند۔ و ضعفِ پیری و امراض متعدد بر فقیر غلبه کرده است و عمر از ہفتاد تجاوز نموده۔ دعا کنید که خاتمه بخیر بود۔ والسلام۔

۸

بعد حمد و صلوٰۃ از فقیر جان جانان، فرزند مُلّا محمد نسیم سلمہ اللہ الکریم معلوم نمایند کہ فقیر تا اوائل ماہ شوال در محروسہ پانی پت بعافیت است و متعلقانِ فقیر از دہلی درین جا آمدہ اند و عہد موافقت بستہ اند و فقیر برضاے ایشان قصدِ دہلی کردہ است۔ بعد دو ماہ یا ایشان را بہ دہلی خواہم طلبید یا خود مراجعت بہ پانی پت خواہم کرد و از دعاے خیر دوستان غافل نیستم، خاطر جمع دارند و بر مسلک شریعت و شغل طریقت بہ استقامت باشند و بے ملاقات فقیر بہ وطن نہ روند و خط شما رسید و مطالب معلوم گردید، ہر جا باشند با خدا باشند۔ از اندو دعا خوانند۔ از برادران دہلی و یاران حلقہ سلام برسد۔ بہ ملا رحم داد خان جیو سلام برسانند۔ دو سہ بار ملاقات با ما کردہ اند، حقے دارند و ما خود با ایشان کارے نداریم۔

مکتوب حضرت مظہرؒ بنام میر عبدالہادی

۹

بعد حمد و صلوٰۃ از فقیر جان جانان میر عبدالہادی صاحب مطالعہ نمایند کہ خط رسید و مقدمات مرقومہ بوضوح انجامید۔ سبب تاخیر در جواب آن بود کہ نواب سید قاسم خان را ہنگامہ ہا پیش آمد چون برعایت خاطر سردارانِ این حدود فسخ عزیمت سفر نمودہ و نگاہداشت سپاہ مطلقاً موقوف داشتہ در مکان معہود خود آمدہ نشستند۔ و آدمِ فقیر موافق قاعدہ

که آخر ہر ماه برای جزگری خانه روانهٔ دہلی می شود ، فردا روانه خواہد شد، اتفاق تحریر افتاد۔

صاحب من فقیر خدمت بندگان خدا خصوصاً سادات و آشنا سعادت می داند، و این معنی مخفی نیست ، امّا با تقدیر چاره نه فقیر خود برین امور قادر است۔ مگر به حرکت زبانی فقیر حاضرم۔ امّا گوش آشنایان ہندوستانی از امراء و سلاطین رفتند۔ این سرداران که در صوبه آمده اند آشنا نیستند و اگر آشنا شوند ہمت ندارند و نواب قاسم خان ہمتے دارد لیکن آشنائی فقیر با او زیاده بر یک دو ملاقات نیست۔ معہذا او را با من در دین رجوعی نه که او شیعی است و من سنّی پس اعتقاد خود معلوم و در مقدمات دنیا ظاہر است که من بچه کار او می آیم پس چه احتمال است که از برای خاطر فقیر درین افلاس و فلاکت رعایت صدہا مردم خواہد کرد ۔ مرا بر او کدام حق است که بر اعتماد آن او را تکلیف کنم و اینکه با وجود شہرت افلاس مبلغ ہا برای نگاہداشت سپاه بر آورده ۔ انصاف می باید که برای مصلحت وقت ہر کسے در کارِ خود سعی و تلاش از ہر جا که می تواند چیزے بہم میرساند ۔ برای خدا رعایت کردن در مذہب دنیاداران اینقدر ضرور نیست که خواه و ناخواه زری از جای بدست آورده باید داد ۔ و فقیر از استطاعت و افلاسِ آن مردِ چه خبر دارد ۔ مرا با او اختلاطے نیست ۔ یکچند بار خطوط مشتمل بر دوستی بمن نوشته است و بس ۔ حساب خانه خود بفقیر نداده است ۔ بے سامانی او مشہور است که سرمایهٔ او بغارت رفته ۔ ہمه کس می دانند ۔ من ہم او را مفلس می دانم و ربطِ قوی درمیان نیست که با وجود مفلسی تکلیف باید کرد ۔ و او را چه ضرور است که گفتهٔ مرا البته قبول نماید۔ اندکے شعور درکار است صاحبانرا خدا شعوری بدہد و فقیر با وجود قدرت خجل نیست خدا می داند۔

صاحبان گمان دارند که تغافل می کنم لعنت بر کسے که چنین کرد و تغافل نماید۔

با فقیر سبب آشنائی نواب مذکور منشی مشتاق رائے بود آنمرد برہم زدہ به بریلی رفت۔ حالا رسم تحریر ہم نماندہ۔ اگر رفتن فقیر تا آنوله اتفاق می افتد و آن بزرگ یعنی نواب قاسم خان برائے دیدن فقیر از اثر چھیڑ می آید تقریب شما درمیان می آرم و ہر قدر زبان یاری خواہد داد، خواہم گفت۔ اگر تقدیر مساعدت نمود و آن بزرگ اقبال کرد به شما می نویسم، احتمال دارد که نقش مراد بنشیند و تقریب مبلغی از و گرفتن متصورست، زیادہ زیادہ است۔

به فصیح اللہ خان جیو و شیخ قمرالدین جیو سلام برسانید۔

حقیقت نگاہداشت او این است که سردارانِ روہیلہ اجازت فراہم آوردن سپاہ، آن بزرگ را دادہ بودند۔ چون مرد خوش ہمت است و علوفہ بیش قرار دستخط می کند و سردارانِ این حدود بسیار کم می دہند، جماعہ داران ہمہ نوکری ہا گذاشتہ رفیقِ او شدند۔ سرداران ازین معنی در اندیشہ فرو رفتہ آن بزرگ را از نگاہداشت مانع آمدند۔ ناچار باز بریلی رفتہ بازگشت و در محل سابق آمد و نشست۔

مشکل دیگر است که اگر با نواب قاسم خان برائے مصلحت سپارش اختلاط بکنم و خلاف وضع خود که با دنیا داران آمیزش نمی نمایم، گوارا کنم، افاغنہ مرا بدنام به رفض و تشیع می کنند و دشمن می شوند۔ کار را به لطائف باید گرفت اگر مقدر است می شود۔ و فقیر مخلصِ احباب است، شاکی یا شاکر۔

مکتوب حضرت مظہرؒ بنام شیخ صاحب

۱۰

بعد حمد و صلوٰۃ از فقیر جان جاناں، برادر گرامی قدر، عزیز از جان، شیخ صاحب مطالعہ نمایند کہ تا امروز کہ ہفتم جمادی الاولی است فقیر در بلدۂ سنبھل مع دوستانِ اینجا بعافیت است و نواب ارشاد خان صاحب برائے رفاقت محب اللہ خان صاحب پسر دوندے خان رفتہ اند کہ ہمراہ نیز ہا بزیارت حضرت شاہ مدار قدس سرہٗ رفتہ است و برائے خدمت کسے نیست۔ محمد مراد[1] رفتند و محمد انور[2] آمدہ بود۔ او ہم رفت و روہیلہ ہا شعور ندارند۔ سخت تنہائی است برائے پرداخت اہل طریقہ درین ماہ خود ہستم۔ تا آخر ماہ نواب مذکور ہم خواہند آمد، و آدمِ فقیر تا سلخ این ماہ موافق قاعدہ برائے خبر گیری خانہ خواہد رسید۔ در ماہ آیندہ بعد مراجعت قاصد این طرف، قصدِ دہلی خواہم نمود۔ و اگر مانعے پیش آمد، اواخر ماہ آیندہ می رسم۔ چون رنج سفر کشیدہ ام و پرداختِ بواطنِ طالبان منظور است، چندروز بامزہ یا بے مزہ باید بود و امروز کمارِ دیگر بہ مع خطوط رسیدند و بیماری صاحبزادی امانت نگاہداشتہ ایم۔ معلوم شد کہ ایشان ارادۂ این طرف کردہ بودند، مانعے پیش آمد کہ نیامدند۔ زبانی کمار این ست، داخل خط نبود۔ ظاہرا خط در حالتِ تشویش نوشتہ اند کہ جواب اکثر مطالب نداشت۔ چنانچہ احوال پیر علی و برزادہ کہ خدا اورا ازان خانہ برآرد کہ پرورش منظور است، ہیچ معلوم نہ شد و بعض امور تفصیل

---

[1] از اصحاب حضرت مظہرؒ

[2] محمد انور برادر زادۂ میر محمد مبین

می خواست مجمل مرقوم بود بہرحال بعد انتظار دوازدہ روز خاطر جمع نہ شد
و از صحت مزاج و ہمواری مردم محل ممنون شدیم، انشاالله تعالے
عوض این آدمیت آدمیتہا خواہم نمود۔ شکر بجا آوردیم۔ امروز آدم
سرکار نواب روانہ می شد۔ حرفے چند تحریر شد۔ متعاقب جواب خطوط
خواہد رسید۔

عزیزان سنبھل بہ میاں غلام مصطفٰے صاحب مع رفقا سلام واشتیاق
رسانند۔ و در خدمت قاضی صاحب خصوصاً برادر ایشان سلام و
بدوستان مسلمان و ہندو وغیرہ ہمہ عبدالہادی صاحب سلام برسد۔
جواب خط ایشان بعد چند روز خواہد رسید کہ مطلبے دارد، با ایشان
بگویند۔ حساب معلوم شد۔ دیگر معلوم باد کہ مولوی ثناء اللہ صاحب
از پانی پت نوشتہ اند کہ سہ چہار بیگہ زمین خوب در معرض بیع است، اگر
منظور باشد مبلغ باید فرستاد و برائے طیاری چاہ پنجاہ روپیہ طلبیدہ
اند کہ زراعت ربیع بے چاہ نخواہد شد۔ این معنی را بمردم محل ظاہر نمودہ
جواب گرفتہ بہ میر مکارم متصدی عنایت خان جیو کہ در حویلی برون ترکمان
دروازہ می باشد، خط از طرف اندرون نوشتہ بدہند کہ بہ پانی پت برساند
و اگر اندرون مبلغ خواہند بحساب پنج روپیہ درماہہ پیشگی کہ شصت
روپیہ در وجہ تمام سال می شود ایشان یکجا بگیرند، از ہر درماہہ پنج روپیہ
وضع می کنیم و پانزدہ می دہیم۔ چنانچہ ماہ جمادی الثانی ازما است و از
غرۂ رجب حساب سال نو خواہد شد۔ پس شصت روپیہ بایشان باید داد
سی روپیہ بابت خواجہ کامیاب کہ پیش شما امانت است و سی روپیہ
کہ حالا از میاں صاحب گرفتہ اید و از خط شما معلوم شد کہ یازدہ روپیہ برائے
سامان سفر پیرزادی قرض از شما گرفتہ اند آنرا وضع کردہ چہل و نہ روپیہ
بدہند ہمین قدر برای چاہ کہ ضروری است کفایت می کند۔ اگر قطعہ زمین

را تیز چون منظور خواہد بود از زیور خود فروخته ہنڈوی خواہد نمود۔ واگر در دادن مبلغ وجه چاه و خرید زمین تغافل نمایند تمام مبلغ نباید گرفت واز پیش خود نباید داشت۔ بعد رسیدن فقیر آنچه مناسب خواہد بود بعمل خواہد آمد۔ ویک تهان سوسی سرخ وکعنیہ مرادآبادی ده درعه چهار یا جامه دار بدست حامل رقیمه مرسل شده، فرمایش اندرون است باید رسانید واگر فرمایشے دیگر بکنند باید نوشت که همراه آورده شود یا فرستاده شود وخدا کند که ما ء الجبن بامزاج ایشان راست آید درین تقدیر دوا دریغ نباید کرد ودر دل جوئی واحتیاط تاکید فضول است۔ چون پیر علی دعای نه نوشته از ما هم اورا هیچ نگویند۔

تدبیر مبلغ خواجه کامیاب کرده خواهد شد ودر سلخ این ماه از میاں صاحب سی روپیه گرفته پانزده روپیه به مردم محل ده روپیه کرایه حویلی ودر ماهه بهنو؟ دربان ورا و پیرزاده خواهد داد، پنج روپیه باقی خواهد ماند۔

چون مقدمۂ چاه ضروری بود ومولوی بتاکید نوشته اند، اطلاع به مردم محل دادن ضروری است که ملک ضائع نه شود وبنا چاری مبلغ دادن نیز ضرور۔ اما بے سماجت نباید داد۔ به پیرزادی صاحب سلام ومردم اندرون خود دعا۔[1]

---

[1] یہ مکتوب قیاساً شیخ محمد مراد کے بھائی شیخ عبدالرحمن کے نام معلوم ہوتا ہے۔ حضرت مظہرؒ کے گھریلو کاموں سے متعلق ذمہ داری شیخ محمد مراد کے سپرد تھی جیسا کہ مقامات میں مذکور ہے اور ممکن ہے کہ ان کے بھائی شیخ عبدالرحمن بھی ہاتھ بٹاتے ہوں۔ اس مکتوب میں بیشتر خانگی معاملات مذکور ہیں۔

مکتوبات قاضی ثناء اللہ پانی پتی بنام حضرت مظہر

[حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی کے نام حضرت مظہر کے سات
مکتوبات کلمات طیبات میں، اور ۱۲۹ مکتوبات محترم عبدالرزاق
قریشی کے مرتبہ مجموعے میں شامل ہیں۔ لیکن اب تک خود قاضی
صاحب کا تحریر کردہ کوئی مکتوب بنام حضرت مظہر سامنے نہیں
آیا تھا۔ کلمات طیبات میں بھی، جس میں قاضی صاحب کے
آٹھ مکتوبات درج ہیں حضرت مظہر کے نام کوئی مکتوب نہیں۔
خوش قسمتی سے قاضی صاحب کے پانچ مکتوبات بنام
حضرت مظہر خانقاہ اور حل میں محفوظ ہیں جو یہاں پیش
کیے جاتے ہیں۔

ان مکتوبات میں ایک خاص قضیے کا تسلسل کے ساتھ
ذکر ہے جس سے مکتوبات کی ترتیب اور تاریخی تعیین میں مدد ملتی ہے۔
ہماری رائے میں یہ پانچوں مکتوبات ۱۱۷۷ھ یا اسکے لگ بھگ
کے ہیں۔

پہلا مکتوب اوسط رجب کا ہے اور پانی پت سے دہلی
حضرت مظہر کے نام بھیجا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے
کہ اُس سال مرزا صاحب اوائل جمادی الاول میں سنبھل
پہنچے تھے اور دہلی واپسی اوائل رجب میں ہونی تھی مگر وہ
پہلے ہی آگئے تھے کیونکہ حضرت مظہر کے مکتوب ۱۱
(مجموعہ عبدالرزاق قریشی) کی تاریخ تحریر ۲۵ جمادی الآخر
ہے اور مقام تحریر دہلی۔ اس مکتوب میں حضرت مظہر لکھتے ہیں:

"برائے خرید چہار بیگہ زمین معہود کہ چہل و چہار روپیہ طلبیدہ بودند ....." اس معاملے کا ذکر قاضی صاحب کے مکتوب میں ہے جس میں چار بیگہ زمین کے لیے گیارہ روپیہ فی بیگہ کے حساب سے ۴۴ روپے طلب کیے گئے ہیں۔ حضرت [illegible] رحمۃ اللہ علیہ کے مذکورہ مکتوب میں یہ بھی ہے کہ "از رفتہ از آشوب سکھاں بسیار است" نیز اس کے بعد کے مکتوب ۱۲ میں بھی جو بارہ شعبان کا ہے، یہ ہے کہ "واحوال نجیب الدولہ با سکھاں و محفوظ ماندن پانی پت از دست کافران محل شکر است۔ یہ واقعہ شعبان ۱۱۷۷ھ مطابق فروری ۱۷۶۴ء کا ہے۔ اس سے قاضی صاحب کے مکتوب کا سنہ تحریر بھی معلوم ہو جاتا ہے۔

قاضی صاحب کے دیگر چار مکتوبات (۲ تا ۵) میں سلسل کے ساتھ ایک قضیے کا ذکر ہے اور یہ مکتوبات بھی ۱۱۷۷ھ ہی کے ہیں۔ مکتوب ۳ میں ہے کہ "بروایات لشکر و گنج پورہ معلوم شد کہ شاہ درانی امسال بایں طرف می آید برتنبیہ سکھاں متوجہ است و سکھاں گریختہ رفتند۔ ازیں جہت اطمینان بہم رسیدہ" یہ صورت ۱۱۷۷ھ ہی میں پیش آئی تھی۔

قاضی صاحب کے مکتوب ۲ میں علی رضا خان کا ذکر یوں ہے کہ "نور چشم علی رضا خان داخل طریقہ علیہ شدہ اند بسیار دل خوش شدہ بجہت بعد مسافت از علوم اتفاق توجہ نشدہ، در حضور می رسد چند روز بہمین نیت در شاہجہان آباد خواہد ماند، شفقت کامل بحال مشار الیہ مبذول شود"

گویا یہ مکتوب علی رضا خاں کے دہلی جانے کے وقت لکھا گیا ہے۔
۱۱۷۷ھ ہی میں علی رضا خاں کا ذکر حضرت مظہرؒ کے
مکتوب ۹ (مجموعہ عبدالرزاق قریشی) میں یوں موجود ہے
"برخوردار ینے علی رضا خان بر قوتیست کہ مخفی نیست، بہ
پایہٴ بیعت می رسند۔ چون طریقۂ را از فقیر گرفتہ اند و ذکر
لطائف خمسہ جاری شدہ و نفی و اثبات ہم شروع کردہ
اند در حلقۂ شما داخل خواہند شد ...." نیز حضرت مظہرؒ
کے اسی مکتوب میں یہ بھی ہے کہ "بمیان نعمت خان جیو تعزیت
پسر موافق سنت برسانند۔" نعمت خان کے پسر کے مارے
جانے کا ذکر قاضی صاحب کے مکتوب ۱۷ میں آیا ہے۔
قاضی صاحب کے مکتوب ۳۱ میں ہے کہ "در لشکر افضل الدولہ
کسے آشنائے غلام نیست لہذا بجناب عالی معروض می دارد
چون پیش امام افضل الدولہ در جناب عالی داخل طریق
است و بعضے رسالہ داران ہم بندگی دارند، امیدوار
است کہ رقعۂ خاص بنام پیش امام و آشنایان رسالہ داران
مرحمت شود ...." نیز مکتوب ۳۲ میں بھی ہے کہ "اگر
بہ کسے از سرداران لشکر یا از رفقائے افضل الدولہ
رقعہ سفارش غلام نوشتن مناسب باشد مرحمت گردد"
قاضی صاحب کے ان دونوں مکتوبات (۳۱، ۳۲)
کے جواب میں حضرت مظہرؒ کا مکتوب ۱۹ (مجموعہ
قریشی) ہے۔ چنانچہ قاضی صاحب کے جواب میں حضرت
مظہرؒ نے محمد حسن خان خانزادہ اور رحیم خان خانزادہ
کو سفارشی رقعے لکھنے کی خبر کے ساتھ یہ بھی لکھا ہے کہ

٦٩

"پیش امام افضل خان با فقیر ربط طریقہ ندارد"۔ اور اسی
مکتوب میں قاضی صاحب کو یہ سرزنش بھی کی گئی کہ "برادرم
عجب کاریست کہ ہر واحد از مردم پانی پت بریز شکایت شما
می آید۔ معلوم نیست چہ عمل از شما واقع می شود۔ اگر راستی و
دیانت شما باعث آزار مردم است از آن راستی بگذرید و
خود را فضیحت نکنید ......" حضرت کی اس سرزنش کے
جواب میں قاضی صاحب نے مکتوب ع۵ میں اپنی صفائی یوں
پیش کی ہے ۔ "ارشاد شدہ بود کہ ہر واحد از مردم پانی پت
بریز شکایت شما می آید۔ خداوند نعمت! میاں عبدالجلیل
و محمد شعیب ارثاً از غلام عناد و عداوت دارند ......"
اب ذیل میں قاضی صاحب کے وہ پانچ مکتوبات
پیش کیے جاتے ہیں:]

۱۱

ع۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین۔ عرضۂ کمترین غلامان محمد ثناء اللہ بموقف عرض می رساند۔ احوالِ غلام مستوجب حمد الٰہی و شکر توجہات قبلہ گاہیست، ادام اللہ برکاتہ، و صحت ذات اقدس مقدس مدام مطلوب، مدتیست کہ غلام و دیگر دوستانِ پانی پت در انتظارِ قدوم میمنت لزوم چشم براہ داشتند کہ اتفاق تشریف فرمودن آنجناب بجانب سنبھل شد۔ نوازش نامۂ عالی مرقوم اوائل جمادی الاول از سنبھل نزول اجلال فرمود۔ دران ارشاد

شدہ بود کہ اوائل رجب بہ شاہجہان آباد خواہم رسید و ولی نعمتان
قدوم میمنت لزوم بہ پانی پت خواہد شد۔ حالا درآن می گردد۔ اوسط
رجب رسید۔ البتہ جناب عالی در شاہجہان آباد تشریف آوردہ باشد
او اخر شعبان ہم می رسد۔ امید ما راست کہ آخر شعبان البتہ تشریف
باید آورد و ماہ رمضان در پانی پت باید گذرانید و اگر بر تقدیر اتفاق
تشریف آوردن آنحضرت بہ پانی پت نتواند شد، ارشاد شود کہ غلام خود عزم
حضور نماید و آخر شعبان در بندگی رسیدہ رمضان ہمانجا کند۔ در موسم سرما
از کارہائے اینجا فرصت دست می دہد و باز فصل ربیع خواہد رسید۔
و بعد ازاں برسات ایام حرج است۔ درین ایام سفر آسان است۔
اگر تشریف آوردن حضرت نخواہد شد، غلام خواہد رسید۔ لیکن اولیٰ ہمین
است کہ جناب عالی تشریف آرند کہ اکثر مردم پانی پت تشنۂ دیدار اند۔
____ چہار بیگہ زمین در شغعہ والدہ مرشدہ فروخت می شود۔ خریدن
آن ضرور است و تیار کردن چاہ ضرور است۔ دو سہ بیگہ زمین جائے دیگر
فروخت می شود۔ این معنی را غلام بخدمت والدہ مرشدہ معروض داشتہ
و صد روپیہ از والدہ مرشدہ طلب داشتہ، مفصل تحت از عرضی علیحدہ
کہ بخدمت آں مشفقہ نوشتہ واضح رائے عالی خواہد شد۔ ارشاد
شدہ بود کہ اگر قطعۂ کلاں مقدار بیست سی بیگہ در معرض بیع باشد
معروض دارد۔ خداوندِ من! شانزدہ بیگہ زمین درین ایام بمعرض
شرا است، ازین قطعہ بوالدۂ مرشدہ اطلاع نوشتہ ام۔ اگر بخاطر
مبارک بگردد خرید فرمایند فی بیگہ یازدہ روپیہ می گویند، باید دید۔ ہشت
بیگہ زمین دیگر ہم شاید فروخت شود۔ بالفعل شانزدہ بیگہ فروخت
می شود۔

بہرام بخش فدوی خاکپائے جناب فیض مآب حضرت پیر و مرشد

برحق عرضہ قدمبوس می رساند۔

۱۴

ع ۲
بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علیٰ خیر خلقہٖ محمد وآلہٖ اجمعین ۔ عرضی کمترین غلامان جناب محمد ثناء اللہ بموقف عرض می رساند ۔ احوال غلام مستوجب حمد الٰہی و شکر توجہات حضرت قبلہ گاہی است ۔ ادام اللہ تعالےٰ برکاتہٗ و صحتہٗ ۔ و سلامتی ذات قدسی صفات مدام مطلوب ۔ مدت ہست کہ چشم انتظار براہ است و خاک پانی پت را بقدوم میمنت لزوم رشک ارم باید فرمود۔

نور چشم علی رضا خان[۱] داخل طریقۂ علیہ شدہ اند ۔ بسیار دل خوش شدہ ، بجہت بعد مسافت از غلام اتفاق نہ شدہ ، در حضور می رسند ۔ چند روز بہمین نیت در شاہجہان آباد خواہد ماند ۔ شفقت کمال بحال مشار الیہ مبذول شود ۔ سید عبد العلی پسر مولوی محمد یونس نوازش نامہٗ عالی آوردہ بود ۔ دران نوازش نامہ مندرج بود کہ ما می دانستیم کہ موضع ہرتاری بہ شما تعلق ندارد ، حالا معلوم شد کہ تعلق دارد ، پس رعایت سید مذکور ضرور ۔ قبلہٗ من ! غلام موضع مذکور را گذاشتہ کردہ است ، لیکن تا ادائے قرض قدرے دخل می کنم ، انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب ادائے قرض می شود ، باز ہرگز دخل منظور نیست ۔ بالفعل کار آنجا بہ مولوی محمد رضا تعلق دارد و شخصے متولی شدہ از شاہجہان آباد ہم آمدہ است ۔ باید دید کدام قرار یابد لیکن حسب الارشاد غلام بمقدور در رعایت سید عبد العلی دریغ نخواہد

[۱] علی رضا خان ابن عزت اللہ ابن راسخ

کرد۔

بجناب والده صاحبه مرشده عرض قدم بوس رسد۔ یارانِ طریقه سلامها مطالعه فرمایند۔ غلام زاده صبغة الله عرض قدم بوس دارد۔

۱۳

ع ۱۳

بسم الله الرحمٰن الرحيم۔ الحمد لله رب العالمين والصلوٰة على خير خلقه محمد آله واصحابه اجمعین۔ عرضهٔ کمترین غلامان بجناب محمد ثناء الله موقف عرض می رساند۔ احوال غلام مستوجب حمد الٰہی و شکر توجهات حضرت قبله گاهی ادام الله تعالیٰ برکاته و صحته، و سلامت ذات قدسی آیات مدام مطلوب بروایات لشکر و کنج پوره معلوم شد که شاه درانی امسال باین طرف می آید، بر تنبیه سکهان متوجه است و سکهان گریخته رفتند۔ ازین جهت اطمینان بهم رسیده۔

غلام مدتیست که موضع برتاری واگذاشته کرده، سالِ گذشته بسبب خشکی هیچ زراعت نبود و درین سال از ابتدا ء خریف رحمت الله نامی از طرف صدر والصدور متولی موضع مذکور شده آمده۔ غلام را در انجا دخل نیست و چهار صد و چند روپیه بابت سابق معرفت غلام در حساب موضع مذکور قرض است۔ چنانچه تمسک بمهر خادمان بدست غلام است۔ با این همه چون عبد الجلیل با غلام عداوت قلبی دارد رحمت الله مذکور و دیگر مردم را ورغلانیده به لشکر نجیب الدوله فرستاده آنها بے موجب در لشکر نالش غلام کرده آنجا خود نالش غلام بفضل الٰہی مسموع نشد۔ حالا رحمت الله وغیره به لشکر افضل الدوله

له برادر نجیب الدوله

رفته اند و کار پانی پت وغیره اکثر بالفعل به افضل الدوله متعلق گشته لهذا غلام هم ارادۀ ملاقات افضل الدوله دارد - چون در لشکر افضل الدوله کسے آشنائے غلام نیست لهذا بجناب عالی معروض می دارد - چون پیش امام افضل الدوله درجناب عالی داخل طریق است و بعضے رساله داران هم بندگی دارند، امیدوار است که شقۀ خاص بنام پیش امام و آشنایان رسالداران مرحمت شود که ثناء الله بجا توسل دارد، در امور مرجوعۀ او امداد و اعانت لازم - جواب این عرضی زود مرحمت شود - نحقن خان قضیۀ داشت از سه سال چنانچه آن خداوند هم دران ماده به اعظم علی خان فرموده بودند در همان قضیه پسرش تلف شد، حالا غلام در انجام مرام نحقن خان اسلوبے انداخته آن مقدمه هم بتوجه افضل الدوله کرسی نشین می تواند شد - اگر غلام به لشکر افضل الدوله خواهد رفت، برائے کار نحقن خان هم سعی خواهد کرد - یک رقعه برائے سفارش نحقن خان هم قلمی شود -

فدوی خاکسار جناب فیض مآب ابراہیم بخش عرض قدم بوس می رساند -

کسے آدم دیگر رونده شاهجهان آباد سنبھل ...... میسر نه شد ناچار خواجه محمود را فرستاده شده، در مسجد جامع شب و روز خواهد ماند، هر گاه جواب عنایت خواهد شد، خواهد آورد - غلام محل عتاب نه شود -

۱۴

عم

الحمد لله رب العالمین و صلی الله علی خیر خلقه محمد و آله و اصحابه اجمعین

عرضی کمترین غلامان محمد ثناء اللہ بموقف عرض می رساند۔ احوال غلام مستوجب حمد الٰہی و شکر توجہات حضرت قبلہ گاہیست ادام اللہ تعالیٰ برکاتہ، وصحۃ و سلامۃ ذات اقدس مقدس مطلوب۔ دو سال شدہ کہ غلام از موضع ہرناری دست بر داشتہ، سال گذشتہ چون بسبب خشک سالی ہیچ زراعت بنود موضع مذکور گویا در تصرف زمینداران نولمتہ (۹) بدستور قدیم لود بجہت عدم زراعت عمل جدید نمودار نشد۔ بسبب مبلغ قرض کہ معرفت غلام دران دیہ لود، غلام سوالی پانی پت با زمینداران نولہتہ واندکے ...... مداخلتے داشتم و متولی آنجا بہ بنیا بتِ عنایت خان صاحب مولوی محمد رضا بودند محض درخیال واگو نہ ہیچ زراعت نبود کہ ایشان دران دخل کنند درین سال کہ زراعت خوب شدہ، رحمت اللہ نامی کشمیری از صدر الصدور متولی شدہ آمدہ، دران تصرف نمود۔ حاصل کلام آنکہ غلام را دران دیہ مطلقاً مداخلت نیست با این ہمہ عبد الجلیل کہ عداوت موروثی و نزاع قلبی دارد بے وجہ مردم را اغوا کردہ می خواہد کہ در لشکر حرے بہ تہمت و باد کنا ند و اصل غرض آن خواہد بود کہ چہار صد و چند روپیہ کہ بابت قرض است گلو گیر غلام شود۔ بہر حال درین مدعا توجہ باید فرمود۔ و اگر بہ کسے از سرداران لشکر یا از رفقائے افضل الدولہ رقعہ سفارش غلام نوشتن مناسب باشد، مرحمت گردد۔

بتاریخ بست و دوم رجب غلام زادہ بخانۂ غلام پیدا شدہ نظر توجہ مبذول باد۔ بجناب حضرت والدہ مرشدہ عرض قدم بوسی می رساند۔

سابق بست و دو بیگہ زمین سرکار دریکجا است و ہفت بیگہ متفرق حالا متصل آن بست و دو بیگہ زمین ہفت بیگہ زمین در معرض بیع است، سابق بایع آن چہار بیگہ فروختن می گفت، چنانچہ معروض داشتہ

بود- حالا می گوید که هفت بیگه می فروشم - اگر این هفت بیگه زمین خرید
شود، قدر معتدبه یکجا جمع گردد، و زمین متفرقه بدست آمدن می تواند
شد و قطعهٔ کلان بدست آمدن مشکل است- حالا می شود، باز نخواهد
شد- سوائے ارسال قیمت این زمین بخدمت آن متفقه نوشته بودم
معلوم شد که درین وقت مبلغ میسر نمی شود، لهذا غلام می خواهد که زمین
متفرقه سرکار را فروخته، بعوض آن، این زمین خرید نماید که یکجا قطعه
کلان بودن فائده تمام دارد- زمین متفرقه باز بهم خواهد رسید لیکن بدون
پروانگی بر فروخت زمین اقدام نه کرده - اگر ارشاد فرمایند هفت بیگه
زمین متفرقه را فروخته، این هفت بیگه خرید نمایم که ضرور است -
زود جواب قلمی فرمایند، این جا قرض بهم نمی رسد- والّا به قرض
می خریدم-

۱۵

بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله رب العالمین وصلی الله علی خیر خلقه
محمد وآله واصحابه اجمعین - عرض کمترین غلامان جناب محمد ثناء الله بموقف
عرض می رساند - احوال غلام مستوجب حمد الٰهی وشکر توجهات حضرت
قبله گاهی ادام الله تعالیٰ برکاته، وصحته، وسلامة ذات اقدس مقدس
مدام مطلوب - نوازش نامهٔ عالی بدست میان محمود مع شقهٔ خاص
بنام رحیم خان خانزاده شرف ورود فرمود- ارشاد شده بود که هر واحد
از مردم پانی پت لبریز شکایت شما می آید- خداوند نعمت! میان عبد الجلیل
ومحمد شعیب ارثاً از غلام عناد وعداوت دارند- برائے ناخوشی ایشان
تقصیرے نمی باید، وجود غلام در نظر شان تمام گناه است- و دیگر میان

سیف الله پدر شاه عصمت الله از ده سال از حضورِ قاضی مرحوم ناخوشی
دارند۔ حضرت میدانند که در منهم تعصب غلام نیست ۔ شیخ سیف الله اکثر
قضیه را شیوه دارند و هرگاه حرفی خلاف مرضی ایشان گفته شود کو
سراسر حق باشد، ناخوش می شوند و قاضی اگر متدین باشد در گفتن
کلمة الحق ناچار است "ومن لم یحکم بما انزل الله فاولئک هم الکافرون"
سوای این چهار کس بفضلِ الٰهی مردم پانی پت از غلام شاکرانند، کسے
شکایت ندارد۔ وقتیکه جناب عالی به پانی پت تشریف خواهند فرمود، اظهار
صدق این امر خواهد کرد۔ اتفاقاً درین ایام محمد شعیب به تقریب شادی
به شاهجهان آباد رفته بود و قدرت الله پسر محمد شعیب مکرر به شاهجهان آباد
رفته و شیخ سیف الله مدتے درین ایام به شاهجهان آباد مانده، اغلب
که زبانی این بزرگان شکایت به سمعِ مبارک رسیده باشد۔ اگر این چنین
است، پس قول اینها در حقِ غلام پذیرا نه شود۔ و اگر سوای این مردم
کسے دیگر نالش در حضور نماید از نامش ارشاد شود که دفع نالش کرده
شود یا عذر مسموع معذور دارد و قطع نظر از تفصیل مجمل آنست
که اگر بابت امرِ دنیوی شکایت کند بنا بر آنکه اَلْعَبْدُ وَمَا فِی یَدِهٖ مِلْکٌ
لِلْمَوْلٰی چون جان و مال غلام مملوک حضرت است یار شاد فرمایند، غلام
او را راضی سازد و از حق خود هم درگذرد۔ و اگر در حکم شریعت کسے از
غلام ناخوش شود دلیل ضعف ایمانی او است و غلام ناچار۔ قال الله
تعالٰی فَلَا وَرَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْ
اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ و آنکه ارشاد شده که بخاطر
داشت نسیان، نسیان دیگر را ناخوش نباید کرد، خداوند من! غلام در مقدمات
شرعی هیچ کس را دخل نمی دهد و بر هیچ کس اعتماد ندارد۔ همان مردم مخالفان
کسے که با غلام دوستی دارد عبث او را محل طعن می سازند۔

عبدالجلیل و نظام الدین داماد سیف اللہ بہ عداوت غلام حیدر
کس را جمع کردہ در لشکر افضل خان برائے فریاد ہرتاری برپا کردہ،
محمد نجیب از طرف غلام بہ لشکر رفتہ، رقعۂ خاص حضرتؒ رحم خان
....

مکتوبات محمد احسان احمدی بنام حضرت مظہرؒ

[مقامات مظہری میں محمد احسان احمدی کا ذکر یوں آیا ہے:
" از قدماء اصحاب و اکمل خلفاء حضرت ایشان، از اولاد
حضرت حافظ محمد محسن در نسب بشیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہم
می رسند۔..." مقامات میں ان کے بارے میں یہ بھی ہے کہ
حرارت شوق و گرمی طپش باطنی کے سبب سے ان کو موسم سرما میں
روئی کے لبادے کی ضرورت نہیں ہوتی تھی۔ شاہ درانی کے
ہنگامۂ غارت گری میں اپنے کوچے کے دروازے پر بہ ہمت تمام
بیٹھے پہرہ دیتے رہے بفضل الٰہی رات تک ہرگز کوئی وہاں
نہ آیا۔ ملا رحیم داد (رحم داد) کے لشکر کو جب شکست ہوئی
اور ملا رحیم داد نے شہادت پائی جس کے بعد کفار کا غلبہ ہوا تو
یہ اس موقع پر لشکر ہی میں تھے۔
ان کے نام مرزا صاحبؒ کے تین مکتوبات کلمات طیبات
میں ہیں، یعنی مکتوب ۱۷، ۳۱، ۲۷۔ "مکاتیب مرزا مظہرؒ

رقعہ عبدالرزاق قریشی میں حضرت مظہرؒ کے دو مکتوبات (عنہ ۶۰ عنہ ۶۱) میں جو قاضی ثناءاللہ پانی پتی کے نام ہیں، ضمناً ان کا بھی ذکر آیا ہے۔ مکتوب عنہ ۶۰ میں جو غالباً دہلی سے لکھا گیا ہے، ان کے نام سلام ہے، دوسرے مکتوب (عنہ ۶۱) میں یہ اطلاع ہے کہ محمد احسان احمدی ایک ہفتہ ہوا کہ رحیم داد کے لشکر کو جا چکے ہیں

یہاں محمد احسان احمدی کے پانچ مکتوبات درج ہوئے ہیں جو سب کے سب حضرت مظہرؒ کے نام ہیں۔ پہلا مکتوب (مکتوب عنہ ۱۶) ۲ شعبان کو لکھا گیا ہے، اس میں خبر دی گئی ہے کہ نواب صاحب (نجیب الدولہ) یہاں رہٹوں کے مقابل جنگ کے میدان میں خیمہ زن ہیں اور حافظ جیو (حافظ رحمت خان) کی طرف سے احمد خان اور ملا محسن کمک کے لیے پہنچنے والے ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ یہ خط جنگ پانی پت کے زمانے کا ہے۔ دوسرا مکتوب (مکتوب عنہ ۱۷) جو قبل کا یعنی ۱۴ رجب کا ہے، اس میں شاہ درانی کے لاہور پہنچنے کا ذکر ہے اور یہ خیال ظاہر کیا گیا ہے کہ شاہ سکھوں اور مرہٹے جاٹوں سے صلح کر لیں گے پھر شاہ اور مرہٹوں کے مابین جنگ ہو گی۔ یہ تقریباً وہی صورت ہے جو پانی پت کی تیسری جنگ میں پیش آئی۔ تیسرا مکتوب (مکتوب عنہ ۱۸) ۲۳ رجب کا ہے اور اس میں بھی شاہ درانی کے آگے بڑھنے کی افواہ کا ذکر ہے۔ چوتھے اور پانچویں مکتوب (عنہ ۱۹، عنہ ۲۰) میں شاہ کا کوئی ذکر نہیں ہے اور ان کے متعلق نہیں کہا جا سکتا کہ یہ اُسی زمانے کے ہیں، البتہ پانچویں مکتوب میں نواب ارشاد خاں کا ذکر ہے اس لیے

یہ مکتوب نواب ارشاد خاں کے سنہ وفات سے قبل کا ہے۔
اب محمد احسان احمدی کے مکتوبات ذیل میں درج کیے
جاتے ہیں۔]

۱۶

خدا وند خدا یگان مدظلہ العالی۔ محمد احسان احمدی بعد از گذارش مراتب بندگی بجا آوردہ معروض می دارد۔ تا تحریر بست و نہم شہر ربیع الثانی احوال غلام مع جمیع غدامان بعافیت است۔ واز اندرون مزاج بی بی صاحبہ وقبلہ بعافیت است۔ باقی حقیقت از عرضی شیخ صاحب بہ اطلاع قاصد دادہ شدہ۔ واضح رای عالی خواہد شد و غلام مصطفیٰ خاں مع عیال واطفال وخلیفہ جملہ بعافیت اند۔ وصاحبزادہ مع میاں میرن بخوشی رخصت شدہ اند ہمراہ قافلہ شاہ مدار روانہ خواہد شد و غلام نیز چہارم حصہ بہل از ہمین قافلہ چھوٹی کرایہ کردہ است۔ روانۂ فرخ آباد خواہد شد۔ ناچار اتفاق ملاقات نخواہد شد کہ چھوٹی از راہ میان دوآب خواہد رفت۔ واز فرخ آباد محمد سرور چیزی بے خرچ فرستادہ بود کہ در سرانجام رفتن بہ خرچ آید و در جناب عالی عرض کورنش گفتہ بود۔

وعرضی غلام عسکری خاں وغلام حسن ..... مصحوب قاصد ششعورا سے تاکر (ٹھاکر) کہ ہمراہ موسوی خان است، ارسال داشتہ ام، بنظر عالی گذشتہ باشد۔

از اندرون ہمہ ہا بندگی وکورنش بجا می آرند۔

۲

خداوند نعمت مدظلہ العالی سلامت۔ غلام محمد احسان احمدی بعد از
تبلیغ مراسم عبودیت معروض می دارد ۔تا تحریر چہاردہم شہر رجب غلام مع
جمیع متعلقین غلامان عافیت دارد۔ غلام حسن مع نور الدین حسین کہ
در بسولی ملاقی شدہ بودند بتاریخ یازدہم شہر حال بخیریت رسیدند۔ نوید
قدوم حضرت بطرف شاہجہان آباد رسانیدند۔ حضرت سلامت از روے
..... ساہوکاران دہلی اینجا خبر آمد شاہ درانی بہ لاہور رسید اگر رو بشہر کنند
و آنحضرت مع متعلقان تشریف بہ شہر سنبھل فرمایند متعلقان غلام
را مع بی بی عظما یک بہل کرایہ نمودہ ہمراہ بی بی صاحبہ و قبلہ روانہ فرمایند
و بالفعل مبلغ بیست روپیہ بنام محمد مراد ارسال داشتہ دہ روپیہ با جملہ آن
برای خرچ آمدہ کہ تفصیل آن در خط خانگی نوشتہ شد، و دہ روپیہ امانت
نزد محمد مراد باشد کہ برای کرایہ بہل وغیرہ بکار خواہد آمد، و اگر ارادہ سنبھل
نباشد جائیکہ حضرت بی بی صاحبہ وقبلہ خواہد ماند۔ آنجا این کنیز ہا خواہد ماند
و دہ روپیہ کہ امانت است روز غرہ رمضان در خانہ بندہ محمد مراد
رسانند و بدستور این دہ روپیہ قسمت کنند۔
از قرعہ شاہ درانی وغیرہ چنان معلوم می شود کہ شاہ از سکھ صلح
کند و مرہٹہ از جاٹ صلح نماید و با مرہٹہ و شاہ جنگ شود و مجملہ (؟) از ہر
کدام..... می نویسم، امروز دیدہ بود، و بنام حضرت صاحب ماہوار
نالو روز (؟) دیدہ متعاقب می نویسم ۔از اندرون ممانی صاحبہ و لولو و
بی بی دینا، و بی بی محلہ بندگی می رسانند۔ غلام عسکری خان و غلام حسن
و غلام امام و محمد بندگی می رسانند۔

۳

خداوند نعمت مدظلهم العالی ۔ محمد احسان احمدی بعد از ادای لوازم بندگی معروض می دارد ۔ الحمدللہ علیٰ ذالک تا تحریر ۲۳ رجب المرجب بہمہ وجوہ عافیت دارد۔ چند روز است کہ عرضی مفصل ارسال داشتہ شد معرفت ساہوکار بنظر عالی خواہد گذشت والحال از زبانی غلام امام کہ حامل عرضی است مشروحاً واضح خواہد شد۔

حضرت سلامت! افواہ شاہ درانی در ینجا تیز است ۔ غلام ہنڈوی مبلغ بست عنہ روپیہ بنام محمد مراد بردکان سرپشتو ہریجن ساہوکاران کہ در کٹرۂ محمد یار خان می باشند کردہ است، ازانجملہ دہ روپیہ برائے خرچ خانہ و دہ روپیہ امانت پیش محمد مراد باشند۔ اگر آنحضرت متعلقان (را) بطرف سنبھل روانہ فرمایند متعلقان غلام را نیز گاڑی کرایہ کردہ روانہ فرمایند وسابق بتاریخ دوازدہم شہر جمادی الثانی ہنڈوی کردہ بودم، الحال کہ آدم محمد سرور خان آمدہ اظہار کردہ کہ دہم رجب ہیچ نہ رسیدہ ۔ میان محمد مراد کہ برای وصول کردن ہنڈوی مبلغ بست روپیہ بخانہ ساہوکار روند۔ نقصان ہفت روپیہ زیادہ ہم کردہ بلکہ وصول نمودہ بخانۂ بندہ بدہد واگر آن ہفت روپیہ وصول نہ شود، این دہ روپیہ ہم بخانہ بدہند وحساب تقسیم سابق نوشتہ شدہ الحال علیحدہ نوشتہ کہ موافق آن بعمل آرند ۔ زیادہ حد ادب ۔

محمد سرور خان بصد نیاز بندگی می رسانند ۔ بجناب عصمت مآب حضرت والدہ صاحبہ وقبلہ عرض کورنش قبول باد و نظر شفقت بر کنیز خود بطور سابق می فرمودہ باشند۔ مشفقی میان پیر علی سلام نیاز قبول نمایند ۔ و برمضمون کلی عرضی مع محمد مراد صاحب عمل فرمایند۔

۱۹

۱۰۱

غلام محمد احسان احمدی بعد از ادائے لازمۂ عبودیت معروض می دارد، تا تاریخ دویم شعبان المعظم مع جمیع غلامان عافیت دارد۔
سہ روز است کہ بروز جمعہ سلخ رجب نواب بہ سمت مرہٹہ داخل خیمہ شدہ اند۔ ہمراہ برادرزادہ احمد خان و مُلّا محسن از طرف حافظ جیو برای کومک روانہ می شوند عن قریب در دو سہ روز ازینجا ہم کوچیدہ داخلِ لشکر خواہند شد۔ غلام ہم ارادہ دارد۔ بتکلیف محمد سرور خان [illegible] چنانچہ امروز برائے ملاقات نواب رفتہ بودم، از احوال خیر مآل آنجناب تفتیش می فرمودند کہ درین روزہا کجا تشریف دارند۔ گفتم کہ در شہر شاہجہان آباد و متعلقان غلام کلی از پرستاران است درظل آنجناب حق تعالیٰ محفوظ خواہد داشت۔ وآنچہ قرعۂ معلم شدہ بود علیحدہ نوشتہ ارسال داشتہ است بنظرِ انور خواہد گذشت، زیادہ بجز بندگی چہ عرض آرد۔
غلام عسکری خان و غلام حسن و محمدی عرض بندگی می رساند۔
از اندرون نام بہ نام کورنشات می رساند۔ بجناب بی بی صاحبہ وقبلہ کورنشات قبول باد۔ مشفقی میاں پیر علی صاحب سلام نیاز برسد۔

۲۰

خداوند نعمت مدظلہ العالی

۱۰۵

محمد احسان احمدی بعد از گذارش لوازم بندگی معروض می دارد، احوال ما غلامان بفضل الٰہی و از توجۂ آنجناب تا تحریر شانزدہم شہر جمادی الثانی بعافیت است۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

و حقیقت اینجا سے میان غلام حسن موصل معروض خواهند داشت
هر یک در آرزوی حصول سعادت قدم بوس می باشند، حق تعالی به حصول
انجامد۔

نواب تا حال ارادهٔ کوچ نه کرده اند۔ بعد از ...... فراغت
حاصل کنند، ایشان شامل حال شوند۔ آنجناب چون به دهلی تشریف
فرما خواهند شد، غلام را از طرف متعلقان نهایت دل جمعی خواهد شد۔ او
سبحانه بر سر ما جمیع غلامان سلامت دارد۔ زیاده بجز بندگی چه
عرض نماید۔

بخدمت عالی نواب ارشاد خان بهادر بندگی و بخدمت جمیع صاحبان
سلام و بندگی۔ محمد مسرور بندگی می رساند۔

مکتوبات نواب ارشاد خان بنام حضرت مظہرؒ

[۱] اعتضاد الدولہ نواب ارشاد خان ابن امین الدولہ
نواب امین الدین خان بہادر سنبھلی۔ ان کا حال مقامات
مظہری میں حضرت مظہرؒ کے خلفاء کے ذیل میں ملتا
ہے۔ یہ حضرت مظہرؒ کے مخصوص احباب میں سے تھے۔
مآثر الامرا جلد اول میں ان کے والد کا ذکر آیا ہے
کلمات طیبات کے کئی مکتوبات میں حضرت مظہرؒ
نے نواب ارشاد خاں کا ذکر کیا ہے اور محترم عبدالرزاق
قریشی کے مجموعے "مکاتیب میرزا مظہرؒ" میں
حضرت مظہرؒ کے تین ایسے مکتوبات ہیں جن میں
نواب ارشاد خاں کا ذکر آیا ہے، یعنی مکتوب ۲۹
۳۰، اور ۱۴۶۔ مکتوب ۲۹ میں ہے کہ "نواب ارشاد
خاں بخیر اند، دیہات ایشاں مستخلص شد بمصادرہ
سالانہ معزز گردید"۔ پھر مکتوب ۳۰ میں ہے کہ "نواب
ارشاد خاں مع اتباع بخیر اند"۔ مکتوب ۱۴۶ میں پھر
نواب ارشاد خاں کا ذکر آتا ہے اس میں حضرت مظہرؒ
نے قاضی ثناء اللہ پانی پتی کو نواب ارشاد خاں کے انتقال
کی خبر، نام لیے بغیر یوں دی ہے "خطوط صاحبان شعر
بہ خبر دل گداز آن دوست دل نواز رسید و آنچہ بہ
دل رسانید نصیب کس مباد"۔
نواب ارشاد خاں کے لکھے ہوئے نو مکتوبات بنام

حضرت مظہرؒ، یہاں پیش کیے جا رہے ہیں۔ اگرچہ ان مکتوبات میں مکتوب نگار نے بصراحت اپنا نام نہیں لکھا ہے لیکن مکتوبات کے مطالب سے صاف ظاہر ہے کہ یہ نواب ارشاد خان ہی کے ہیں۔ اس کے علاوہ ہر مکتوب کے شروع میں حضرت مظہرؒ کو "حضرت پیر و مرشد قبلۂ ارشاد مدظلہ العالی" ہی لکھا ہے۔ "قبلۂ ارشاد" کی ترکیب سے اس امر کی تائید مزید ہو جاتی ہے کہ مکتوب نگار نواب ارشاد خان ہی ہیں۔ ان کے کئی مکتوبات میں نجیب الدولہ کا ذکر تسلسل کے ساتھ ہے۔ پھر ایک مکتوب میں قرضداروں کے قضیے کی طرف، اور ایک اور مکتوب میں کاغذ قرض و مداخل و مخارج کا ذکر ہے۔ غالباً اسی قضیے سے مخلصی کی خبر حضرت مظہرؒ نے اپنے ایک مکتوب (ع۴۹، مجموعۂ بمبئی) میں قاضی ثناء اللہ پانی پتی کو دی تھی کہ "دیانت ایشان مستخلص شد، مصادرہ سالانہ مقرر گردید"۔

۲۱

ع۱

حضرت پیر و مرشد قبلۂ ارشاد مدظلہ العالی۔ بعد عرض قدمبوس .... عرض می دارد۔

زرفتنِ تو من از خویش بے نصیب شدم ۔۔۔ بجز تو کردی و من در وطن غریب شدم

ہر چند بے ادبی بود ولیکن از آنجا کہ حال غلام است بعرض رسانیدم امید کہ معاف فرمایند۔ تا امروز کہ دوازدہم رجب است بعنایت الٰہی غلام با جمیع اطفال و توابع اندرون و بیرون بخیریت است و احوال معیشت بدستور، ہنوز ہیچ فیصلہ نکردہ اند۔ ہرگاہ کاغذ قرض و مداخل و مخارج ملاحظہ فرمایند، حواس گم می کنند۔ بارے اگر توجہ دلی عالی ہست صورتے خواہد گرفت لیکن بشرطیکہ خرچ غلام

از جاے دیگر بشود وگرنہ معیشتِ من ہم درین (جاے) باشد یا ادای قرض شکل
ہم بشود، دشوار بنظر می آید و بتیو صوبہ دار تا حال پیش امامن برنہ گشتہ، معلوم
نیست کہ چہ بخاطر آمدہ است ہر گاہ می آید و آنچہ می آمد معروض خواہم نمود،
امیدوارم کہ تنقیح مقدمات مفصل دریافتہ ارشاد شود چہ از برآمدن از خانہ
و چہ از موافقت نجیب الدولہ وچہ از رفع دل شکنی و اخلاص، تاموافق
آن دل نہاد شدہ بر آن عمل نمایم، بانذرِ غلام درخانہ متعذر معلوم شد.....
......امام الدین احمد خان صاحب قدمبوس بعرض می رسانند مع اطفال -
شب بعد دلیرے خبر شد ازین جہت از ارسالِ عرض مقصر باشند - دیگر ہمہ)
چہ از بیرون وچہ از اندرون صغیر وکبیر قدمبوس وکورنش بجای آرند علاوہ
ازین خبر کوچ دوندے خان (تا ۱۶ ہم است بطرف کمات (گھاٹ)
سہسوان، باید دید۔ بخدمت اندرون آداب فرزندانہ قبول باد۔ میاں
پیر علی وشیخ رحمت اللہ و اخوند نسیم سلام خوانند۔

۲۲

۱۲
حضرت پیرومرشد قبلۂ ارشاد مد ظلہ العالی - بعد عرض آرزوی...
......التماس می نماید تحریر عرض شب بستم است غلام با توابع واطفال
و اندرون بعافیت ست بتاریخ ۱۶ ہم پیر سیدا حمد عنایت نامہ مع قلمہای
واسطی رسانید، از نوید صحت وسلامت عالی وہمواری مزاج حضرت والدہ ..
......ایشان سجدات شکر بجا آوردہ، وقلمہا را موافق ارشاد تقسیم نمودہ
دو قلم خود گرفتہ، انتظار حکم می کشیدم کہ پارچہ کاغذ خورد ملفوف برآمد، حالا
قصد نبسولی می کنم - بعد از آمدن نبسولی سعی در بہم رسانیدن رسیدن خود
ہم کردہ، خدای کریم میسر آرد - قبلۂ من ! ازین واضح تر ارشاد شود، ازین

ارشاد فرمایند کہ دوندے خان شرے نرسانند و توجہ فرمایند کہ اسباب مساعدت کنند۔ ہنوز قضیۂ قرضداران بدستور است، آنچہ انفصال خواہد شد، بعرض خواہد رسانید۔ امامل دو شالہ برای غلام و یک شال خیمہ ارشد خان از نجیب آباد فرستادہ و برائے زر وعدہ کرد کہ خواہم فرستاد و نوشتہ بود کہ حرف آمدن یاد خواہند داشت۔ ازیں معلوم شد کہ اناملہ گفتہ بود، در دل خود دارد۔ روز سوم است کہ غلام محمد را پیش لالہ فرستادہ ام۔ اگر قلیلے ہم می آرد تکیہ بر توکل کردہ این مرتبہ باز حرکت می کنم کوچ دوندے خان بہادر ہم درپیش است۔ حیرانم کہ اگر این نشود چکنم، آن طرف بردم یا ہمراہ ایشان برآیم (بروم؟) دریں ہرچہ صلاح افتاد مولوی صاحب ...... بعرض می رسانند موافق ارشاد درخدمت ایشان می روم، متعلقان ایشان ...... قلعہ بہ پیمایش آمد از مکان افتادہ تا چپیر شمالی پنجاہ و چند گز طول شد، و عرض آن از دیوار قلعہ تا راہ شانزدہ گز می شود ...... تعلق بہ روہیلہ دارد، او ہنوز نمی فروشد۔ بعد ازیں گوییم و شنوییم۔ اگر حکم شود خط آن نویسانیدہ شود بنام ہر کہ ارشاد شود، بنویسانم۔ بعد آن طرح عمارت خواہد شد۔ امام الدین احمد خان صاحب مع اولاد و ارشد خان و غالب خان و غلام زادہ ہا مع مادران خود و ہمشیرہا کورنش می رسانند۔ والدہ ظفر علی بلاگردان می شود، بموجب عرض او نوشتہ ام رضاء و قاسم و منظور و محمد و شاہ محمد وغیرہم کورنش بعرض می رسانند۔ میرزا محمد کورنش می رسانند۔ میان شاہ نذر بدستور، کاغذ دیگر حاضر شود، امیدوارم کہ معاف فرمایند۔ بعد مغرب حلقہ می کنم۔ اطفال می آیند۔ برش عنایت شدہ ارشد خان و نجان صاحب امام الدین احمد خان نیز مف۔ اگر دیگر بدست آیندہ این طرف بغلام عنایت شود کہ دوائی عالیہ است و آن صاحبان از دیگر جاہا کار خود می کنند و غلام عندالاحتیاج ہمین را بکار می برد۔ در خدمت اندرون آداب فرزندانم

برسد ـ میاں پیر علی و شیخ رحمت اللہ و اخوند نسیم سلام خوانند ـ

۲۳

۳

حضرت پیر و مرشد قبلۂ ارشاد مدظلہ العالی ـ آرزوی قدمبوس زیادہ از معروض است ـ حق تعالی زود میسر آرد * و احوال اینجا آنچہ ہست ہر یک طور است ـ ہرگز از ہیچ طرفے گشود کارے بنظر نمی آید ـ بر نوشتن بتفصیل مکدر کردن اوقات اقدس است و بر ضمیر منیر ہویدا است [1] احتیاج عرض ہم نیست ـ

در لسولی اتفاق رفتن شدہ بود ، با میر کلو صاحب و محب اللہ خان صاحب (پسر دوندے خان) احوال خود گفتہ بودم و برائے روزگار اطفال بخانۂ نجیب الدولہ بہادر نیز گفتہ بودم کہ مرا اینہا ہمیشہ خفہ می کنند و اکثر قصد برخاستہ رفتن اطراف می کنند و عہدہ برائے خرچ اینہا ندارم اگر اجازت دہید ، رفتہ شکل روزگار اینہا کردہ بیایم و معرفت انامل ہم ظاہر کردم ـ ہر دو صاحب بتاکید بسیار گفتہ کہ بے اجازت و استمزاج حافظ صاحب بہادر ہرگز مناسب نیست ـ باید کہ مرضی ایشان دریافتہ باید حرکت کرد و روز خود را ہرگز از ایشان نباید گفت ـ و غلام محمد را نزد لالہ اناپل فرستادہ بودم کہ آنچہ گفتہ بود بر آن قائم است یا از تلون مزاجی بود ، دیروز غلام محمد آمد و ظاہر نمود کہ اناپل گفتہ است کہ بہ شاہجہان آباد رفتہ بصلاح حضرت صاحب این امر خواہم کرد یعنی طلب داشتن غلام و آنچہ نقد وعدہ کردہ بود ، ہیچ نداد ، بوعدہ گذرانید ـ بنا بر اطلاع معروض داشتہ شد ـ قبل ازین ہم مکرر عرائض ارسال نمودہ ام بنظر گذشتہ

* تا این روز کہ تاریخ [illegible] ماه ۱۵ است این غلام بعنایت الٰہی و توجہ عالی با جمیع توابع بعافیت است ـ

[1] جام جہان نما ست ضمیر منیر دوست ـ اظہار احتیاج خود آنجا چہ حاجت است (حافظ)

باشد۔ قدرے حنا و خضاب خوب برائے غلام مرحمت شود۔ زیادہ ہرچہ بنویسم الم دوری از قدوم است و بس۔ خدای کریم سببے سازد کہ بقیہ عمر از خدمت جدا نشوم۔ درخدمت اندرون آداب فرزندانہ قبول باد۔ میاں پیر علی و شیخ جیو و ملا نسیم سلام خوانند۔ میاں شاہ نور وغیرہ کورنش می رسانند۔ ارشد خان جیو و امام الدین خان صاحب و غالب علی خان و محمد علی و ظفر علی و دیگر برادران و ہمشیرہاے ایشان و مادران ایشان و دیگر ہمہ ہا کورنش و قدمبوس می رسانند۔ بہ غلام مصطفیٰ خان صاحب سلام برسد۔

۲۴

۷۸۶

حضرت پیرومرشد قبلۂ ارشاد مدظلہ العالی۔ عنایت نامہ کہ بدست غلام مرحمت شدہ عرض جواب آن درحضور نتوانست نمود۔ لیکن مطالعۂ آن باعث افزونی تشویش گشت۔ دی شب وقت فراغ نشستہ می خواست عرض نماید کہ ہمہ تشویشہا بیرون شد، الا اندلیۂ عنایت و مہربانی لیکن خلوت نبود نتوانست عرض کرد۔ صبح این عنایت نامہ عنایت شد۔ قبلۂ من چون غور فرمایند کہ سواے ذات عالی ہیچ کس نیست کہ بہ دردِ دلِ غلام رسد و غم خواری نماید و ہرکہ ہست از زن و مرد و صغیر و کبیر ہمہ از غرض خود مقدم است و باغراض خود ہرچہ مناسب می دانند می گویند۔ ہرگاہ جراے مطلب آنہا می شود۔ بخوش دلی حاضر و غائب پیش می آیند و اگر اندک قصورے واقع می شود، ناخوش می شوند و زبان بہ غیبت دراز می کنند و انواع گلہ می نمایند۔ مکرر بہ شاہجہان آباد عرض احوال خود نوشتم و بر ہمان تشریف بردن پانی پت و اکبرآباد موقوف فرمودہ، درعین بارش

تشریف آوردند و حالا این چنین ارشادی شود - این نیست مگر زبونی ایّام و سستی طالع، هر چند این حرف هم بارہا عرض کردہ ام مضمون مبتذل است لیکن چون فی الواقع چنین باز عرض کردم، حالا حیرانم کہ چہ کنم و از پہلوی اینہا بمن چہ خواہد رسید - خدای کریم عاقبت بخیر کند - حالا چنین گمان می برم کہ راہِ عرضِ احوال مسدود شود، ہر چہ می خواستم بگویم، فراموش کردم دو بار خواستم، روبرو عرض نمایم جرأت نیافتم -

۲۵

ع ۵

حضرت پیر و مرشد قبلۂ ارشاد مدظلہ العالی - بعد عرض قدمبوس معروض می دارد - از حضور رخصت شدہ دو گھڑی شب رفتہ در چندوسی نزل کرد - صبح روز یکشنبہ دو گھڑی روز باقی ماندہ در آنولہ رسید ہمان روز، شش گھڑی روز ماندہ، برات سوار شدہ بود - ازین جہت بروز صبح آن یار نجیب الدولہ مع پسر سوار شدہ رفت، ہر چند سعی کردم ملاقات نشد - تا نصف شب کمر بستہ انتظار کشیدم، فائدہ نہ کرد - دیروز صبح اول وقت نماز سحر گرفتہ سوار شدہ رفتم، در حواس با خستگی ملاقات کردم و رخصت گرفتم لیکن با دوندے خان بہادر کہ بعد انتظار دولت ملاقات شد - امروز قصد مصمم بود کہ روانہ شوم لیکن یک مانعے پیش آمد کہ عرض آن رو برو خواہم نمود - ازین جہت امروز توقف کردم - فردا پنج شنبہ روانہ خواہم شد - روز جمعہ شرف اندوز قدمبوس خواہم شد - و تفصیل این احوالات روبرو گذارش خواہم نمود - کاغذ دیگر بدست نیامد - ازین سبب بر این عرض نمود - ولی نذر ہم در آنولہ ہست، کورنش معروض داشتہ - طغرعلی و میان محمد فاروق کورنش و قدمبوس

معروض می دارد ـ یار علی خان صاحب و شیخ محمدؐ کورنش می رسانند۔

۲۶

حضرت پیر و مرشد قبلۂ ارشاد مدظلہ العالی ـ بعد عرض قدمبوس معروض می دارد کہ تا تحریر عرضی کہ چہار دہم شعبان است غلام با ہمہ توابع بخیر و عافیت است ـ درین روزہا بسبب رفتن بسوئی از ابراز عرائض متقصر ماندہ بتاریخ بست و ہفتم رجب ہمہ ہا رفتہ بودیم، بتاریخ نہم این ماہ آمدیم چون آدم نواب موسوی خان صاحب زود روانہ می شد، لہذا عرضی اجمالی مرسول ساختہ متصل احوال ہمہ چیزہا بدست آدم خانگی در دو سہ روز انشاءاللہ تعالیٰ معروض خواہم داشت۔ ہمہ خورد و بزرگ درونی و بیرونی کورنش می رسانند۔ درخدمت محل آداب فرزندانہ قبول باد ـ میان پیر علی و شیخ رحمت اللہ جیو و اخوند نسیم جیو سلام خوانند ـ بہ غلام مصطفٰے خان صاحب سلام برسد۔

۲۷

حضرت پیر و مرشد قبلۂ ارشاد مدظلہ العالی ـ آرزوی قدمبوس زیادہ از آنست کہ بعرض رسانم موقوف داشتہ مدعا بعرض می رسانم ـ تا این وقت کہ شب نہم ماہ مبارک ہست غلام با ہمہ اطفال و برادران و توابع اندرون و بیرون بعنایت الٰہی بخیریت است و شب و روز دریاد اقدس می گذراند۔ مکرر عرائض ارسال داشتہ دیر است کہ بجواب آن سرفراز نہ شدہ ازین خیلے اضطرار دارد، امیدوار است کہ جواب جمیع مطالب سابق مرحمت شود زمین کہ در قلعہ پیمائش شدہ است خط آن بنام ہر کہ ارسال شود بنویسانم

بدون امر در توقف است۔ میاں عظیم الدین جیو ہم تاکید دارند و احوال و سوال نواب نجیب الدولہ و امثال ہم معروض داشتہ ام۔ و درینجا با میر کلو ہم بہ اجمال آنچہ گفت و شنفت بیان آمدہ بود، نیز عرض کردہ ام۔ جواب ہمہ امید وارم کہ مرحمت شود۔ و احوال ضیق معیشت زیادہ از آنست کہ خود بدولت گذاشتہ تشریف فرمودہ اند۔ حیرانم کہ چہ کنم، نہ پای گریز دارم و نہ طاقت استقامت۔ خدای کریم ترحم فرماید۔ والدۂ میاں ظفر علی کچھ پاپوش می خواہد و بی بی زیباً یک صندوقچہ فرمایش کردہ است کہ حضرت مرا فرمودہ بود کہ چیزے فرمایش خواہی کرد۔ بنا برین بعرض رسانیدہ۔ و از احوال شاہ کہ تا کجا رسیدہ و با سکھان چہ کردہ نیز ارشاد شود۔ و این غلام را از تشریف فرمودن قدوم میمنت لزوم کہ کلفت گرداے عقیدت کیشان است بشارت فرمایند کہ عین مراد است تا کے جلوہ خواہد شد، تشریف داشتن عالی درینجا پشت پناہ غلام است۔ درین امر ہر قدر کہ مبالغہ بعرض رسانم ہم گنجایش دارد۔ بے حضور عالی بیکسی می مانم۔ زیادہ ازین نمی توانم معروض داشت۔ بخدمت اندرون آداب فرزندانہ قبول باد۔ میاں پیر علی و شیخ جیو و اخوند نسیم سلام خوانند۔ میاں عظیم الدین جیو، قدمبوس می رسانند۔ اطفال مع والدہ و ہمشیرہ کورنش و قدمبوس بعرض می رسانند۔ امام الدین احمد خان صاحب مع اولاد خصوصاً امین محمد خان و شاہ نذر وغیرہ آداب بجا می آرند۔ ہو مکرر معروض آنکہ قبل ازین عرضۂ دو سال ارشاد شدہ بود اگر باین حالت کہ می گذرد دو ماہ بہ غلام دشوار است بچہ نوع زندگی خواہد شد۔ منظور و قاسم و رضا و محبو و شاہ محمد وغیرہ تسلیمات بجای آرند۔ شیرا و جہوا قدمبوس می رسانند۔

۲۸

۹ء

حضرت پیر و مرشد قبلۂ ارشاد مدظلہ العالی - بعد عرض قدمبوسی که اہم آرزوہا است، معروض باد که شہر بست و یکم است تا تحریر عرضی بعنایت الٰہی با ہمہ خورد و بزرگ غلام بعافیت است و صحت جسمانی دارد، مکرر عرائض ارسال داشتہ بنظر مبارک گذشتہ - دیر است کہ از عنایت نامۂ عالی سرفراز نہ شدہ موجب تردد خاطر غلام است لیکن وجہ این شاید کہ ہمین خواہد بود کہ این طرف درین روزہا آئیدہ بحضور نہ رسیدہ باشد آدم خانگی را غلام ہم نہ فرستادہ کہ جواب می آورد بسبب تنگی خرچ کہ تاحال بہم نرسیدہ و مردمان ہم درکار و بار تغافل می نمایند لیکن انشاء اللہ تعالیٰ در دو سہ روز بہرطور آدم خانگی روانہ خواہم کرد کہ جوابہا بیارد تا تشفی دل شود، احوال اینجا بدستور است بل زیادہ ہر روز در ترقی رضینا برضاء اللہ تعالیٰ - غلام محمد از نزد لالہ انامل آمدند زبانی انامل می گفتند راست و دروغ ہر دو را خدائے عالم الغیب داند کہ با نجیب الدولہ مذکور غلام کردہ بود کہ فلانے کس معتبر خود فرستادہ است و حضرت ہم برائے او فرمودہ بودند، در جواب گفتہ کہ بلے حضرت فرمودہ اند، لیکن بے ملاقات حضرت فلانے را نمی توانم طلب نمود - بہ شاہجہان آباد کہ می روم بخدمت حضرت خواہم رفت - ہرچہ خواہند فرمود موافق آن مقرر کردہ خواہم طلب داشت و زبانی لالہ مذکور است کہ این ہم بہ نواب گفتہ بود کہ تعلقات ایشان در ملک دوندے خان بہادر است در آمدن اینجا خللے بآن نرسد - در جواب نواب فرمود کہ ازین چہ خیریت است ہیچ کسے را برائے طلب خواہم فرستاد کہ از دوندے خان گفتہ خواہد آورد - صدق این مقال را حق تعالیٰ عالم است بنا

براطلاع معروض داشته، زیاده بجز عرض قدمبوس چه معروض نماید۔ اطفال
و والدهٔ ایشان و خواهران ایشان و دیگر همه خورد و کلان کورنش
و قدمبوس معروض می دارد۔ در خدمت محل آداب فرزندانه قبول
باد۔ میان پیر علی جیو و شیخ رحمت الله جیو و اخوند نسیم سلام خوانند۔
غلام که در ببسولی رفته بود مذکور مولوی صاحب* به ببسولی تشریف آرند
هرچند غلام قبول نه کرده که گفت که حرکت ایشان معلوم۔ مگر اینکه حضرت
تشریف فرمایند، در رکاب حضرت اگر حرکت کنند می توانند شد۔ بنامِ
یار علی خان صاحب خطے نوشته در حصول ارسال داشته نموده ایم، امیدوارم
که اگر کسے به پانی پت برود بدست باید فرستاد۔ جهو(؟) بسیار یاد
می کند و کورنش می رساند۔

۴۹

حضرت پیر و مرشد قبلهٔ ارشاد مدظله العالی۔ بعد عرض قدمبوس[۹]
معروض می دارد۔ کلا یا گوار روز سه شنبه پرا بداوں رسید و عنایت
نامه رسانید۔ بوسیدم و بر مردمک دیده نهادم، پیچیدم، تعویذ دل
سوخته کردم۔ الحمدلله به توجه عالی با همه توابع بل با همه قافله در دولت
رسیده، فردا انشاءالله تعالی بر کنکا (گنگا) رسیده می شود تا رسیدن
غلام اطلاع آمدن برش براء ۵ نه شود، و الا استدعا خواهند کرد۔
شکر الهی که مزاج مردم محل آرمیده است و خط غلام مصطفی خان صاحب
به غلام نه رسیده۔ محب الله خان صاحب تسلیمات معروض می دارند۔
محمد خان صاحب و خلیفه جیو و محمد شاکر و نانک چند کورنش و قدمبوس
معروض می رسانند۔ از احوال مسطور اطلاع باید فرمود۔ میان ظفر علی

* با محب الله خان صاحب (پسر دوست خان) آمده بود ایشان استدعا این دارند که یک مرتبه مولوی صاحب

مع دیگراں دعا تواند۔ بوالدۂ ایشاں از غلام آنچہ مناسب باشد بر فرمایند۔

مکتوبات ظفر علی بنام حضرت مظہرؒ

[ظفر علی، نواب ارشاد خاں کے صاحبزادے تھے۔ اِن سے حضرت مظہرؒ کو بڑی محبت تھی اور اولاد کی طرح اِن کا خیال رکھتے تھے۔ متعدد مکتوبات سے اس کا اظہار ہوتا ہے۔ کلماتِ طیبات کے مکاتیب ۳۰، ۳۱ اور ۴۴ میں حضرت مظہرؒ نے ظفر علی کا ذکر یوں کیا ہے :۔

(۱) مکتوب ۳۰ بنام مولوی ثناء اللہ سنبھلی: "و آنچہ در باب برخوردار ظفر علی خاں نوشتہ اند واقعی ست، از اخلاق و مناقب و اخلاص و دیگر مراتب ہر چہ می باید و دل می خواہد او ہمہ دارد..." (کلماتِ طیبات ص ۴۲)

(۲) مکتوب ۳۱ بنام مولوی ثناء اللہ سنبھلی: "آنچہ از مدبرات و آدمیت برخوردار ظفر علی خان اوصلہ اللہ تعالیٰ الی ما یتمناہ نوشتہ اند بجا ست، ہنوز قدر او نشناختہ اند۔ او جواہر پارہ ایست کہ قیمت ندارد و فقیر بے سبب گرفتار او نیستم۔ خوبیہای او را شناختہ ام۔..." (ایضاً ص ۴۴)

(۳) مکتوب ۴۴ بنام شاہ ابوالفتح: "باعث تحریر آنکہ ظفر علی خان سلمہ ربہ خلف نواب اعتضاد الدولہ ارشاد خان بہادر نبیرۂ نواب امین الدولہ مغفور است، از اولاد امجاد حضرت شیخ الاسلام

عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ و تربیت ظاہری و باطنی از فقیر یافتہ، نسخۂ سراپای او صورۃً و معنیً بہ صحت رسیدہ، موافق وعدۂ حافظ رحمت خان صاحب کہ در بسولی در مجلس کتخدائی صبیہ دو بزرگ علی در باب رفاقت و روزگار این خان برخوردار دادہ بودند قصد ملازمت کردہ بنابرین بخدمت تصریح می دہم کہ بحق دوستی ہای قدیم و اتفاقی کہ برفقیر مبذول است شفقتی کہ لائق بزرگیہای آن مہربان باشد، درحق این جگر گوشہ کہ مرا عزیز تر از جان ست بذل فرمایند..."
(ایضاً۔ ص ۹۴)

کلمات طیبات میں مرزا صاحبؒ کا ایک مکتوب ظفر علی کے نام بھی ہے۔ اس سے بھی اُن کے تعلق خاطر کا اظہار ہوتا ہے، وہ لکھتے ہیں: "جان من سلامت باشی، درین مدت مفارقت در رقعۂ شمار رسید و عزم جان گردید و روح تازہ در تن ناتوان دمید ---- ہر صبح بعد نماز متوجہ بہ فقیر بہ نشینید، بے ناغہ توجہی دہم، از کسے توجہ دیگر ید و اطاعت و اخدین واجب دانید"
(ایضاً ص ۹۸، ۹۴۔ مکتوب ۱۲)

محترم عبدالرزاق قریشی کے مرتب کردہ "مکاتیب مرزا مظہرؒ" میں بھی متعدد مکتوبات میں ظفر علی کا ذکر آیا ہے۔

اب ذیل میں ظفر علی کے تین مکتوبات (بنام حضرت مظہرؒ) درج کیے جاتے ہیں:-

۳۰

معروض می دارد کہ بعد تہنیت بندگان عالی متعالی سہ قطعہ عرائض مرۃً بعد اخریٰ ارسال داشتہ بہ جواب یکے ہم سرفراز نہ شد۔ ہر چند نوازش نامہ کرامت مکرر ورود فرمودہ سر افتخار بہ فلک رسانید لیکن بہ جواب عرائض سرفراز

نہ شد۔ مقدمہ معلوم بابت نواب موسوی خان کہ در یاد ذہی آن ناچار است
بعرض می رساند واز تشریف بردن نواب صاحب وقبلہ پیش نواب نجیب الدولہ
بہادر آنچہ کہ مخطور ضمیر منیر اقدس خواہد بود، یقین غلام شد کہ محال و غیر ممکن
است، امیدوار عفو تقصیر است۔ یک رومال شال غلام را ضرور درکار است۔
اگر پیدا شود بہتر، و الا کمربند شال برنگ زمردی یا نوسن[1] یا زرد یا از ہر قسم
کہ باشد مرحمت گردد۔ زیادہ بجز آرزوی قدمبوسی چہ معروض دارد۔ والدہ صاحبہ صاحبہ
کورنش بجا می آرند۔ برادر صاحب و دیگر برادران وہمشیرہا و دائی و ددا
و بوبو سنبل و دیگر ہمہ غلامہا کورنش بجا می آرند۔ میاں منظور و میاں
مداری آداب تسلیمات بجا می آرند۔ عرضے

ظفر علی

درخدمت مولوی صاحب قبلہ یک مرتبہ روز حاضر می شوم۔ میاں پیر علی صاحب
و اخوند نسیم و میاں مراد سلام خوانند۔ این خط کہ بنام میاں اکرم است
میاں پیر علی صاحب واقف اند، امیدوار است کہ حضرت تعقید فرمودہ بہ اوشان
خواہد رسانید و جواب ہم بہ تعقید حضرت طلب فرمودہ مرحمت خواہند فرمود کہ
این بیچارہا بسیار مضطرب اند بلکہ مشہور است کہ اُنسے عزیز، از وقتے
کہ محمد شاکر اینجا حاضر بود با وشان گفتہ اند کہ من عرض نوشتہ می آرم شما
انتظار خواہید کشید۔ ایشان بے اطلاع ہمان وقت رفتند، لہذا عرض
نوشتہ ماند، حالا کہ میاں انور رسیدند، بدست ایشان ارسال نمود، بنظر
مبارک خواہد گذشت۔

۳۱

معروض می دارد تا تحریر عرضی کہ نہم ماہ رمضان مبارک است از احوال

---

[1] نوسن = قوس قزح

اینجا مقرون بحمد است و صحت و سلامتی ذات عالی از درگاه او سبحانه
مسئول. از ارسال عرایض متواتر و سرفراز نہ شدن بہ جواب یکے ازان
آنچہ بر دل غلام می گذرد، چہ عرض نماید، خصوص نواب صاحب را سخت
قلق پیدا شدہ است۔ از افضال عالی امیدوار است کہ اگر تقصیرے سرزد
شدہ باشد، معاف شود[1]۔ ہرچند کہ بدانست از غلامان سراپا جرم امرے
صادر نہ شدہ، لیکن بہ مقتضاے وجود مادیت معروض نمود۔ سابق از
برای کمربند یا رومال شال التماس نمودہ بود، اکنون کہ موسم درگذشت
خیر انشاء اللہ تعالیٰ سال آیندہ عنایت خواہد شد۔ روزیکہ بہ شاہجہان آباد
تشریف فرمودہ بودند ہمان جامہ و ہمان پاجامہ و ہمان جفت پاپوش کہ
عنایت شدہ بود تا حال دارم، الحال ہیچ نماندہ۔ چنانچہ بخانہ نشستہ
ام۔ علاوہ، عید برسر آمدہ، و احوال فتوح بندگان عالی نیز ہویدا است
اگر از جائے بدست آید، درین روزہا مرحمت شود کہ تا بکار آید۔ زیادہ
بجز آرزوی قدمبوس چہ معروض دارد۔
میاں اندرون قدمبوس، بخدمت میاں پیر علی صاحب عرض نیاز۔ میاں
مراد و اچون نسیم سلام خوانند۔ عرضی
ظفر علی

۳۲

حضرت قبلہ و کعبہ مدظلہ العالی[2]۔ معروض می دارد کہ آنچہ از مہاجرت
قدوم میمنت لزوم می گذرد، شاہد آن ضمیر انور عالی خواہد بود، بعرض رسانیدن
غیر از فضولی نمی داند۔ او سبحانہ بکرم امتنان عمیم خویش با سرع ترین

[1] دیکھیے کلمات طیبات مکتوب ۲ ۱م۔ حضرت مظہر، ظفر علی کو لکھتے ہیں "بہرحال با ہمہ بدمعاملگی با فقیر..... مناسب حال فقیر غیر از وفا و عفو و دعا ہیچ نیست"۔

اوقات سعادت ملازمت میسر آید کہ درین مہاجرت اسلٰے کہ بر غلام می گذرد، یارای بیان نیست، زیادہ حد ادب نبید۔ دا حوال والدہ صاحبہ نیز بر ہمین طور است، برادران وہمشیرہ ہا آداب کورنشات بجای آرند، برادر صاحب، دائی و ددا و دیگر ہمہ کنیز ہا خصوص بو بو سنبل عرض تسلیمات بجای آرند۔ کا کا منظور و میاں مداری و دیگر ہمہ غلامان اینجا کورنشات بجا می آرند۔

مولوی ثناء اللہ صاحب[1] از توجہ حضور بعافیت اند و بر غلام بسیار مہربانی می فرمایند۔ بخدمت میاں پیر علی صاحب عرض سلام قبول باد۔ اندرون کورنش قبول باد۔ میاں مراد و دیگر صاحبان حضور سلام خوانند۔

عرضی
غلام ظفر علی

مکتوبات غلام عسکری خان بنام حضرت مظہرؒ

[غلام عسکری خاں نے خود اپنے مکتوب میں محمد احسان احمدی کو اپنا بھائی لکھا ہے۔ علاوہ ازیں، حضرت مظہرؒ کے ایک مکتوب بنام غلام عسکری خاں (مجموعہ رقعات خلیق انجم: ص ۲۱۷) میں ہے کہ "آپ کے بھائی غلام حسن احمد اللہ کے ساتھ جس آدمیت سے پیش آئے ہیں اسے تحریر کرنے کیلئے الفاظ نہیں ہیں" اور غلام حسن کو مقامات مظہری میں محمد احسان احمدی کا بھائیوں میں سے بتایا گیا ہے یعنی غلام عسکری خاں بھی محمد احسان احمدی کے بھائی تھے لیکن شاید حقیقی بھائی نہیں تھے کیونکہ حضرت مظہرؒ

[1] مولوی ثناء اللہ سنبھلی

ہی کے مکتوب (ع۴۲ مجموعہ مرتبہ محترم خلیق انجم، ص ۱۹۱) میں محمد احسان احمدی کے نام ہے یہ آتا ہے کہ "آپ کے اہل خانہ کا خیال بتاتا ہے آپ کو پریشانی کرتا ہے اور اعزہ و اقربا کے حالات سے بے خبر رہنا گناہ ہے غلام عسکری خان کی والدہ وغیرہ فاقہ کشی کی وجہ سے فرخ آباد جانے کا ارادہ رکھتی ہیں"۔

غلام عسکری نواب عماد الملک کی سرکار سے وابستہ تھے یا کچھ عرصہ وابستہ رہے تھے۔ مکاتیب طیبات میں مرزا صاحب کے سات مکتوبات غلام عسکری خان کے نام ہیں جن سے نواب عماد الملک کی سرکار سے توسل ظاہر ہے۔

یہاں ذیل میں تین مکتوبات ایسے درج کیے جاتے ہیں جن میں اگرچہ مکتوب نگار کا نام مرا حتاً تو مذکور نہیں، لیکن ہمارے خیال میں ان کے لکھنے والے غلام عسکری ہیں جیسا کہ ان مکتوبات میں مذکورہ افراد کے رشتوں سے ظاہر ہوتا ہے واللہ اعلم بالصواب]

۳۳

حضرت قبلہ و کعبۂ دو جہان مدظلہ العالی۔ بعد عرض عرض کورنش کہ شیوۂ غلامان راسخ الاعتقاد است بعرض اقدس می رساند، احوال خود را مفصل مکرر بعرض رسانیده، از نظر مبارک گذشتہ باشد تا حال کیفیت معلومہ در ترقی است بلکہ سوای برا ہر روز یکہ قضیۂ تازہ برپا می شود تفصیل ان موجب خفگی مزاج مبارک خاطر ... برہمین قدر اکتفا نموده شد۔ بعض مکروہات تازہ زبانی بھائی محمد احسان صاحب قبلہ بعرض خواہد رسید، تا حال منتظر جواب امید وار فضل و کرم کہ از آنجناب صرف نظر می رسد ہمین قسم می گذرد۔ آنچہ

امید ترقی ویژه درین سرکار داشتم از ہمہ جز نوازش ہا حرف ہمین دعا،
او دعا (؟) او سبحانہ تعالیٰ جل شانہ' استدعاء دارد کہ چندے تا زندگی باآبرو
بسر برد و این ہمہ توقعات ہم از آنجناب است' زیادہ حد ادب
حضرت والدہ صاحبہ و بی بی مجیدن[1] و محرم خانہ و وہا (؟) و محمدی[2]
و امینہ و حکمت اللہ عرض کورنش می رسانند۔
بجناب اندرون محل نام بنام عرض قدمبوس می رسانند۔ بہ عالی
خدمت میاں پیر علی صاحب و دیگر صاحبان سلام و بندگی قبول باد۔

۴۳

حضرت[2] قبلہ و کعبۂ دو جہان مدظلہ العالی۔ بعد عرض قدمبوسی بعرض
اقدس می رساند' احوال غلامان آنچہ میاں غلام حسن بعرض رسانیدہ باشند
تا حال بہ ہمان صورت است' کدام مقدمہ تازہ در پیش نیست کہ معروض
دارد۔ جناب عالی از سہ ماہ تنخواہ گویا ماہ بماہ دادہ اند' ازین جہت آنچہ
قرض قدیم است ہست و آیندہ را خوب می گذرد' اگر ہمین شکل قائم باشد
شاید از ہمہ بلا مخلصی شود' آمد و رفت غلام بدستور است مگر غلام امام
معطل در خانہ نشستہ است' دیگر ہمہ خورد و کلان عرض کورنش محمد
پر ساعد قبول باد۔ بجناب اندرون محل عرض کورنش از ہمہ ہا قبول باد۔
امروز کہ یازدہم رجب است میاں غلام حسن رسیدند۔

---

[1] مجیدن = دختر غلام حسن برادر غلام عسکری خان۔ حضرت غالب کے نام مکتوب میں غلام حسن نے اپنی ان صاحب زادی کو "نور چشمی مجیدن" لکھا ہے۔ [2] برادر خورد غلام عسکری خان

۳۵

ع۳ حضرت سلامت۔ بعد عرض قدمبوس که شیوهٔ غلامان است بعرض اقدس می رساند۔ عنایت نامه ها مکرر در جواب عرضی غلام ورود فرمود باعث افتخار کونین گردید، حزب البحر از مدت یک سال از میاں محمد[۲] احسان صاحب و قبله اجازت گرفته ' هر دو وقت می خواند و دیگر هرچه ارشاد شده است به عمل می آرد۔ درین ولا که محمد[۲] انور رسید و عنایت نامه رسانید، بسر و چشم نهاد لیکن احوال غلام بدستور است، یعنی آمد و رفت دربار شاه بالکل موقوف است۔ بجای جناب در سواری گاهے میسر می آید و در خانهٔ دیگر هیچ کس آمد و رفت ندارم ' قدرے مردم که همراه غلام باقی مانده بود، اکثرا هم از چند روز گویا جواب شده است و سوای گذران مشار الیه چندان دشوار نه بود که گرانی نمی گذرد لیکن هر چند به سماجت گفته شد تا مدت چند روز سوای نوکری جناب عالی قبول نه کرد و زیاده از یک روز نماند و وقت مراجعت از مکن پور آنقدر جلدی فرمود که اکثر مراتب ضروری معروض داشتن فوت شد۔ انشاء الله تعالیٰ نواب صاحب نواب ارشاد خان بهادر اول اینکه ارادهٔ میاں غلام حسن متصور است و اگر بر تقدیر اتفاق نشد کیفیت مفصل معروض داشته خواهد شد، زیاده حد ادب۔

از همه داشته هائے اینجانب نام بنام عرض کورنش قبول باد۔ خواجه قلندر خان و خواجه سکندر خان و خواجه محمود خان عرض کورنش می رساند۔ از غلام امام عرض کورنش و قدمبوس قبول باد۔ [۱]

---

[۱] یہ مکتوب غلام عسکری خاںؒ کا تحریر کردہ ہوگا کیونکہ " میاں محمد احسان " اور " میاں غلام حسن " کے ذکر کے علاوہ، اس میں حزب البحر کا بھی ذکر ہے۔ حضرت مظہرؒ کے مکتوب ع۶۸ (کلمات طیبات) میں غلام عسکری خاں کو لکھا گیا ہے کہ " وظیفہ حزب البحر معہ بہمہ برادران می خوانده باشند "

مکتوبات مولوی ثناء اللہ سنبھلی بنام حضرت مظہرؒ

(مولوی ثناء اللہ سنبھلی" حضرت مظہر" کے خاص خلفاء میں سے تھے اور علم حدیث و قرآن میں شاہ ولی اللہ دہلوی کے شاگرد تھے۔ سنبھل میں درس و تدریس کے شغل کے ساتھ طریقۂ مجددیہ کی تعلیم میں بھی منہمک رہتے تھے۔ انتقال ۱۲۱۱ھ سے قبل ہو چکا تھا کیونکہ مقامات مظہری میں جو ۱۲۱۱ھ کی تصنیف ہے انھیں "رحمۃ اللہ علیہ" لکھا گیا ہے۔

معمولات مظہریہ (تصنیف ۱۲۰۵ھ) میں حضرت مظہرؒ کے ایک مکتوب بنام مولوی ثناء اللہ سنبھلی سے اقتباس درج کیا گیا ہے جس میں مولوی ثناء اللہ سنبھلی کے حالات پر بھی روشنی پڑتی ہے اسی کا کچھ حصہ یہاں پیش کیا جاتا ہے حضرت مظہرؒ لکھتے ہیں "شما در انجا (سنبھل) جائے فقیر گرم سازید کہ دران ضلع عالمے فہمیدہ و درویشے صاحب نسبت نیست، بخاطر جمع بکار خود ساعی و سرگرم باید بود و تشویش را بباطن خود راہ نباید داد و اوقات در ایصال منافع دینی ظاہراً و باطناً مصروف دارند کہ او سبحانہ، شما را دولتے دادہ است شکر ہمین است (مکتوب ۲۸ کلمات طیبات)

مقامات مظہری میں ان کے بارے میں شاہ غلام علیؒ لکھتے ہیں " از اعاظم خلفای حضرت ایشان اند علم ظاہر تحصیل نمودہ علم حدیث و قرآن از خدمت شاہ ولی اللہ محدث رحمۃ اللہ علیہ فرمودند" طریقہ از خواجہ موسیٰ خان خلیفہ حضرت شیخ[۲] رحمۃ اللہ علیہما گرفتہ، بذکر و مراقبہ مواظبت نمودند و بامر ایشان استفادہ کمالات باطنی از حضرت ایشان نمودہ بہ نہایت مقامات سلوک

۱۔ حضرت مظہرؒ ۲۔ شیخ محمد عابدؒ

طریقہ رسیدند و تعلیم طریقہ مجاز گردیدہ در بلدۂ سنبھل بدرس علوم و ہدایت سلوک راہ خدا پرداختند۔ بعلم و عمل و صبر و استقامت موصوف، و با خلاق نیک و اوقات حسنہ معروف بودند ایشان می فرمودند از شغل درس حدیث و تفسیر نور و صفا بسیار حاصل شود و نسبت انجذابیہ قوۃ و ترقی میگیرد۔" مقامات ہی میں یہ بھی آتا ہے کہ "قاضی محمد یار طریقہ از ایشان گرفتہ۔"

اب ذیل میں حضرت مظہر کے نام، مولوی ثناءاللہ سنبھلی کے دو مکتوبات درج کیے جاتے ہیں]

۳۶

بجناب مقدس حضرت پیر دستگیر مدظلہم العالی می رساند۔ غلام با جمیع وابستہا بتوجہات آنقبلہ بعافیت است و سلامت ذات فائض البرکات آن خداوند از جناب حق سبحانہ، مسؤل و مطلوب۔ ثانیاً آنکہ یاران طریق ہر دو وقت حاضر می شوند و غلام ہم بخدمت ایشان حصول سعادات و برکات می نماید۔ و میاں ظفر علی خان و برادران ایشان ہر روز تشریف می آرند و شغل کتاب دارند۔ و نواب صاحب و دیگر اعزہ اینجا گاہ گاہے مہربانی می فرمایند۔ قریب یک ماہ شدہ کہ بر اطلاع فرعافیت اثر آن قبلہ جمعیت دل عقیدت منزل حاصل نہ شدہ، حق سبحانہ آن خداوند را بر مفارق ما غلامان سلامت دارد، آمین، زیادہ حد ادب۔

عریضہ
غلام ثناءاللہ

بعالی خدمت خدمہ محل مدظلہم العالی آداب بندگی معروض می دارد

بخدمت میان پیر علی صاحب بندگی معروض باد - یاران طریق سلام سنت الاسلام برطالو فرمایند - غلام زادہا و والدۂ ایشان آداب قدمبوس می رسانند - بہ ملازمان حاضران حلقہ آداب غلامی بجا می آرند - اخون روزی آداب قدمبوس می رسانند و در کار یومیہ ساعی می باشد - دیگر آنکہ میان محمد انور[۱] دو سہ شب نزد غلام ماندند و احوال ماندو بود غلام ہمہ وجوہ خوب ملاحظہ نمودہ اند - معروض جناب مقدس خواہند نمود -

۳۷

بجناب عالی حضرت پیر دستگیر مدظلہم العالی می رسانند - غلام بایں لواحق محفوف (با) جمعیت و عافیت است و سلامت ذات فائض البرکات آنقبلہ از حق سبحانہ مطلوب و مسئول او سبحانہ آنقبلہ را برسر ما بندگان سلامت دارد، آمین - ثانیاً آنکہ غلام متوجہ آنقبلہ بہ شغل خدمت طریقۂ عالیہ و کتاب مشغول است - و ہر دو وقت یاران طریقہ جمع می شوند و چند سبق تفسیر و حدیث ہم می شنوند و صاحبان اینجا نزد غلام اکثر مہربانی می فرمایند - چنانچہ درین ماہ مبارک امام الدین خان جیو دوبار آمدہ بودند و نواب صاحب[۲] و ارشد خان جیو و صاحبزادہائے نواب صاحب بہ شب برائے سماع قرآن شریف کہ برخوردار محمد[۲] می خواند تشریف می آرند - و دیگر مردم بسیار جمع می شوند - چنانچہ تمام ساسیان و دیوان خانہ پُر می شود - و کرم خان پسر موسیٰ خان نزد غلام داخل طریق شدہ، و ذکر لطائف خوب معلوم نمودہ - قدمبوس می رسانند مگر بہ سبب خرخشۂ خونے کہ از ہمشیرزادۂ او شدہ از اینجا قصد برخاستن دارد و از سعی احوال روزی روزینہ بہ توفیق بدست می آید - بتوجہ آنقبلہ حق سبحانہ

[۱] برادر زادۂ میر محمد معین [۲] نواب ارشاد خان

دریں برکت دہد آمین - زیادہ حد ادب -

بعالی خدمت خدمہ محل مدظلہم العالی قدمبوس می رساند۔ یاران* طریقہ سلام سنت الاسلام مطالعہ فرمایند۔ غلام زادہا و والدۂ ایشاں و جمیع غلامان اینجا قدمبوس عرض می نمایند۔ کریم خان و رحیم خان حاضر الوقت قدمبوس می رسانند۔ محمد عظیم حاضر الوقت قدمبوس می رساند۔

صاحبزادہ میاں اسد اللہ صاحب بندگی می رسانند و معروض می دارد کہ والدۂ میر صاحب را خاطر جمع باید فرمود کہ از پنج ماہ ہیچ تنخواہ نیافتہ ام، لہذا میاں میر صاحب را در بریلی گذاشتہ آمدہ ام ہمیں بار تنخواہ بدست می آید۔ میر صاحب در شاہجہان آبادی رسد و عریضہ کہ پیش ازیں ارسال داشتہ ام، جواب آں عنایت باید فرمود ارادہ* دارم کہ بعد وصول نوازش نامہ پیش محب اللہ رفتہ شود -
زیادہ بندگی -

* حضرت یاران [illegible] علی صاحب [illegible]

مکتوبات میر محمد مبین بنام حضرت مظہرؒ

[میر محمد مبین، سید حشمت خان بہادر شمسوار جنگ کے صاحبزادے تھے جیسا کہ خود حضرت مظہرؒ کے مکتوب ۱۷۶ بنام عماد الملک (کلمات طیبات) میں صراحت موجود ہے - ان کے والد، سید حشمت خان سے بھی حضرت مظہرؒ کے مراسم تھے - چنانچہ کلمات طیبات میں، حضرت مظہرؒ کا ایک مکتوب (۵۹) سید حشمت خان کے نام بھی ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ حضرت مظہرؒ سے کسی معاملے میں سفارش کے طالب تھے - حضرت مظہرؒ کے ایک اور مکتوب بنام

غلام عسکری خان سے بھی میر مبین کے والدین سے حضرت مظہرؒ کے تعلق خاطر کا اظہار ہوتا ہے اور یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ ان کے والدین نے ایک زمانے میں فرخ آباد میں قیام اختیار کر لیا تھا۔ حضرت مظہرؒ لکھتے ہیں "(ترجمہ) حضرت محمد مبین اپنے والدین کی زیارت کے لیے فرخ آباد جانے والے ہوں گے، ان (والدین) کے دم کو غنیمت سمجھنا چاہیے اور ان کی دل جوئی میں کوئی فروگذاشت نہیں کرنی چاہیے کہ فقیر کی رضا اسی میں ہے۔ وہ (والدین) کسی چیز کے محتاج نہیں ہیں" (مجموعہ محترم خلیق انجم ص ۲۱۷)[1]۔ مقامات مظہری میں میر مبین کا ذکر کرتے ہوئے شاہ غلام علیؒ لکھتے ہیں "از سادات کبار و عمدۂ اصحاب و زبدۂ احباب حضرت ایشان اند۔ بہ کمالات ظاہر و باطن آراستہ بودند۔ طریقہ از آنحضرت گرفتہ، با انتہای مقامات طریقہ فایز شدہ اجازت تعلیم طریقہ یافتہ ـــــ (حضرت مظہرؒ) در بارۂ ایشان فرمودند کہ میر مبین از اولیاء خدا کبیر و جانجانان صغیر است ... " (ص ۸۹)۔

حضرت مظہرؒ کے مکتوب بنام عماد الملک سے بھی معلوم ہوتا ہے میر مبین نے نواب عماد الملک کی سرکار سے توسل اختیار کرنا چاہا تھا اور حضرت مظہرؒ اس باب میں ساعی تھے۔

میر مبین کی وفات ۱۱۸۹ھ میں ہوئی۔ حضرت مظہر کے ایک مکتوب بنام قاضی ثناء اللہ پانی پتی (مجموعہ عبدالرزاق قریشی) میں ۲۷ ذی قعدہ کو لکھا گیا میر مبین کی وفات کا ذکر یوں آیا ہے "وسانحہ میر محمد مبین خان صاحب مرحوم مسموع شدہ باشد کہ پیش ازیں نوشتہ ام" اسی مکتوب میں ملا رحیم داد

---

[1] یہ مکتوب کلمات طیبات میں نہیں ہے۔ مطبع فتح الاخبار کول کے مطبوعہ مجموعے "رقعات کرامت سعادت شمس الدین حبیب اللہ مرزا جانجاناں مظہر شہید رضی اللہ عنہ" میں شامل تھا۔ اس کا ترجمہ محترم خلیق انجم نے اپنے مجموعے میں شامل کیا ہے۔

(ملا رحم داد) کے پانی پت اور سونی پت وغیرہ میں عبدالاحد ولد کی طرف سے
معزز ہو کر جانے کا ذکر بھی ہے اور یہ ۱۱۸۹ھ کا واقعہ ہے اس لیے
میر عبین کا سال وفات بھی یہی ہے۔ اس مکتوب (مورخہ ۲۷ ذی قعدہ)
سے قبل کا ایک مکتوب بھی اسی مجموعے میں شامل ہے جو ۱۵ / شوال
(نصف شوال) کا ہے اور اس میں ہے کہ "احوال میر محمد عبین سلمہ ربہ
پیچ معلوم نیست" نیز درمیانی عرصے کے دو مکتوبات بھی ہیں یعنی ایک
۲۷ / شوال کا دوسرے پر تاریخ نہیں، دونوں میں میر عبین کا ذکر ہی
نہیں۔ اس لیے میر عبین کی وفات غالباً ذی قعدہ ہی میں ہوئی۔
کلمات طیبات میں میر عبین کے نام حضرت مظہر کا صرف ایک
مکتوب ہے جس میں میر مسلمان کی وفات کی خبر پر تاثرات کا اظہار اور
کلمات تعزیت ہیں۔ نیز اسی سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ بخشی سردار خان
خانقاہ کے صوفیوں کے خرچ کے متکفل تھے۔
میر عبین کے چار مکاتیب بنام حضرت مظہر اس مجموعے میں
شامل ہیں۔ پہلے مکتوب میں افواج ولایت (افواج درانی)
کی دہلی کی طرف آمد آمد کے غلغلہ کا ذکر ہے۔ دوسرے مکتوب میں
سرداران روہیلہ فیض اللہ خان، حافظ رحمت خان، اور نجیب خان
کے متعلق اطلاعات ہیں۔ اور اپنے بھائی (میر عبین) کے الہ آباد
لشکر شاہی میں جانے کی اطلاع دی گئی ہے۔ تیسرے مکتوب میں
نجیب خان اور دوسرے سرداروں کے بارے میں اطلاع ہے البتہ
چوتھے مکتوب میں کوئی تاریخی نوعیت کی اطلاع نہیں ہے۔
حضرت مظہر نے ایک مکتوب بنام میر مسلمان علی جو نواب ارشاد
خان کے انتقال کے بعد لکھا گیا ہے صراحت کی ہے کہ میر عبین نے مجاہدہ
محنت کرکے اپنے کمالات کو کمالات نبوت تک پہنچا لیا ہے اور نسبت

ارشاد کی حاصل کرلی ہے۔ کل انھیں اجازت ارشاد اور خرقہ بھی دے دیا گیا ہے۔" (مکتوب ۲۶، تحریر محترم خلیق انجم)۔ اس اجازت نامے کے بعد ہی میر مبین نے اپنے مکتوبات میں دوسروں پر توجہ دینے کا ذکر کیا ہوگا۔ اس طرح یہ بات بھی ظاہر ہو جاتی ہے کہ احمد شاہ درانی کی جس آمد کا ذکر ہے وہ اس سال کے بعد کا واقعہ ہوگا۔ سید حشمت خان کا سالِ وفات معلوم ہو سکے تو کچھ اور تعیین ہو سکتی ہے۔

اب ذیل میں میر مبین کے وہ چار مکتوبات ملاحظہ ہوں جو حضرت مظہرؒ کے نام ہیں:]

۳۸

بہ عرضِ مقدس قبلۂ عالم دعا علیاں ملجاے غلامان قیوم زمانی قطب ربانی پیر دستگیر جناب حضرت ایشان مدظلہ العالی می رساند کہ کمترین غلامان محمد مبین با جمیع عبید و اماءِ جناب عالی بہ ہمہ وجوہ احوال معروض بہ شکر دارد۔ اوقات لیل و نہار را بہ طاعت تصور ذات مبارک می گزراند۔ غیر ازیں تردد ے مہتم بالشان نیست کہ مدتے مصحوب واردان این سمت بہ ورود مسعود صحیفہ شریفہ کہ حرز جان و تقویۃ الایمان است سرفراز نہ شدہ۔ غلغلۂ آمد آمد افواج ولایت جہت سکنۂ شہر دہلی قلب ضعیف غلام را مضطر ساختہ ہر چند برکات حضرت ایشان عاماً محیط آن ضلع و ہمہ اہل زمانہ است، اما امیدوار است کہ درباب حضرات والدین این غلام کہ ازاں مریدزادگانست بخصوصیت مبذول باشد۔ قبل ازین بہ جہت زیارت والدین سخت

بے بیتاب شدہ بود بلکہ از مدتے این حال دارد و ہنوز ہست۔ ایجا عالی را سند یافتہ کہ بعد برسات حرکت خواہد کرد' بجاست۔ می خواست کہ بے زاد و رفیق خود را بہر وجہ رساند کہ ازانجا نوشتہ می رسد کہ دران بے مزگی و بے دماغی و استبراء والم حضرت والدہ صاحبہ مرقوم نباشد۔ درین صورت ہم غم واندوہ دنیوی و اخروی لاحق است۔ بارہا عرض معذوری ہا نمودہ' شاید آن خطوط نمی رسند یا مضمون عذر غلام قابلِ پذیرائی نیست' از موانع تقدیری چہ چارہ۔ برائے تلاش اسباب با مراعات وضع وعنوان ہر چند دست و پا زدہ شد پیش نرفت از جاہائیکہ یقین بہ تیسر بود' بہ مجرد خطرہ و ارادہ آنجا مسدودی شد۔ واکنون کہ بہ تصمیم عزم داشت' جز شاہ دراں مخل گردید۔

این ہمہ رجوع اسباب و رفع داغ شقاوت از جبین غلام موقوف بر توجہات و دعائے حضرت ایشان است کہ ظہور ہر جزئی از واردات در حیات و نجات بعد ممات متعلق بجناب حضرت است۔ غلامان و کنیزان ہر یک آداب قدمبوس بجامی آرند۔ با یازدہ دوازدہ کس صبح و ہمیں قدر شام بعد مغرب می نشیند و حلقہ می دہد۔ بعضے ازینہا یک وقتہ اند کہ کسے صبح می آید و کسے شام۔ قدیمان خود مدتیست کہ از حضور بشارات ولایات یافتہ اند وجدیدان کہ یکے ملا عبدالرحیم نام یک توجہ در آنولہ یافتہ و ملا عالم خان نام از برادری محمد خان جیو یک توجہ در دہلی یافتہ روانہ این ضلع گردیدہ طریقہ را پر بجد گرفتہ اند و معترف آثار و شکر گذار ہم ہستند و ملا نصری از سرولی برای چندے مہاجرت نمودہ' در مسجد غلام فرو کش کردہ بسیار سعادتمند است' خدمت و محنت در طریقہ می نماید صاحبزادہ میاں سنا معصوم صاحب بر تحصیل علم ظاہری و باطنی نیز مقید

اند- بیر محمود شب دروز ہمین جا می باشد- ازین ہم آثار محبت بسیار ظہور می کنند- و مردم پنبیل (سنبھل؟) نیز می آیند- بخدمت صاحبان اتحاد مستفیدان حلقۂ تبرکہ بخصوصیت میاں میر صاحب و میاں غلام مصطفیٰ خان صاحب کہ ہر دو صاحبان فراموش کار برادر انند، سلام و اشتیاق می رساند-

۳۹

به عرض[۲] مبارک مقدس قبلۂ عالم و عالمیان قطب ربانی قیوم زمان پیر دستگیر حضرت ایشان مدظلہ العالی میرساند کہ کمترین غلامان محمد مبین با جمیع بندگان بہ تصدق جناب عالی در گوشۂ از مکارہ محفوظ و بدعاے حصول نعمت عظماے قدبوس مشغول است، از فضل الٰہی بہ طفیل ذات با برکات عالی راجی ست کہ زود بہ مراد خود برسد- اخوی عزیز القدر میاں ولی نظر (ولی نذر) صاحب بتاریخ ششم از ورود خود کہ بجملۂ فتوحات غیبیہ است مسرور ساختند و بکلمات تفضل سمات زبانی نواختند- او سبحانہ، فضل نماید کہ سرداران از کار شادی فراغ یافتہ بہ سمت خودہا برگردند- از تأنّی (= تاخیر) دل غلام می لرزد کہ مبادا از مقصود خود محروم ماند- فیض اللہ خان دی روز کہ ہفتم بود، داخل شدہ و حافظ (حافظ رحمت خان) بہ بریلی رسیدہ، امروز خبر گرم بود و فردا شاید او ہم داخل شود و نجیب خان در پہنیل (؟)[۱] افتادہ است، می گویند کہ تا پانزدہم تمام خواہد شد- چون سرداران ہمہ دریجا جمع شدہ اند چندے بودن میاں ولی نظر جیو درہمین جا مناسب بود- ہستند و تلاش روزگاری نمایند، قدمبوس التماس

لہ ۱ یہ پیلی ہوگا جیسا اخبار الصنادید میں درج شدہ، سکے کے اس شعر سے آتا ہے سکہ زد بر کل کھرو طبل زد در پیلی - بادشاہے شد روہیلہ نام او محمد علی

می نمایند۔ به بنده خانه قروکش دارتوگیذرانده عرض داشت ملا عمر نام، از یاران مولوی عبدالرزاق صاحب است پنج یا شش توجه از غلام گرفته بحصول قدمبوس فائز می شود۔ همه کنیزان وغلامان آداب قدمبوس بجامی آرند خانه ملا مهربان بسعی بسیار تلاش نموده خر گرفت ' از دوماه بیمار بود، لونت بر یاس رسیده بود، اکنون به تصدق حضرت شفا یافته، اما سخت نقاهت دارد۔

بعد تحریر عرض داشت، ملا عمر مذکور درحساب وکتاب بیع وشراء بازرگانی گرفتار و متوقف شده وبرادر عزیز ولی نظر بر لسوئی باز برگشته بعد تلاش روزگار اگر دست داد فبها والّا ثانیاً به آنزله معاودت می نماید۔ اخوی عبدالجبّار و ملا فیض اللہ عازم عتبهٔ عالیه بودند' به دست ایشان عرض داشت ارسال حضور نموده' برادر عزیز القدر میر مکھو صاحب دیروز که جمعه وتاریخ دهم بود از کوره آمدند وبرائے بهائی صاحب وقبله در تدبیر خرچ و رخصت اند' برائے همین بطرف الہ آباد به لشکر بادشاهی رفته اند' انشاء اللہ تعالیٰ بعد حصول مقصود عن قریب تشریف می آرند۔

۴۰

به عرض[۳] اقدس جناب قبلهٔ عالم وعالمیان قطب ربانی قیوم زمان، پیر دستگیر حضرت ایشان مدظله العالی می رساند که کمترین غلامان محمد مبین اوقات لیل ونهار در تصور ذات مبارک و انتظار قدوم برکات لزوم جناب عالی معمور دارد - امروز که سیزدهم و روز شنبه است نجیب خان کوچ کرده وسرداران دیگر که منتظر بودند به اطراف خودها می روند۔

او سبحانه ما غلامان را هم به حصول مراد بنوازد - درین هنگامه نعمتِ ملاقاتِ نواب صاحب زاد الله دولته و برکاته عجب فوز عظیم بدست آمده لیکن سرور تلافی انفعال قصور نه نموده هر چند فقر و بی سامانی نگهبان شرم است - ملا عمر که از یاران مولوی عبد الرزاق صاحب است و قریب بست وقت با غلام نشسته - از طریقه اخلاص بسیار دارد - و ملا صالح محمد نام که از غلام طریقه گرفته و زیاده از پنجاه توجه یافته و نسبت به ظاهر نمیده و هموار طبیعت است و مدعی کشف هم هست - بحصول قدمبوس فائز می شوند - و دیگر غلامان کورنش می نمایند - و بخدمت نواب صاحب و خان صاحب و میان ظفر علی صاحب و میان محمد علی صاحب و دیگر صاحبان از غلام سلامها عرض است -

۴۱

بعرض مقدس قبلهٔ عالم و عالمیان جناب پیر دستگیر حضرت ایشان مدظله العالی میرساند که کمترین غلامان محمد مبین به تصدق حضرت ایشان مع دیگر بندگان حضرت به همه وجوه عافیت دارد - بر طبق ارشاد عالی که زبانی برادر زاده میان محمد انور صاحب فروز گشته، بظاهر توقف عزم سعادت حضور نموده و بدل و جان صدقه معروضه مستر که مستعمل است و شب و روز در انتظار طلوع کوکب اقبال است - ان شاء الله تعالی از غرهٔ ماه آینده مشغول به شمار ایام و ساعات خواهد بود - امیدوار است که یک دو روز قبل باین بشارت سرافرازی یابد - درین ولا انفاقاً خدمت میان عبد الحفیظ صاحب تشریف آوردند

غلام بجلی عرض حال خود را غنیمت دانسته تحریر نموده، روانہ حضور پُرنور ساخت. ظاہراً ایشان از ہفتہ وارد بودند۔ چون بمجرد رسیدن بخانہ صوفی صاحب مزاج ایشان را کسل گرفتہ و غلام را خبر ہم نہ کردند۔ ازین سبب ہنگام معاودت ملاقات سرسری فرمودند۔ ورنہ غلام خود آنجا حاضر می شد۔ و از لشکر نہ برادر عزیز القدر میر مکھو صاحب مراجعت نمودہ اند و نہ ہنوز خبرے رسیدہ۔ حال ملا مہربان معلوم نیست کہ عازم اجہانے (اوجھیانی) بود، چون از مدتے بے رخصت و بے اطلاع رفتہ۔ خاطر غلام متفکر است غالب کہ در حضور عالی رسیدہ باشد۔ از اندرون ہمہ کنیزان و از بیرون مُلا عبدالجلیل وغیرہ غلامان آداب قدمبوسی بجا می آرند۔ بخدمت خان صاحب و نواب صاحب و دیگر برادران سلامہا و اشتیاقہا برسانند۔

مکتوبات میر علی اصغر عرف میر مکھو بنام حضرت مظہر

[یہ میر حسین کے اقربا میں سے تھے۔ مقامات مظہری میں ان کے بارے میں آتا ہے کہ "از اقربای میر محمد حسین خان زبدۂ خلفای حضرت ایشان اند و بوجاہت ظاہر و خلاق باطن و آداب کاملہ موصوف طریقہ از آنحضرت گرفتہ کار سلوک باطن قریب بانتہا رسانیدہ، احوال مقامات طریقہ فایز شدند۔ از بس اخلاص کہ ذکر الحلقہ بدوام رسانیدہ

"بانعکاس واردات عالیہ حضرت ایشان نیز ذوقی خوش داشتند...... ایشان مجمع فیوض الٰہی و مظہر انوار آگاہی بودند، اجازت ہدایت طریق باطن یافتہ، طالبان را تلقین ذکر و مراقبہ می نمودند در مرشدآباد ایشان را مرید بسیارے پیدا شدہ، جمعے از ارباب قلوب بہ انعقاد یافتند، در طلب قوت حلال پیشہ تجارت می نمودند اما شغل ظاہر ایشان را از اکثر اوقات بوظائف عبادات باز نمی داشت..... بوقتے است کہ ازیں جہان رخت سفر بربستند۔"

حضرت مظہرؒ نے میر محمد معین کے نام جو مکتوب اُن کے والد کی تعزیت کے سلسلے میں آنولہ سے لکھا ہے (مکتوب نمبر ۵ کلمات طیبات) اس میں یہ بھی ہے کہ میر نکّو کمالات نسبت کے مقام تک پہنچ گئے ہیں۔ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ میر نکّو بھی میر معین کے والد اور متعلقین کے ساتھ آنولہ ہی میں مقیم تھے۔

مجموعۂ ہذا میں، میر نکّو کے دو مکتوبات حضرت مظہر کے نام ہیں۔ پہلے خط میں انھوں نے میر معین کو "بھائی صاحب و قبلہ" لکھا ہے جس سے ظاہر ہے کہ وہ میر معین سے عمر میں کم تھے اور رشتے کے بھائی تھے۔ اسی مکتوب میں محمد احسان احمدی اور غلام عسکری خاں کے فرخ آباد میں قیام کا ذکر بھی ہے۔ یہ مکتوب غالباً آنولے سے لکھا گیا ہے۔ علی ہذا دوسرا مکتوب (بعض) مکتوب ۱۲۳ بھی ۔ دوسرے مکتوب میں، جو جمادی الآخر

کی کسی تاریخ کا ہے ، حضرت مظہر کے تشریف لانے کی توقع کا
اظہار ہے دوسرے مکتوب میں (غالباً اُوزا ہے) نجیب الدولہ
کے کوچ کر جانے اور اگلے دن حافظ رحمت خان کے کوچ
کرنے کی اطلاع ہے۔
میر محمد معین نے ایک مکتوب میں میر لکھو کو برادر عزیز القدر
لکھا ہے اور میر لکھو نے ایک مکتوب میں میر عاشوری کو برادر
عزیز القدر لکھا ہے]

۴۲

بجناب اشرف حضرت قبلۂ دین و دنیا پیر دستگیر ہر دو سرا
ادام اللہ ظلال افضالہ ۔ تقدیم مراسم عبودیت و تمنا ہائے قدمبوس
کمترین غلامان علی اصغری رساند دیروز کہ روز جمعہ و دہم
شہر حال بود کمینہ ہمراہ بدرقۂ فضل الٰہی و توجہ آنجناب محفوظ
از جان و مال و آبرو بخانہ رسید و اینجا نوید قدوم برکت لزوم
باین قصبہ بعد انقضائے ایام شادی صبیہ سعد اللہ خان
متو...... دریافتہ شکر ایزدی بجا آورد والا عازم
طرف آستانہ عالی می شد ۔ بھائی صاحب و قبلہ میر محمد معین
خان صاحب و قادر باز خان صاحب و نصرت اللہ خان نبیرۂ
ایشان و برادر عزیز القدر میر عاشوری بعد تمنا ہائے قدمبوس
آنچہ معروض داشتہ اند از تمنائے دعائے حسن خاتمہ
و حفظ آبرو بحضور لعرض خواہد رسانید ۔ عرائض میاں محمد

احسان صاحب و غلام عسکری خان جیو و میاں غلام حسین خان صاحب که از فرخ آباد بدست آمده بود رسل گشته به نظر مبارک خواهد گذشت ـ کلو کرکه همراه غلام آمده سخت آرزومند دولت قدمبوس است بعرض عبودیت مفتخر است، زیاده حد ادب ـ

۴۳

بجناب فیض مآب قبله کونین حضرت پیر و مرشد برحق ادام الله ظلاله العالی علی المفارق جمیع الموالی کمترین بندگان علی اصغر بعد عرض تمنای ملازمت می رساند که باميد حصول شرف ملازمت بندگان آنجناب روز را به شب می آرند امروز که روز شنبه و هژدهم شهر حال است نجیب الدوله بهادر کوچیده رفت ـ فردا خبر کوچ حافظ رحمت خان نیز شهرت دارد ـ انشاء الله تعالیٰ البته خواهد شد ـ او سبحانه بفضل وجود شرف دولت قدمبوس را نصیب سازد ـ وازین که ایام ماه آخر شده بیم آن پیدا شده است که احیاناً مانعی پیدا شود و آنجناب موافق قرارداد عازم مراجعت شوند ـ لهذا معروض می دارد که اجازت دعای حزب البحر بطور سیفی مرحمت شود که بعض عقدها از سالها افتاده اند، و بعضی الحال پیش آمده ـ تفصیل آن موجب طول عبارت دانسته ننموده است ـ

بالفعل سدّ رمق که می رسید از شش ماه بند است ـ و بتوقع آن قریب پنجاه روپیه قرض گرفته بود، الحال خبریک ماہہ شنیده می شود درین صورت تشویش و خوف چرہا دامن گیر که در شهر بیگانه و باین عنوان این قسم بدنامی سبب خفت است ـ او سبحانه به یمن عنایت آنجناب آبرو نگهدارد و از تشویش برہاند، و ہمین امر بیشتر مانع سعادت حضور گشته است ـ زیاد بجز تمنای قدمبوس چه عرض نماید ـ

مکتوب شیخ محمد مراد بنام حضرت مظہرؒ

[مقامات مظہری میں ان کا ذکر یوں آیا ہے: "شیخ محمد مراد از قدمای اصحاب حضرت ایشان اند ـ طریقه از آنحضرت گرفته تا سی و پنج سال ہر روز یکبار در حلقهٔ ذکر حاضر شده اند و به یمن صحبت مبارک بمقامات مصطلحهٔ طریقه رسیده و نسبت بلند حاصل نموده و بجناب فیض مآب خصوصیتی بہم رسانیده که دیگرے از اصحاب دران شریک نیست ـ معاملات دولت خانه بایشان تعلق داشت ـ حضرت ایشان می فرمودند که در اصحاب ما در رفعت نسبت کسے بایشان مساوات ندارد، کمالات که در ذات ایشان جمع است بسبب پیشهٔ تجارت طالبی بایشان رجوع نمی کند زیرا که شیخ را علم و عقل سلیم و کشف صریح با وجدان صحیح و شرف نسب و تجمل ظاهر و دولت فقر و قناعت درکار است"

شیخ محمد مراد مقامات مظہری کی تالیف (۱۲۱۱ھ) کے وقت حیات تھے۔

اِن کے نام کلمات طیبات اور محترم عبد الرزاق قریشی کے مجموعے میں حضرت مظہرؒ کے مکتوبات موجود ہیں۔

۴۴

عرضی فدوی خاک پای محمد مراد بعد از اشتیاق لوازم عبودیت بجا آورده معروض می دارد۔ عنایت نامہ گرامی بمعہ خیر و عافیت ذات شریف یک تھان سوسی و پارچہ شرلعات (؟) و کتاب حصن حصین بدست محمد رفیع ارسال فرموده بودند خوش وقتی و خرمی ہزاران ہزار حاصل گشت۔

بموجب ارشاد عالی رقعہ شریف بہ شیخ رحمت اللہ جیو صاحب و تھان سوسی اندرون محل رسانیدند، بسیار پسند آمدند، خوش وقت شدند۔ الحال لغایت بست چہارم این ماه مردم اندرون محل بمع توابعان بسلامتہ با خیر و عافیت ہستند۔ چنانچہ میان پیر علی جیو صاحب بمع توابعان محل خود با خیریت اند و شیخ رحمت اللہ با مردمان محل خود با خیریت اند میان غلام مصطفیٰ جیو صاحب بمع توابعان خود بخیریت اند۔ چنانچہ شیخ حبیب اللہ جیو مرزا جاکس بطرف فرخ آباد رفتہ اند۔ میان محمد منیر جیو صاحب قدمبوسی عرض کردند۔ میر ہادی جیو قدمبوسی عرض کردند۔ لالہ چھتر مل جیو صاحب بطرف ڈھولانہ رفتہ اند، قدمبوسی عرض کردند لالہ جیون مل از فرخ نگر نیامده اند، لالہ صاحب قدمبوسی عرض کردند۔ لالہ شادی رام قدمبوسی عرض کردند۔ چنانچہ اندرون محل ماد الجبن شروع کرده بودند، چیزے حرکت نزلہ کرد، موقوف شده بود۔

الی الآن شروع کردہ است والحال طبیعت خوب است۔ خاطر شریف جمع فرمایند۔ از طرف نمد ا ز جمیع صاحبان حلقہ سلام بندگی و نیاز بخدمت نواب صاحب، ظفر علی صاحب، رحم خان سلام برسد۔

مکتوبات محمد خان (برادر محمد نامدار خان) بنام حضرت مظہر

۴۵ کونین، کعبۂ

قدوۃ السالکین، زبدۃ العارفین، قبلۃ المشتاقین، حضرت صاحب دام جلالہٗ و افضالہٗ

بعد عرض بندگان عالی می رساند کہ ورود کرامت آمود پروانۂ سعادت نشانہ موجب سرفرازی کونین و سربلندی نشاتین گشتہ سر افتخار باوج افلاک فائز ساخت از مطالعۂ اش دیدۂ دل روشن گردید، گویا برق را بمنزلہ ہادی گردہ بجائے آمد فی الواقع ہر چہ ارشاد فیض بنیاد گردیدہ عین گناہ شد فاما عذرہای غلام در مقصری از سعادت قدمبوسی است لاچار۔۔۔۔ حالا ارادۂ مصمم داشت از سر قدم ساختہ دریافت سعادت قدمبوس خادمان جناب فیض مآب ۔۔۔۔۔ بفضل حق جل و علا بخانۂ اخوان صاحب محمد نامدار خان بعد دوازدہ سال کہ امید فرزند بود، تولد فرزند اقبال مگر دیدہ و ہنوز از شادی رسوم۔۔۔۔ موقوع نگردیدہ ۔ اگر شادی گذاشتہ بحضور میرسند گلہ برادرانہ می گردد۔ لاچار حالا در دل عقیدت منزل قرار دادہ است کہ اگر چیزے آن خدائیگان بہ نور قدوم این ضلع را مشرف می دارد تا بعد فراغ رسوم شادی دگر ارادہ مصمم بروز غرۂ رجب المرجب است تا ہزار کار را گذاشتہ بحصول سعادت قدمبوس شرف افتخار خواہد اندوخت خادم بجز ذات بابرکات دیگر ملجائے و ماوائے خویش نمی پندارد امیدوار فضل و کرم۔۔۔۔۔۔ دلی خواہاد ضمیر منیر کہ ۔۔۔۔۔۔۔ از آن است خواہند داشت ۔۔۔۔۔۔۔ فلاح دارین این غلام مضمر بتوجہات کریمانہ ۔۔۔۔۔۔ الٰہی ظلکم ممدود باد بحرمۃ النون والصاد بخدمت صاحب برادران خدائیگان ملا نسیم و ملا قاسم خان و جمیع صاحبان حلقہ و تمامی خادمان جناب آداب بندگی فدوی خادمان مقصر الخدمت میر باز خان کورنشہای رساند۔ محمد ہاشم اخون را کورنش می رساند امیدوار خاکلعف الانوار خادم کمینہ محمد کورنش می رساند۔

۴۶

بعد عرض خادمان جناب قدسی جناب، حضرت صاحب مدظلہٗ و افضالہٗ ۔۔

از نزول اخبار تشریف تشریف بندگان عالی متعالی خادمان جناب فیض مآب در بلدۂ سنبھل چندان مبارکی و فرحی روداد کہ قلم دو زبان از تحریرآن عاجز و قاصر۔ خواستہ بودم کہ از سر قدم نمودہ حصول سعادت سرمدی سازد و خاک قدم پاک را کہ توتیائے دیدہ ...... چشم خود نماید فاما چوں کہ درین روز ہا بسبب تعرض امور کہ ذکر آں بموجب قیاس ناقص خود خیلے نامناسب می پنداشت۔ از اخوان صاحب محمد نامدار خان و اخوان صاحب میر باز خان جیو بمیان آمدہ، چنانچہ حضرت والدہ ماجدہ فدوی نیز بہ ہمراہی صاحبی میر باز خان قصبۂ سرولی را گذاشتہ، مسکن موضع ہرداسپور بہ عرصۂ پنج کشش کروہے از قصبۂ مذکور واقع است اختیار نمودہ چونکہ اشیائے انسب را از جائے بجائے بردن ایں را ایک چیزے ضروری می بایست از حصول سعادت دیدار فائض الانوار محرومی دست داد۔ لاکن دل و جان در قدوم خادمان جناب امیدوار است کمترین خادمان را ...... بدعائی دلی و توجہ باطنی فرایاد دل فیض منزل کہ نمونہ لطف الٰہی است خواہند داشت۔ در ہر دو جہان بجز ذات بابرکات ہیچ ملجائے و ماوائے فدوی نمی پندارد، ترحم و آبروئے دو جہان تعلق بہ نوازش تشریف ...... الٰہی فیض بخشی و فیض رسانی دائما باد۔ فدوی میر باز خان و مرزا محمد علی بیگ فدوی قائم خان و امیدوار دیدار قدوم محمد خان کورنشہا می رسانند۔

مکتوب غلام حسن بنام حضرت مظہرؒ

[غلام حسن، بھائی تھے محمد احسان احمدی کے، جیسا کہ مقامات مظہری میں مذکور ہے (ص ۸) ۔ شیخ محمد احسان احمدی کے دوسرے دو بھائیوں کے نام یہ ہیں: غلام عسکری خاں جو نواب عماد الملک کے متوسل تھے اور محمدی جن کا ذکر "مکاتیب میرزا مظہر" مرتبہ عبدالرزاق قریشی (ص ۱۸) میں ایک جگہ یوں آیا ہے: " جواب آن

بدست میاں محمدی برادر غلام عسکری خاں فرستادہ ام"
گویا تینوں بھائی مرزا صاحب سے تعلق خاطر رکھتے تھے
محمد احسان احمدی کے ان مکتوبات بنام حضرت مظہرؒ سے
بھی جو مجموعہ ہذا میں شامل ہیں یہی ظاہر ہے۔ ان مکتوبات
میں محمد احسان احمدی نے تینوں بھائیوں غلام عسکری،
غلام حسن، اور محمدی کی طرف سے حضرت مظہرؒ کو
سلام لکھا ہے۔

غلام حسن کے حُسنِ اخلاق اور آدمیت کی تعریف
خود حضرت مظہرؒ نے اپنے ایک مکتوب بنام غلام عسکری
خاں (مجموعہ مرتبہ محترم خلیق انجم، ص ۲۱۷) میں یوں کی
ہے:

" آپ کے بھائی غلام حسن، احمد اللہ (فرزند قاضی
ثناء اللہ پانی پتی) کے ساتھ جس آدمیت سے پیش
آئے ہیں اسے تحریر کرنے کے لیے الفاظ نہیں ہیں -
کیوں نہ ہو بزرگ زادے ہیں اور بزرگی حاصل کی ہے"

غلام حسن کا ایک مکتوب حضرت مظہرؒ کے نام مجموعہ ہذا میں
شامل ہے جس میں مرہٹوں کے لشکر کے بارے میں لکھا ہے
کہ کرولی کی طرف جو یہاں سے بارہ منزل کی مسافت پر ہے
مرہٹے پھیل گئے ہیں]

۴۷

آداب کورنشات بہزار عجز و نیاز بجا آوردہ بعرض اقدس

۱۰۳

اعلی می رساند - احقر تا تحریر که سوم شعبان است مع وابستہ بہمہ وجوہ بعافیت است و آرزوی دریافت دولت سعادت پائبوس آنقدر بحال این خاکسار مستولی است کہ لمحہ قرار و آرام ندارد کہ درین ضلع مع عیال اقامت داشتم، امید آن بود ہرگاہ عزم کردم بحضور پرُنور بسعادت قدمبوسی مشرف خواہم شد۔ درمیں لا غرہ شہر حال کوچ بندگان عالی بسمت لشکر مرہتہ مقرر شد - چنانچہ ہر دو غرہ داخل خیمہ شدند۔ چند مقام حوالی شہر نمودہ و کوچ بکوچ روانہ خواہد شد۔ مستمع گشتہ کہ مرہتہ بطرف کرولے کہ دوازدہ منزل ازین حدود مسافت دارد منتظر است و معاملت آنجا در پیش دارد - درین صورت باید دید مراجعت کے اتفاق افتد از بُعدِ مسافت سخت مشوش گشتہ خدا داند باز کے حصول سعادت قدمبوسی میسر آید - و بھائی صاحب و قبلہ در لشکر ہستند - ازین جہت عرضی ننوشتہ اند - کورنش معروض باد و جمیع مردم خانہ عرض کورنش و قدمبوسی معروض می دارند و نورچشمی تحسین وحجت اللہ کورنش و بندگی بعرض می رسانند - بجناب اندرون محل عرض کورنش و بخدمت میاں پیر علی صاحب عرض بندگی قبول باد - عرضی

غلام حسن

مکتوب نعیم اللہ بنام حضرت مظہرؒ

[نعیم اللہ نام کے دو حضرات ہیں کا ذکر حضرت مظہرؒ

کے مکتوبات میں ملتا ہے ۔ ایک تو صاحب "معمولاتِ مظہریہ" مولوی نعیم اللہ بہرائچی، ان کا ذکر مقاماتِ مظہری میں بھی ہے اور کلماتِ طیبات کے بعض مکتوبات میں بھی۔ اسی نام کے دوسرے شخص "سید نعیم اللہ" ہیں جن کا ذکر محترم عبدالرزاق قریشی کے مجموعے کے مکتوبات ۱۸، ۴۲، ۱۰۱، ۱۰۴ میں ہے۔ مکتوب ۱۸ میں جو مرزا صاحبؒ نے دہلی سے قاضی صاحبؒ کے نام لکھا ہے، یہ ہے کہ "سید نعیم اللہ قرآن در تراویح می خوانند و دہ، دوازدہ کس، ہمہ از یارانِ حلقہ، در جماعت حاضر می شوند"۔ مکتوب ۴۲ میں قاضی صاحب کو تاکید کی گئی ہے کہ "میر سید نعیم اللہ" (بواسطہ غازی الدین خان دریافت ہے) کا احوال دریافت کرکے لکھیں۔ مکتوب ۱۰۱ میں جو دہلی سے لکھا ہے، یہ ہے کہ "افسوس و ہزار افسوس! رقعہ از گلاوٹھی رسیدہ کہ سید نعیم اللہ صاحب مشرف بہ ہلاک، توقع حیات نماندہ"۔ (مکتوب ۱۰۴ میں بھی انہی کی وفات سے متعلق کرتا ہے ...) اس مکتوب کے بعد حضرت مظہرؒ کے کسی اور مکتوب میں سید نعیم اللہ کا ذکر نہیں۔ وہ انتقال کر گئے ہوں گے۔ مقاماتِ مظہری میں بھی ان کے بارے میں صراحت ہے کہ "در حین حیات حضرت ایشان ازیں جہان رحلت نمودند"۔ ذیل میں جن "نعیم اللہ" کا مکتوب دیا جا رہا ہے وہ غالباً یہی سید نعیم اللہ ہیں، نہ کہ نعیم اللہ بہرائچی۔ اور چونکہ مکتوب میں نواب ارشاد خاں کو سلام بھی لکھا گیا ہے اس لیے مکتوب نواب ارشاد خاں کی وفات سے قبل کا ہے۔

۱۰۵

۴۸

بجناب فیض مآب حضرت صاحب وقبلۂ دو جہانی و کعبۂ مرادات مادام مدظلہم العالی از غلام نعیم اللہ بعد از عرض نیاز معروض باد۔ بورود عنایت نامۂ فیض شمامہ کہ مشتمل بر طلب این احقر و خرید دو حقہ عطا شدہ متعز و مباہی گردید۔ حضرت سلامت! بتلاش تمام ہمیں دو حقہ بہم رسید و ازین بیشتر موجود نبود۔ اگر خوش و پسند بندگان عالی باشد فبہا والا بدست آدم بعینہٖ واپس فرمایند و احقر بسبب رعنہ مسہل کہ بموجب تجویز حکیم با اہل خانہ مزور بود۔ از سعادت خدمت خدمہ متعصر ماندہ بروز چہار شنبہ انشاء اللہ تعالیٰ شرف اندوز خدمت فیض موہبت کہ آرزوی قدمبوس بدرجۂ کمال است خواہد شد۔ زیادہ حد ادب۔

بخدمت شریف نواب ارشاد خان صاحب و ارشد خان صاحب سلام قبول باد و بجمیع عتبہ بوسان آنہ محفل فیض منزل سلام نیاز قبول باد۔ از حضرت محمد میر صاحب و مولوی صالح خان مع اولاد خود قدمبوسی می رسانند واز محمد عوض و غلام رسول و غلام حسین و محمد منیر و حفیظ الدین و نجابت علی و محمد مقیم و منور علی و میاں شجاعت علی و میاں عنایت غوث و میاں پیارول تسلیمات قدمبوس مطالعہ شریف باد۔ و بی بی رحی (؟) مع صبیہ بندگی می رسانند۔ از اہل خانۂ غلام بندگی معروض باد۔

مکتوبات شاہ علی بنام حضرت مظہرؒ

[یہ حضرت مظہرؒ کی اہلیہ کے عزیزوں میں تھے اور وہ انھیں بہت عزیز رکھتی تھیں۔ حضرت مظہرؒ نے اپنے مکتوبات میں ان کا نام کہیں پیر علی، کہیں شاہ علی اور کہیں کہیں مرزا شاہ علی لکھا ہے "مکاتیب میرزا مظہرؒ" میں حضرت مظہرؒ کا ایک مکتوب (مکتوب ۱۲۴) شاہ علی کے نام ہے جو یوں شروع ہوتا ہے "حامداً ومصلیاً از فقیر جان جانان، برخوردار مرزا شاہ علی عافاہ الرحمٰن در یابند کہ فقیر تا دہم جمادی الثانی در بانی پت لعافیت است و خط شما رسید و مطالب معلوم گردید۔ بدانید کہ فقیر را با شما شفقتی کہ بود تغیر نیافتہ" اسی مجموعے کے مکتوب ۲۵ میں ہے کہ "در مقدمۂ اصلاح فیما بین مردم محل و میاں پیر علی تحریر نمودن بے فائدہ است کہ اینہا ہر دو مغلوب طبیعت و مزاج خود ند۔ حرف کسے در اینہا تاثر ندارد" مکتوب ۲۸ میں ہے کہ "امروز پیر علی از بد سلوکیہاے ما در خود ترک معاملات کردہ جدا شد، قلیلے براے مصارف او بر ذمۂ فقیر افتاد" مکتوب ۴۷ میں ہے کہ "و حرکت کہ پیر علی کردہ، یعنی نکاح دوئم، شنیدہ باشند۔ چگویم چہ قدر ذلت و اذیت عاید شدہ" ایک اور مکتوب میں شاہ علی کی طرف سے یوں بے اطمینانی

ظاہر کی ہے " از خط برخوردار مولوی احمد اللہ معلوم شدہ بود کہ پیر علی در اصلاح می کوشد۔ برحرکات او اعتماد نسبت خدا ازو دور دارد۔ آنچہ در دل بود شما را آگاہ کردم۔ شما ہم بفہمید کہ معقول است یا نہ" (مکتوب ۱۱۶)۔

کلمات طیبات کے بعض مکتوبات سے بھی شاہ علی اور حضرت مظہرؒ سے انکے تعلقات پر روشنی پڑتی ہے نیز ایک مکتوب حضرت مظہرؒ کا شاہ علی کے نام بھی ہے۔ مکتوب ۱۳ میں شاہ علی کی گھریلو پریشانی کا ذکر ہے کہ دو بیویوں اور تین بچوں کے باوجود گھر میں ایک بھی نوکر نہیں۔ مکتوب ۷۵ میں قاضی صاحب کو لکھا ہے کہ پیر علی کی قسمت میں دنیا نہیں ہے حالانکہ ہاتھ پیر مارتا ہے۔ مکتوب ۷۸ میں قاضی صاحب کو لکھا ہے کہ پیر علی کے مشورے سے جو مناسب ہو کرنا کیونکہ وہ ان کا (اہلیہ حضرت مظہر کا) ایک حصہ ہونے کے باوجود فقیر کا طرف دار ہے اور ان کا مزاج داں بھی ہے۔ اسی مکتوب میں یہ بھی ہے کہ پیر علی شورِ سودا سے موروثی رکھتا ہے اس کا خیال رکھنا ضروری ہے .... دعا کرو ان سودائیوں کا مزاج ٹھیک ہو جائے (دیکھئے "مرزا مظہر جانجاناں کے خطوط" مرتبہ خلیق انجم ص ۱۳۴، ۱۹۸، ۲۰۲)

ذیل میں شاہ علی کے تین مکتوبات (۴۹، ۵۰، ۵۱) بنام حضرت مظہرؒ درج کیے جا رہے ہیں۔ ان میں آخری دو (۵۰، ۵۱) میں شاہ علی کے نام کی صراحت موجود ہے۔ پہلے مکتوب (۴۹) میں مکتوب نگار نے اپنے نام کی صراحت نہیں کی ہے مگر قیاساً یہ بھی شاہ علی ہی کا معلوم ہوتا ہے۔

۴۹

بعد عرض حضرت صاحب و قبلہ مدظلہ سرنیاز بعتبہ ارادت پناہ
بسجدهٔ عقیدت ذات رسوخیت بجا آورده ملتمس می سازد
که بفضل الٰہی و یمن توجہات عالی احوال این حوالی مقرون شکر ایزد
متعالی است داذ کار تمنای آرزوی پابوس مع استدعای صحت مزاج وہاج
ورد اوقات دارد و داستان بے پایان آرزو مندی را مختصر ساخته
نوک کلک عرض بمدعا مے آرد که سابق عرائض مندرج کوائف مصحوب پینو
چوبدار مرسول داشته بنظر اقدس گذشته باشد و مزاج مبارکہ اندرون
بخوبی اصلاح یافته و تداوی علاج موقوف شده - و بعض عرائض مثل
غلام مرتضیٰ خان وغیره از لفافہ سای فرو مانده بودند الحال ملفوف
ارسال داشته - دیگر بهمه وجوه خیریت است خاطر عاطر جمع باد -
و بموجب ارقام عالی ان شاء اللہ تعالے امید قویست که بست و پنجم
این ماه یا غرهٔ ماه آینده که رجب است تشریف بہجت سرفرازی
فرماے مهجوران این مکان خواهد شد -

۵۰

حضرت قبلہ و کعبہ پیر و مرشد جہان مدظلہ العالی از غلام خانہ پرو
شاه علی بعد عرض اداے نیاز و بندگی و عبودیت معروض می دارد -
بفضل الٰہی و توجہات حضرت قبلہ پشت پناہی جناب حضرت والده مخدو
مدظلہا مجوز طلب مردم خانهٔ غلام شده اند - چنانچہ امروز زیور

عنایت فرموده اند و غلام را رخصت ساخته اند که زود تر همین زور در محل آرد، بنا بر عرض معروض داشته، هر چه ارشاد شود بعمل آرد - زیاده حد ادب -

۵۱

بعز عرض عالی متعالی مد ظله العالی - غلام فقیر شاه علی بعد ادای تسلیمات و کورنشات می رساند که بهمه وجوه تحصیل عافیت این جای است و همواره مستدعی حالات آنجا را خواهان و بدل نیاز می خواهد بنوازش پرسش حال غلام متضمن خط اندرون برقم دعا مفتخر گشت، او سبحانه تعالی آن ذات پرسندهٔ حالات ما را بر مفارق مایان سلامت با کرامت دارد و از دولت پای بوس عالی ممتاز نموده باشد - و فرمایش را معروض ساختن در بندگی خیلے بے ادبی است لیکن بطریق اظهار ضرورت بندگان را گذارش ضروریست چنانچه سابق در مقدمهٔ کیس ها معروض داشته بنظر گذشته باشد - آنرا امید دارد که همراه رکاب خواهند آورد لیکن سواء آن موازی دو آثار بیره قسم اول خالصاً جهت غلام بے مشارکت غیر از دوکان سنبل تیار فرموده نیز همراه آرند، عین غلام پروریست - و مکرر عرایض معروض داشته اغلب است که پس و پیش بملاحظهٔ اقدس آمده باشد - زیاده حد ادب -

مکتوب اہلیۂ حضرت مظہرؒ بنام حضرت مظہرؒ

۵۲

بعز عرض بندگان عالی متعالی ۔ مردم اندرون محل بعد ادائے بندگی و نیاز می رسانند بفضل الٰہی و توجہ عالی حصول خیریت اینجا لیست و پیوستہ سلامتی و صحت ذات فائض البرکات مستدعی می باشد نوازشنامجات سہ کرت سرافرازی یافتہ ۔ چون بنوید قدوم قدس لزوم قطع مراسلات و ہنگام مسرت ملازمت سعادت آیات متصور است و بجز از عرض بندگی گذارشے ندارد بنا بر لفظ بندگی و دعا بخدمت متضمن عریضہ شیخ صاحب التماس می سازد و بران تکرار اکتفا می نماید و از عنایا تیکہ این مرتبہ در حق خود از جناب عالی نوازش می یابد سجدات شکر توجہات بجا می آرد ۔ باقی ہمہ وجوہ بخیریت است و استعمال ماء الجبن تا امروز کہ ہفدہم این ماہ باشد، جاری است، و اثناء آن ۳ سہ مسہل لجیل آمدہ بنابر عرض معروض داشتہ ۔ زیادہ حد ادب ۔

مکتوبات محمد حسن خان خانزادہ بنام حضرت مظہرؒ

[محمد حسن خان خانزادہ کے دو مکتوبات حضرت مظہرؒ

کے نام ہیں جن میں مکتوب نگار خود کو محمد حسن خانہ زاد لکھتا ہے مگر وہ محمد حسن خانزادہ ہوگا کیونکہ حضرت مظہرؒ نے اپنے ایک مکتوب میں انھیں خانزادہ ہی لکھا ہے۔

محمد حسن خانزادہ کے پہلے مکتوب (مکتوب ۵۳ مجموعۂ ہذا) میں قاضی ثناء اللہ پانی پتی کے متعلق حضرت مظہرؒ کو جو لکھا گیا ہے وہ خود حضرت کے ایک سفارشی مکتوب بنام محمد حسن خان خانزادہ کے جواب میں ہے۔ اور اس سفارشی مکتوب کے بارے میں خود حضرت مظہرؒ نے قاضی ثناء اللہ پانی پتی کو یوں اطلاع دی ہے: "فقیر موافق نوشتۂ شما کہ سابق رسیدہ بود، بہ محمد حسن خان خانزادہ کہ از یاران حلقہ و مرد طالب علم و صالح است نوشتہ بودم کہ اگر از مردم پانی پت کسے در لشکر نواب نجیب الدولہ اظہار شکایت مولوی صاحب نماید، باید کہ او را دخل ندہند و حرف او نشنوند و ازیں معنی نواب را نیز آگاہ سازند"

اب وہ جواب دیکھیے جو محمد حسن خان خانزادہ نے (مکتوب ۵۴ مجموعۂ ہذا) لکھا ہے، وہ لکھتے ہیں: "چوں در مقدمۂ قاضی [redacted] ثناء اللہ ارشاد گفتہ اند بائیں ہنوز حاسداں رخنہ نیافتہ اند" اس مکتوب کا زمانۂ تحریر غالباً ۱۱۷۸ھ ہے کیونکہ اس قضیے کا ذکر قاضی صاحب کے ایک مکتوب میں بھی ہے جس سے زمانۂ تحریر ۱۱۷۸ھ ظاہر ہوتا ہے۔

"مکاتیب مرزا مظہر" مرتبہ عبدالرزاق قریشی میں

بھی حضرت مظہرؒ کا ایک مکتوب "محمد حسن خان جیو" کے
نام ہے اور اس میں قاضی صاحب کی سفارش کی گئی ہے
بلکہ جو مکتوب ذیل میں دیا جا رہا ہے وہ حضرت مظہرؒ
کے اسی مکتوب (مکتوب ع۶ لم ۱ صفحہ ۲۱۱ مکاتیب
میرزا مظہرؒ) کے جواب میں ہوگا۔ حضرت مظہرؒ لکھتے
ہیں "باعث تحریر آنست کہ مولوی ثناء اللہ صاحب اگر
در تشکر نواب بیایند در ہر کاری کہ فرمایند امتثال
امر ایشان را سعادت دانستہ سعی واجب دانند کہ
آنچہ ایشان خواہند گفت حق خواہد بود بے شبہ، اگرچہ
بظاہر مخالف رای دیگران باشد۔" نیز اسی مجموعۂ مکتوبات
میں حضرت مظہرؒ کا ایک مکتوب (ع۵ لم ۱، ص ۲۰۹)
"مولوی نعمت صاحب و خان برخوردار محمد حسن خان جیو"
کے نام ہے۔ اور اس میں حضرت مظہرؒ نے اپنے ایک
اخلاص مند چودھری ایزد بخش چودھری پانی پت
کی سفارش کی ہے]

۵۳

محب خاص خاندان نبوی علیہ السلام، مربی اقطاب مرادات
الوری حضرت دستگیر جیو انار اللہ برہانہ، علم الہدیٰ مالک
ازمۃ السالکان کشف الدجیٰ امیدگاہ بیکسان ہموارہ سایۂ
لطف و مرحمت برسر مریدان تابان باشد۔ از یعقوب تراب الاقدام
آنجناب عالی مکان مقصر الخدمت محمد حسن خانہ زاد بعد از تحفۂ تحیات

و آداب مستمندانہ کہ شیوۂ فدویان است چون درین ولا در سعید زمانہ خط شریف ورود یافتہ الحمد للہ والمنۃ للہ از باعث نوازش نامہ مشک جنت النعیم یافتہ و نافۂ مختومہ یافتہ چنانچہ گفتہ اند ؎

نسیمے کز دیار شاہ آید مسیحا بر سر بیمار آید

چون در مقدمۂ قاضی ثناء اللہ ارشاد گفتہ اند بآن ہنوز حاسران رخنہ نیافتہ اند۔ امید کہ از توجہ آن عالی شان جاہ و جلال رخنہ درہ.... نخواہد یافت فی الحال سہ نفر از پانی پت آمدہ اند۔ چیزے از ذہن صادر نشدہ است۔ و این فقیر مولوی صدر صدور فتح خان را ہم آگاہانیدہ است کہ ایشانرا امداد سازند۔ انشاء اللہ تعالےٰ رخنہ نخواہد یافت۔ خاطر شریف جمع دارند۔ زیادہ سلام۔

از فتح خان میاں صاحب جیو بندگی رسد۔

بخدمت اخوندزادہ محمد نسیم و اخون امان اللہ جیو سلام بصد شوق برسد۔ از حاجی احمد نیز بندگی برسد۔

۵۴

ہو الغنی

ہادی رہنما کشف الدجیٰ عصیان کہ زنگ بر آئینۂ دل بیشتر نشیند ؎

(۱)
ہر گنہ زنگ است بر آئینۂ دل دل شود زین زنگہا خوار و خجل

چون صیقل مرلی بر دل بنہد آب از دریتیم بیشتر گردد۔ از جانب تراب الاقدام مقصر الخدمت محمد حسن خانہ زاد بعد از تحفہ.... و کورنشات ....کہ شیوۂ فدویانست مشہود رای مہر انجلای

لہ کذا فی الاصل۔ قافیے کی رعایت سے "شاہ" کی جگہ "یار" ہوگا۔

انور و منور باد از ینصوب مستوجب حمد و سپاس و صحت و سلامتی آن ذات فائض البرکات ہمیشہ از درگاہ لم یزل و لا یزال خواہان و جویائیم او سبحانہ و تقدس و تعالے آن مربی رہنما کونین را مدام بر سر مریدان تاباں باشند۔ چون مفاوضۂ شریف و مکاتبۂ عجیب در سعید زمانہ تجلی نمود خرمی صوری و معنوی حاصل آمد الحمد للہ و المنۃ للہ کہ نوازش نامۂ آن عالی جناب قرۃ العین آمد چون آنچہ درباب عمرخان و سیف اللہ تحریر ساختہ بودند مفصل ظاہر آمد .... این بندہ بقدر کوشش و سعی علی محمد خان را گفتہ بودم و در لشکر تفحص نمودم و علی محمد مذکور گفت کہ اغلب بطرف چاندپور رفتہ بود و بعضی گویند کہ عمرخان بگریختہ انشاء اللہ تعالے بعد از اندک مدت ...... چاندپور ..... رفتہ است و الانہ درین باب لاچارگی است۔

مکرر آنکہ آنصاحب کہ تحریر ساختہ کہ روہیلہ ہا مردمانرا ایذا رسانند؛ این ہمہ رویداد پیش نواب صاحب عرض نمود و نواب صاحب مذکور فرمان بطرف شیخ قاسم بطریقۂ قدغن نوشتہ است کہ خود بروید در خدمت میاں صاحب قیام نمائید۔ از نواب صاحب تسلیمات و سلام بصد شوق قبول باد۔

مکتوب رحیم خاں خانزادہ (؟) بنام حضرت مظہرؒ

[ذیل میں مکتوب درج کیا جا رہا ہے وہ یا تو محمد حسن خان خانزادہ کا ہو سکتا ہے یا رحیم خان خانزادہ کا۔ کیونکہ حضرت مظہرؒ نے، قاضی ثناء اللہ پانی پتی کی

اس درخواست پر کہ اگر بہ کسے از سرداران لشکر ملا از
رفقائے افضل الدولہ رقعہ سفارش غلام نوشتن مناسب
باشد مرحمت گردد (مکتوب ۱۴۱ مجموعۂ ہذا) جواباً قاضی صاحب
کو اپنے ایک مکتوب (مکتوب ۱۷ مجموعہ مرتبہ عبدالرزاق
قریشی) میں ان ہی دو حضرات، محمد حسن خان خانزادہ
اور رحیم خان خانزادہ کو سفارشی خطوط لکھنے کی
اطلاع دی ہے۔ محمد حسن خان کے دو مکتوبات اسی
مجموعے میں شامل ہیں اور پیشتر آچکے ہیں۔ ان کا اسلوب
اس مکتوب سے جدا ہے جو ذیل میں درج کیا جا رہا ہے۔
اس لیے قیاساً یہ رحیم خان خانزادہ ہی کا مکتوب ہے
قاضی ثناء اللہ پانی پتی کے مکتوب ۱۵۱ (مجموعۂ ہذا)
میں حضرت مظہرؒ کو یہ اطلاع دی گئی ہے کہ "نوازش
نامۂ عالی بدست میاں محمود مع شقۂ خاص بنام
رحم خان خانزادہ شرف فرمود"۔ وہ یہی رحیم خان
ہوں گے اور مکتوب ذیل انھوں نے حضرت مظہرؒ کے
اسی مذکورہ بالا شقۂ خاص کے جواب میں ارسال کیا
ہوگا۔ حضرت مظہرؒ ثناء اللہ کو س سے سناء اللہ
لکھا کرتے تھے۔ مکتوب ذیل میں بھی حضرت مظہرؒ کی
تقلید میں "سناء اللہ" ہی لکھا گیا ہے]

۵۵

صاحب وقبلہ خداوند خدایگان دام ظلہ۔ بعد عرض نیاز کہ

شیوهٔ کمترین عبودیت کیشان است، معروض رائے خورشید ضیائے می دارند کہ احوال بندہ تا زمانِ تحریر عریضہ نیاز کہ بیست و ششم شہر شعبان المعظم است بتوجہ و تفضل آنجناب فیض مآب مستلزم ہزاران شکر است و ہموارہ خاطر عقیدت کیشان منتظر ورود مفاوضات مسرت آیات می باشد۔ رجاء کہ ہمیشہ تا حصول شرف سعادت آستان بوسی بارسال عنایت نامہ جات مفتخر فرمودہ باشند و یقین کہ بدعای خیر از گوشۂ خاطر فراموش نفر مایند کہ بتصدق دم عیسوی آنجناب ابقاے حیات خود میدانم۔

بابت مقدمۂ مولوی ثناء اللہ صاحب کہ ارشاد شدہ بود بالفعل رایات عالیات جناب نواب صاحب و قبلہ رونق افزاے سمت روہتک است۔ اگر احیاناً بہ آن طرف متوجہ شوند، ہرگونہ مرضی مولوی صاحب باشد۔ انشاء اللہ تعالےٰ در سرانجام کار ایشان بدل و جان خواہد کوشید۔ در باب رفاقت عزیزیکہ در پرگنہ پانی پت استقامت دارد[۱] ارشاد شدہ بود، یک بار ایشان پیش این حقیر تشریف آوردہ بودند۔ می خواستم کہ پروانۂ نواب صاحب بنام سہاکرسر (کذا) عامل پرگنہ مزبور مشتمل بر مسترد کنانیدن محصول ایشان از زمینداران نوشتہ می دہانیدم۔ مرتبۂ دیگر ہرگز پیش حقیر تشریف نیاوردند و از یوسف خان بعد عرض بندگی معروض آنکہ این حقیر شروع تلاوت قرآن مجید نمودہ، رجاء کہ دعاے بدستخط خاص نوشتہ عنایت فرمایند کہ بہ برکت آن حفظ و فہم زیادہ شود۔

---

[۱] "عزیزے کہ در پانی پت استقامت دارد" سے مراد نعمت خاں ہیں، جیسا کہ خود حضرت مظہرؒ کے مکتوب ۱۶ (مجموعہ مرتبہ عبدالرزاق قریشی) بنام قاضی ثناء اللہ پانی پتی اور مکتوب قاضی صاحب بنام حضرت مظہرؒ (مجموعۂ ہذا) سے ظاہر ہوتا ہے۔

[ان کے دو مکتوبات (بنام حضرت مظہرؒ) اس مجموعے میں شامل ہیں، ایک مکتوب میں اپنے حق میں دعائے خیر کی درخواست کی گئی ہے، دوسرے مکتوب میں حضرت مظہرؒ سے رخصت ہوکر ہفتم شعبان کو نواب صاحب کے لشکر میں پہنچنے اور ملاقات کرنے کی اطلاع دی گئی ہے۔

یہ عبدالعزیز خان غالباً وہی ہیں جن کو حضرت مظہرؒ نے اپنے ایک مکتوب (بنام قاضی ثناء اللہ پانی پتی) میں عزیز خان روہیلہ کے نام سے یاد کیا ہے۔ حضرت مظہرؒ لکھتے ہیں: "امروز میاں محمد احسان صاحب کہ بیمار از مقام کوڑہ بوندی آمدہ بودند، بناچاری برائے تدبیر معاش با دو کس از یاران طریقہ حافظ محبوب علی و عزیز خان روہیلہ روانۂ لشکر ملا رحیم داد شدہ اند" (مکاتیب مرزا مظہرؒ مرتبہ عبدالرزاق قریشی ص ۹۹)]

۵۶

خداوند خدایگان فیض رسان مرزا صاحب جان جانان جیو مدظلہٗ

از مصحوب نیازمند عبدالعزیز خان بعد از سلام بندگی معروض رای فیض پیرائے میگرداند احوال اینجاست بفضل الٰہی مستوجب شکر

وصحت وتندرستی ذات والا صفات شب و روز خواہان وجویان۔
سابق ازین بندگی درخط ملان عمر معروض داشته بود واضح رائے مہرانجلائے گردیده باشد لہٰذا معروض می دارد که این نیاز مند قدم والا گرفته است ۔ توقع از ذات شریف این است شب و روز نظر غور و پرداخت داشته دعاء خیر در حق نیاز مند می فرموده باشند که از تفضلاتِ عالی چیزے مشکل صورت نه بندد و جمعیت نیاز مند گردد تا خدمت آن خداوند که در دل دارد نماید و بفضل عالی کامیاب گردد - زیاده -

۵۷

خداوند خدایگان فیض بخش فیض رسان مرزا صاحب سلامت
ازین صوب نیاز مند عبدالعزیز خان بعد از سلام بندگی واضح رائی شریف می گرداند الحمد للّٰہ والمنۃ که احوال این جانب بفضل قادر ذوالجلال مستوجب شکر وصحت و تندرستی ذات والا صفات از درگاه قادر برحق شب و روز مطلوب ۔ از خدمت فیض مو ہبت رخصت شده ، بخیریت تمام در لشکر ظفر اثر بتاریخ ہفتم شعبان بروز پنج شنبه رسیده شرفِ ملازمتِ نواب صاحب حاصل کرده ، چنانچه نواب صاحب بسیار مهربانی فرمودند بناءً اطلاع بقلم آمد۔
وحالا این نیاز مند دامن دولت گرفته توقع از ذات شریف آنست که نیاز مند را از مریدان خود دانسته شب و روز در دعاء خیر و ترقیات در حال بنده از درگاه قادر بےچون می خواسته باشند که بمطابق آن مقصود نیاز مند حاصل شود و یقین که با شرف ملازمت از

عنایت نامہ جات یاد و شاد می کردہ باشند کہ تسلی از بہر دل تواند
باشد۔ زیادہ۔

مکتوب محمد کلیم بنام حضرت مظہرؒ

[حضرت مظہرؒ کے خلفاء میں محمد کلیم بنگالی کا ذکر آتا ہے۔ صاحب معمولات مظہریہ نے ان کا یہی نام لکھا ہے اور ان کے نام حضرت مظہرؒ کے اس مکتوب سے اقتباس بھی نقل کیا ہے جو کلمات طیبات میں مکتوب پنجاہ و سوم کے عنوان سے درج ہے۔ مگر مقامات مظہری میں ان کا نام مولوی کلیم اللہ بنگالیؒ درج ہے اور ان کے بارے میں یہ ہے کہ "از خلفای جلیل القدر حضرت ایشان اند طریقہ از خدمت مبارک گرفتہ سالہا فیوض باطنی حاصل نمودند و بہ نسبت کمالات رسیدہ و اجازت یافتہ بوطن خود رفتند"۔ مقامات مظہری میں ان کے حالات میں قاضی مرشد آباد کی ضیافت میں شرکت کا ذکر بھی ہے جس سے ان کے قیام مرشد آباد کا پتا چلتا ہے۔ کلمات طیبات میں حضرت مظہرؒ کا جو مکتوب ان کے نام ہے (مکتوب ۵۳)، اس میں حضرت میر مسلمان کے سفر حج کی اطلاع کے ساتھ یہ ہے کہ اگر وہ اس علاقے (بنگال) سے گذریں تو ملاقات کریں اور نواب قاسم علی خاں کو بھی یہ خط پڑھوا دیں جس سے ظاہر ہے کہ محمد کلیم نواب قاسم

علی خان سے بلا واسطہ رسم ملاقات رکھتے ہوں گے ۔ محترم خلیق انجم نے بھی محمد کلیم اور کلیم اللہ کو ایک ہی شخصیت کے دو نام خیال کر کے مکتوب کے عنوان میں محمد کلیم اور حاشیے میں مقامات کے حوالے سے کلیم اللہ لکھا ہے ۔ اور یہی درست ہے ۔ حضرت مظہرؒ کے مکتوبات کا دوسرا مجموعہ "مکاتیب مرزا مظہر" ہے جسے محترم عبد الرزاق قریشی نے مرتب کیا ہے اور اس میں بھی کئی مکتوبات میں مولوی محمد کلیم کا ذکر ہے ایک مکتوب میں صرف مولوی کلیم صاحب اور ایک اور میں مولوی کلیم اللہ بھی ہے ۔ یہ سب مکتوبات اس وقت کے لکھے ہوئے ہیں جب کہ حضرت مظہرؒ حلقہ دہلی سے باہر تھے حضرت نے دہلی کے دوسرے یاران کے ساتھ مولوی محمد کلیم کو بھی یاد کیا ہے ۔ یعنی یہ مکتوبات اُس وقت کے ہیں جب مولوی محمد کلیم دہلی میں حضرت مظہرؒ سے اکتساب فیض کے لیے مقیم تھے ۔ جبکہ کلمات طیبات میں حضرت مظہر کا وہ مکتوب جو میر سلطان کے سفر حج کے سلسلے میں مولوی محمد کلیم کو لکھا گیا ہے اس وقت کا ہے جب کہ مولوی محمد کلیم اجازت ارشاد کے بعد دہلی سے اپنے وطن واپس جا چکے تھے ۔

ذیل میں محمد کلیم کا جو مکتوب درج کیا جا رہا ہے اس میں میر مبین کے حوالے سے ایک بات کہی گئی ہے یعنی یہ مکتوب ان کی وفات سے قبل کا ہے اور محترم عبد الرزاق قریشی کے مجموعے میں حضرت مظہرؒ کے مکتوب نمبر ۸۹ (جو ملا رحیم داد کے جاٹوں سے شکست کھانے کے ذکر کی بنا پر ۲۷ ذی قعدہ ۱۱۸۹ھ کا ہوگا) میر مبین کا ذکر یوں آیا ہے

"و سانحهٔ میر محمد مبین خان صاحب مرحوم مسموع شده
باشد که پیش ازین نوشته ام۔"]

۵۸

قبلهٔ دو جهان، کعبهٔ جان و ایمان خدایگان مدظلکم علینا الرحمٰن
از کمترین محمد کلیم بعد قدمبوس لا نهایة عرض آنکه احوال احقر
موجب تشکر است خیریت بندگان جناب مطلوب دارد عنایت نامه که اصدار
یافته بود زبانی اطلاع یافته مفتخر گردید و یا حقر نرسید، این احقر
ارادهٔ مصمم دارد۔ انشاء الله بقدمبوس مشرف گردد۔ و زبانی ن
میر مبین صاحب و قبله اصغار رفت که این ضلع بقدوم بندگان رشک جنان
خواهد گردید۔ توقع قوی است که درانجا اگر ممکن شود بسعادت قدمبوسی
برسد۔ ظل فیض رسانی ممدود باد برب العباد۔ زیاده چه عرض
دارد بخدمات اعزه همراه رکاب، سلام نیاز برسد۔

مکتوبات فتح خان بنام حضرت مظهرؒ

۵۹

خداوند خدایگان فیاض زمان پیر و مرشد صاحب مرزا جان جانان
جیو مدظله ازین صوب فدوی فتح خان بعد از ادای آداب تسلیمات
که شیوهٔ فدویان است معروض می دارد، الحمد لله والمنة که احوال عاجز
است و صحت تندرستی ذات والا صفات شب و روز قرین حال۔ از خدمت

فیض موہبت رخصت شدہ بخیریت در لشکر رسیدہ و توقع از ذات عالی
آنست کہ شب و روز از دعاء خیر یاد می فرمودہ باشند کہ بمطابق آن
کامیاب گردد و ہموارہ از عنایت نامہ عالی سرفرازی می فرمودہ باشند
کہ باعث پرورش است زیادہ چہ عرض نماید ۔ بجمیع صاحبان و برادرا
سلام دعاء برسد ۔

مکرر آنکہ شاہنشاہ درانی در دوآبہ قیام ورزیدہ و معاملت
مکانات می شود ۔ ہمان وقت باین سمت تشریف می آرند ۔ .....

۶۰

بخشِ فیاض

خداوند خدایگان فیض / زمان پیر و مرشد مرزا جان جانان
جیو مدظلہٗ از یعصوب کمترین عقیدت گزین فتح خان بعد از آداب
تسلیمات کہ شیوۂ عقیدت مندان است معروض رائے فیض پیرائے
می گرداند ۔ الحمدللہ کہ احوال مابخیر است و صحت و تندرستی ذات
فائض البرکات از درگاہ مجیب الدعوات شب و روز مطلوب ۔
درین ولا قاضی ثناء اللہ جیو از پانی پت در لشکر آمدہ چنانچہ این
فدوی ہر روزہ بایشان ملاقات می نماید ۔ بنا بر اطلاع معروض
داشتہ شد و خبر شاہ از زبانی ملاں عمر و لعل خان واضح رای عالی
خواہد شد [1]

بخدمت جمیع برادران و یاران خورد و کلان سلام دعاء برسد ۔

---

[1] میر محمد مبین نے جو ۱۱۸۵ھ میں خلیفہ ہوئے تھے، ایک مکتوب میں ملا عمر کا ذکر کیا ہے کہ وہ مولوی عبدالرزاق صاحب کے مرید ہیں اور ان پر بھی میں نے توجہ دی ہے ۔ اور شاہ سے مراد شاہ درانی ہے ۔

۶۱

خداوند خدا یگان فیض بخش فیض رسان پیر و مرشد جیو مدظلہ
از بیضوی مکترین عقیدت گزین فتح خان آداب تسلیمات کہ شیوۂ
عقیدت مندان است معروض رائے فیض پیرا میگرداند الحمدللہ کہ احوال ما
بخیریت است و صحت و سلامتی ذات والاصفات از درگاہ قادر برحق
شب و روز مطلوب۔ از جناب فیض مآب رخصت شدہ بخیریت تمام در
لشکر رسیدہ و خط کہ بہ قاضی پانی پت مرحمت شدہ بود این عقیدت
گزین بآن سمت نرفتہ و از راہ باز چون در لشکر رسیدہ می خواست کہ
ازین جا رفتہ خط برساند لیکن بہ سبب آبخورد ارادۂ آن طرف بعمل
نیامدہ و بطرف بریلی روانہ شدم۔ ازین سبب خطِ آن خداوند نعمت
را بدست آدم دیگر پیش قاضی فرستادہ ام خواہد رسانید۔

و بہ ملاں حسن خان[1] کہ عنایت نامہ بود بمشار الیہ رسانیدہ
و مردمان قصبۂ پانی پت کہ از قاضی آنجا نارضا ہستند پیش نواب
صاحب این خبر رسیدہ و بعد کسے نیامدہ۔ و ملا حسن خان گفتہ است
کہ ما دو ہمینجا در لشکر حاضر ہستیم کہ ہرگاہ کہ از قصبۂ مذکور نالش
پیش نواب صاحب می آید ہر قدر مقدور ماست، در سعی قصور نخواہیم
کرد خاطر شریف جمع دارند و توقع کہ ہرگاہ نماز اداء فرمایند در حق
غلام نظر توجہ بدارند و ہموارہ تا شرف ملازمت از عنایت نامہ سرفراز
می کردہ باشند۔ زیادہ حد ادب۔ بخدمت جمیع یارانِ حاضر الوقت
از فتح خان سلام دعا برسد۔ بخدمت ملاں محمد نسیم سلام
نیاز رساند۔

---

[1] محمد حسن خان خانزادہ۔ اِن کے مکتوبات پیش تر آ چکے ہیں۔ حضرت مظہرؒ نے فتح خان کو بھی قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ کے مقابلے میں سفارش کے لیے کہا ہوگا۔ اور ممکن ہے کہ یہ فتح خان خانساماں ہوں جو روہیلہ سرداروں میں سے تھے۔

مکتوب والدہ عبدالرحیم بنام حضرت مظہرؒ

[ملا عبدالرحیم کا ذکر مجموعہ ہذا کے مکتوب ۳۸ میں آتا ہے۔ یہ مکتوب مرتبین نے حضرت مظہرؒ کے نام لکھا ہے وہ لکھتے ہیں: " و حیدیوان کہ یکے ملا عبدالرحیم نام یک توجہ در آنولہ یافتہ ..." بہرکیف یہ متعین کرنا مشکل ہے کہ "شاہ جیو" اور "عبدالرحیم" جن کا ذکر مکتوب ذیل میں ہے کون تھے]

۶۲

ہوالمعز

بجناب کرامت مآب قبلۂ حاجات صوری و معنوی مدظلہ العالی۔

بر ذات عالی صفات مبرہن و ہویدا است کہ این ضعیفہ تنہا نیست ۔ پنج چہار کس اطفال دارد و شاہ جیو کہ شیوۂ عزلت اختیار کردہ اند اگرچہ رزاق مطلق حق است لیکن اسباب ظاہر دنیا شرط است ۔ خالق جل شانہٗ ذات حضرت را برائے ما مردم دستگیر کونین خلق فرمودہ لہذا لاچار محض شدہ، متصدع اوقات شریف است کہ دستگیری بظاہر اینقدر باید فرمود، تا بہ اطفال نان و پہیتی[1] بہم رسد۔ یا شاہ جیو را تلقین باید فرمود کہ درین امر لابدی و ناگزیر حرکت نمایند۔ زیادہ بندگی و حد ادب ۔ عرضے

والدۂ عبدالرحیم

---

[1] پہیتی پشتو کا لفظ ہے، معنی پتلی دال ۔

مکتوب حمزہ خان بنام حضرت مظہرؒ

۶۳

مرشد کامل ہادی آگاہ دل، کعبۂ دین و دنیا سلامت
از بندہ غلامان فدوی حمزہ خان بعد از سلام بندگی و غلامی
بجا آوردہ بعضمیر منیر عالی می گردد کہ مجاری این حدود بحد شکر است
وصحت و تندرستی آن ذات شریف دم بدم نیکو مطلوب - ثانیاً آنکہ عطوفت نامہ
عظامی در باب طلب اسپ کہ صادر شدہ بود شرف ورود یافت - صاحب من بموجب ارشاد اسپ مذکور مصحوب میر اسمعیل و نثار علی خان
بخدمت مرسول داشتہ، یقین کہ بخدمت خواہد رسید سابق زبانی بعضے
معلوم شدہ کہ آنصاحب داعیۂ فروختن اسپ می دارند - درین باعث
فدوی در دل فہمد کہ بجائے دیگر رفتن اسپ خوب نیست، اگر خواہ مخواہ
آنصاحب (را) ارادۂ فروختن است، اگر نزد ما خواہد ماند، از ہمہ
بہتر، اگر مرضیٔ آنصاحب داشتن اسپ نزد خود شد، این از
ہمہ خوب شد کہ درین کار بماند و بندہ بہر عنوان وابستۂ آنجناب است
...... زیادہ عرض بندگی -

مکرر آنکہ بخدمت میر صاحب جیو و میر ابوالعوالی جیو از طرف
حاجی میر محمد خان و سید ہان (کذا) و علی خان و حمزہ خان محمد افضل
خان، محمد یار خان، عزیز اللہ خان و رحم خان و لال محمد و مروس دوہ (کذا)
سلام بندگی قبول فرمایند -

مکتوب غلام نبی بنام حضرت مظہرؒ

["مکاتیب مرزا مظہر" مرتبہ عبدالرزاق قریشی کے کئی مکتوبات میں حضرت مظہرؒ نے غلام نبی کا ذکر کیا ہے جن سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ پانی پت کے رہنے والے اور حضرت مظہرؒ کے ایک واقف "حمایت اللہ خان جیو" کے بڑے صاحبزادے تھے۔ اور حضرت مظہر کے مرید بھی تھے کیونکہ ان کو "یاران طریقہ" میں سے ایک عزیز کہہ کر خود حضرت مظہر نے شمار فرمایا ہے (مکتوب ۵ مجموعہ محترم عبدالرزاق قریشی)۔ غلام نبی نے قاضی ثناء اللہ پانی پتی کے صاحبزادے دلیل اللہ کو فن تیر اندازی سکھایا تھا (مکتوب ۱۱۸ مجموعہ قریشی) جس زمانے میں حضرت مظہرؒ نے سفر حج کا ارادہ کیا تھا، غلام نبی عظیم آباد کا قصد رکھتے تھے (۱۱۸۸ھ) اور غلام نبی کا جو مکتوب ذیل میں درج کیا جا رہا ہے وہ اسی زمانے کا ہے۔ اگر غلام نبی یا تو عظیم آباد گئے ہی نہیں یا پھر جلد واپس آگئے تھے کیونکہ حضرت مظہرؒ کے ایک مکتوب (عـ ۱۲۴ مجموعہ قریشی) بنام قاضی احمد اللہ میں، جو صفر ۱۱۹ھ کا معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مظہرؒ نے میاں غلام نبی کو بھی سلام لکھا ہے۔

اب ذیل میں محترم عبدالرزاق قریشی کے مجموعے سے حضرت مظہرؒ کے مکتوبات کے ۱۵۹ اقتباسات بھی

۱؎ اس میں روہیلوں اور سکھوں کے مشترکہ حملے کا ذکر ہے جو نواب ابوالقاسم خان پر کیا گیا تھا جبکہ نواب ابوالقاسم خان اپنے بھائی کے ساتھ مجدالدولہ کی طرف سے پانی پت [illegible]

کیے ہاتے ہیں جن میں غلام نبی کا ذکر آیا ہے :

(۱) مکتوب ۵ : بنام قاضی ثناء اللہ

"فردا صبح غلام نبی جیو نام عزیزی از یاران طریقہ روانۂ دہلی می شوند۔ فرصت تحریر نیست۔۔۔ میاں غلام نبی جیو را توجہ بدادہ باشند" (ص ۷)

(۲) مکتوب ۶۱ : بنام قاضی ثناء اللہ

"فقیر اللہ و غلام نبی بقصد عظیم آباد بہ دہلی می آیند در حق اینہا سپارش بہ برادران آنجا باید نوشت" (ص ۸۷)

(۳) مکتوب ۷۳ : بنام قاضی ثناء اللہ

"وحمایت اللہ خان جیو نیز ہمراہ غلام نبی پسر کلان ایشان بروزی آمدہ بود، در شہر است و پسر خورد ہم در اینجا ست" (ص ۱۰۶)

(۴) مکتوب ۱۱۸ : بنام قاضی ثناء اللہ

"و درین ایام دلیل اللہ را با سید غلام نبی علاقۂ تلمذ فن تیراندازی و موافقت مزاج زیادہ از حد است پس در تقدیرات مرفوعۂ سید مذکور کہ ہم آشنای فقیر و ہم آشنای آن برخوردار است توجہ از اہم مہمات باید دانست و لیز ثبوت حق رعایت جانب از واجبات خیال باید کرد کہ درین صورت فقیر ممنون خواہد شد۔" (ص ۱۴۷)

(۵) مکتوب ۹۵ : بنام قاضی ثناء اللہ

"بہ غلام نبی دعا" (ص ۱۴۱) اسی مکتوب میں حمایت اللہ خان جیو کو بھی دعا لکھی ہے۔

(۶) مکتوب ۱۹۰ : بنام جانِ جاناں قاضی ثناء اللہ

"غلام نبی در تلقی قضای قرض جواب صاف داد" (ص ۱۹)

(۷) مکتوب ۱۲۱ : بنام قاضی احمد اللہ
"حمایت اللہ خان و ...... میان غلام نبی سلام"
(ص ۱۹۵)

لیکن اسی مجموعہ کے مکتوب ۶۴ سے پتا چلتا ہے کہ حضرت مظہرؒ کے تعلق کے لوگوں میں ایک "غلام نبی پسر شیر محمد" بھی تھے۔ ان کا ذکر مکتوب مذکور میں یوں آتا ہے:

"جواب آن را مفصل نوشتہ بدست غلام نبی پسر شیر محمد چپاد بیشتر فرستادہ ام رسیدہ باشد" (ص ۸۸)

بہر کیف، اب وہ مکتوب ملاحظہ ہو جو غلام نبی نے حضرت مظہرؒ کو لکھا ہے:

۶۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اے ہمہ تو جیہ گویمت کو بمکان ...... (۶)
ہم ز بیان مبتدی ہم ز لسان منتہی
قبلۂ دو جہان، کعبۂ دین و ایمان، سلمہ الرحمٰن - زمین خدمت به لب ادب بوسیدہ بعرض حضور فیض معمور می رساند۔ الحمد للہ، تا حین تحریر بفضل حی القیوم بدون قبلۂ حقیقی نیم جان زندہ ام، و سلامت ذات والا صفات مقصود از حیات کہ غلام در عالم صورت مرخص شدہ کدام وقت بے تصور حضرت قبلہ نیست۔ بموجب

129

ارشاد ہمیشہ در مداومت و ورزش مراقبہ سعی بلیغ می نماید۔ اکثر گاہ دل را لذتے ازاں حاصل می آید و گاہے جمعیتے در باطن خود نمی بیند۔ و از فیض صحبت چہ لذتہا است کہ نیافتہ۔ دل ہمیشہ می خواہد طوف کوی جانان کردن بے پر و بالے۔ واے ناتوانی۔ ارادہ مصمم بود کہ اندکے ہم از سد رمق مایحتاج فراغت می شد، قدم از سر ساختہ، چندے بجناب عالی گزرانیدہ سلوک تمام کند۔ زہے سعادت آنکسان کہ در حضور پرنور اند۔ ہیہات، ہیہات، طلب دنیا مانع عقبیٰ گردد ...... تخم روزی در پراگندگی ریختہ اند۔ بے اختیار بسمت مشرق[۱] می باید رفت۔ بماہ رجب کہ ارادہ مصمم بود موافق آبخورد صورت نہ بست۔ در شہر حال اگر قسمت بآن صوب می کشد لاچار۔ دگر حریت ملام است و بس

عرضی
غلام نبی

مکتوب جانعالم خان بنام حضرت مظہرؒ

۶۵

حضرت صاحب قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین حضرت صاحب دام اجلالہٗ و افضالہٗ۔

بعز عرض بندگان عالی متعالی می رساند۔ آرزوی دریافت قدمبوس خادمان از اندازۂ معروض خارج۔ اگرچہ بنور قدوم در عالم ظاہر مشرف اندوز گردیدہ، فاما در عالم باطن یکے از غلامان و خادمان

[۱] یعنی عظیم آباد، جیسا کہ حضرت مظہر کے مکتوب ۹۶ (مجموعۂ ثانی) میں ہے۔

آن جناب آرزوی دارد که لطف و توجه آن هادی مریدان، حامی این غلام گردد، بدریافت سعادت قدبوس مشرف می گردم. کل امر مرهون باوقاتها. بران شاکر، امیدوار توجهات جیالسنت. از توجه دلی که فلاح و صلاح کونین این غلام در ضمیر آن مضمر است قطع انظار کریمانه خواهند داشت، از وجه غلامی که در آنجناب فیض مآب دارد، توجه نیکو بر بیخای مبرهن و روشن. الهی ظللکم ممدود

کمترین غلامان
جالعالم خان

مهر

نعمت خان
جالعالم خان ولد

مکتوب امانی بیگم بنام حضرت مظهر رح
(بقلم سید علی احسن)

۶۶

حضرت قبلهٔ دوجهان سلامت - از کمترینه امانی بیگم بعد از عرض بندگی معروض رای خاطر فیض پیرای واضح خاطر شریف باد که بفضل الهی و از توجه دعائی خیر آن مرشد برحق بخیر و بعافیت از لهاور به عظیم آباد بتاریخ چهارم شهر رجب المرجب رسیده. از قبله گاهی

و برادر عزیز ملاقات میسر آمده ہزاران خرمی وانبساط رو داد - وہنوز از میر خیر الدین حسین ملاقات نہ شدہ، از عظیم آباد دو سہ منزل جائے تشریف دارند، لیکن بیکار نشستہ اند - و حضرت قبلہ گاہی و برادر عزیز نیز عدم روزگار معطل اند - از بیکاری این صاحبان البتہ بخاطر ملال و اندوہ می گزرد، توقع آن دارد کہ از دعای خیر فراموش نہ فرمایند - واگر از راہ شفقت و بندہ نوازی گاہے از دو کلمۂ خیریت صحت مزاج تشریف یاد و سرفراز فرمایند، عین نوازش و تقویت خواہد بود - زیادہ چہ عرض نمودہ آید -

بخدمت گرامی مشفقہ مکرمہ حضرت والدہ صاحبہ و برادر صاحب وہمشیرہ عزیز دلہن بیگم سلمہم اللہ بندگی وسلام ابعد تمنا قبول وموصول باد، وازطرف دایہ آداب بندگی نیز قبول باد -

از راقم الحروف اضعف العباد سید علی احسن، ومیر علی محسن بندگی و نیاز قبول فرمایند - اگرچہ بصورت ظاہر بملازمت سامی بہرہ اندوز نہ شدہ، لیکن سعادت معنوی وملاقات روحی کہ فیض وکمال عارفان است حاصل - ؎

مصاحبت چہ ضرور است آشنائے را
ہنوز بادیمن محو نکہت عربی ست

زیادہ بندگی بندگی - خط ملفوف بخدمت والدہ صاحبہ فرستادہ شدہ البتہ توجہ فرمودہ خواہند رسانید -

مکتوبات محمد خان (ہمشیرزادہ دوندے خان)

بنام حضرت مظہرؒ

[محمد خان، روہیلہ سردار دوندے خان کے بھانجے تھے، جو بسولی سے دہلی آکر حضرت مظہرؒ کی خدمت میں رہے تھے اور تربیت حاصل کی تھی۔ "حیاتِ حافظ رحمت خان" میں انھیں حافظ رحمت خان کا بھانجا بتایا گیا ہے، اور یہ بھی درست ہے کیونکہ دوندے خان، حافظ رحمت خاں کے چچا زاد بھائی تھے اور محمد خان کی والدہ حافظ رحمت خان کی چچا زاد بہن تھیں۔ حضرت مظہرؒ کے تین مکتوبات بنام قاضی ثناء اللہ پانی پتی (عـ۱۰، عـ۱۱، عـ۱۳ مجموعہ مرتبہ عبدالرزاق قریشی) میں محمد خاں کا ذکر آیا ہے
مکتوب عـ۱۰ میں ہے کہ "دریں اثنا ہمشیرزادہ دوندے خاں، محمد خان نام، جوانے از یاران طریقہ برائے کسب مقامات از بسولی رسید۔ چند روپیہ و سواری رتھ ہمراہ دارد۔ ۱۷۱ ل
این جا ملاحظہ نمودہ متکلف و محرک شد کہ قصد گنجا یار باید کرد...
..... مردم خانہ ہم راضی بہ سفر شدند، چنانچہ پس فردا کوچ است"
یہ مکتوب دہلی سے لکھا گیا ہے۔ مکتوب عـ۱۱ میں جو اسی سلسلے کا ہے، قاضی صاحب کو خبر دی گئی ہے کہ "مردم محل روز سہ شنبہ نوزدہم ماہ معہ بورقہ حفظ الٰہی بہ ہمراہی برخوردار محمد خان ہمشیرزادہ دوندے خان کہ برائے کسب مقامات آمدہ بود و مولوی نعمت و میاں مراد یار قدیم و میاں پیر علی با چند روہیلہ ہائے جند و جی در سواری رتھ و چھکڑہ، اسباب روانہ سنبھل شدند"
مکتوب عـ۱۳ میں بھی محمد خان کا ذکر ہے مگر اس میں "ہمشیرزادہ

دوسرے خاں" کی صراحت نہیں ہے اور اس لیے اس مکتوب کے
محمد خاں سے مراد محمد خاں برادر نامدار خان بھی ہو سکتے ہیں جن
کے مکتوبات پیشتر آ چکے ہیں۔ اس مکتوب نمبر ۱۳۰ میں حضرت
مظہر لکھتے ہیں کہ محمد خاں حامل رقعہ از یاران طریقہ است
اگر طلب نماید توجہی دادہ باشد و بہ نزلیند کہ بوطن می رسد"
واضح رہے کہ یہ مکتوب (نمبر ۱۳۰) ۱۱۹۰ م لکھا ہے کہ اس میں
نواب ابوالقاسم خاں (م ۱۱۹۰ م) کے انتقال کی خبر ہے۔
یہاں محمد خاں کے دو مکتوبات پیش کیے جا رہے ہیں
ان میں پہلا حضرت مظہر سے تعلق بیعت قائم ہونے سے قبل
کا معلوم ہوتا ہے اور اس میں یہ درخواست کی گئی ہے کہ حضرت اگر
بدایوں کی طرف تشریف لائیں تو غریب خانہ راہ میں ہے ایک روز
قیام فرمائیں۔ دوسرے مکتوب کے انداز تحریر سے صاف ظاہر ہے کہ
یہ تعلق بیعت قائم ہونے کے بعد کا ہے، بلکہ اس میں دہلی کے
یاران طریقہ کو سلام لکھا ہے گویا یہ محمد خاں کے دہلی میں حضرت
مظہر کے زیر تربیت رہ کر بسولی واپس جانے کے بعد کا ہے۔
اب وہ مکتوبات ملاحظہ ہوں:-

۶۷

جانجاناں صاحب سلمہ اللہ الواہب۔
شاہ صاحب قبلہ مسترشدان و کعبۂ مستفیضان، حضرت شاہ صاحب
سلامت۔ معتصر الخدمت محمد خاں بعد گزارش لوازم تسلیمات و مدعبودیت
کہ سرمایۂ سعادت دوجہانی است معروض حاشیہ نشینان محفل خلد مشاکل

می رساند ۔ احقر اگرچہ از سعادتِ قرب حضور دور است، لیکن درحفظ الغیب آن خلاصۂ دودمان عالی موصول ۔ امید کہ این مخلص غائبانہ را از توجہ خاطر فیض مآثر فراموش نفرمایند۔ و اگر داعیۂ طبیعتِ گرامی بر سمت بداؤن مصروف باشد، چون غریب خانہ در راہ است، توجہ مبذول فرمودہ برائے یک روز بہ قدوم کرامت لزوم کلبۂ احقر را منور سازند، تا بمشاہدۂ دیدار شریف و قدمبوس سامی سعادت اندوز گردد ۔ زیادہ حد ادب دانستہ۔

۶۸

بجناب پیر و مرشدِ برحق، قبلہ و کعبۂ دین و آخرت معروض می دارد کہ از نواب صاحب قبلہ کہ در لبسولی تشریف آوردہ بودند، خبرِ صحت و سلامتِ ذاتِ عالی استماع یافتہ بود ہزار سجدۂ شکر بدرگاہ واہبِ حقیقی بجا آوردہ آنچہ از تمنائے شرف ملازمت و مہجوری قدمبوس می گذرد۔ او سبحانہ تعالیٰ دانا است۔ ہموارہ مستدعی این دعا است کہ بزودتر اوقات این سعادت میسر آید۔ زیادہ حد ادب ۔ بجناب عالیہ والدہ صاحبہ عرض کورنش میاں پیر علی و محمد منیر جیو و میاں محمد مراد و آخوند تسلیم سلام خوانند۔ والدۂ غلام و غلام زادہ مع مادر خود تسلیمات می رساند۔ ملا نہا آخون خان محمد قادر داد خاں کورنش می رسانند۔ فقط محمد خان

مکتوبات ضیاء الدین حسین بنام حضرت مظہرؒ

۶۹

قبلۂ نیازمندان و کعبۂ مستمندان دام افضالہٗ سلامت ۔

اضعف المخلوقین فقیر ضیاء الدین حسین بعد تقدیم مراسم بندگی و نیاز معروض می دارد کہ الحمدللہ احوال این مسکنت مآل بحمد ایزد ذوالجلال مقرون است و صحت و سلامتی جناب فیض مآب در ہمہ حال مستدعیست از سبحانہٗ و تعالیٰ ظل عاطفت عالی را بر مفارق مسترشدان و جمیع نیازمندان دیرگاہ سلامت دارد ۔ قبلۂ من ! آرزوی سعادت قدمبوس آنچہ بر دلِ نیاز منزل مستولی است شرح آن از حدِ احصا بیرون است ۔ روزے نمی گذرد کہ سواے این آرزوے دیگر بخیال باشد امّا موانع ...... ازین سعادت محروم داشتہ ، امیدوار است کہ عن قریب بہ تحصیل این سعادت ...... میمنت لزوم بگذراند و ہو سبحانہٗ تعالیٰ علیٰ ذالک قدیر و بالاجابۃ جدیر ۔ درین روزہا ...... خبر قدوم میمنت لزوم بہ بلدۂ پانی پت استماع یافتہ کہ عن قریب بہ تحصیل آرزوی نیازمندانِ این ضلع متوجہ خواہند گردید ۔ درین تمنا روز و شب انتظار دارد ۔ حق سبحانہٗ و تعالیٰ میسر آرد ۔ قبلہ و کعبۂ من درین ایام از ہجوم عوامل عوارض روحانی کہ غیر از جناب عالی از ہیچ جانب بنظر نمی آید امید دستگیری دارد ، از وساوس و خطراتِ شیطانِ رجیم کہ لعنۃً مستولی قلب می شود و بہ تعوذ و لاحول ہمان آن مدافعت می نماید و بعد زمانے باز خطرات وارد قلب می شود ، و دفع می گردد ، و آن خطرات را نمی تواند معروض داشت ۔ بعد مدافعۃ آن خیالات

در ہم و حزن آن قدر گرفتار می ماند کہ قریب ہلاک نوبت می رسد۔ درین حالات غیر از دست گیری جناب عالی صلاحیت ممکن نیست۔ امیدوار است کہ بمعالجۂ این مرض قلبی کہ از چندگاہ مستولی حالات است۔ بتوجہاتِ عالی مسدود شود و درین بابت ہرچہ ارشاد بہ عمل آرد۔ زیادہ ازین حد ادب ظلکم ممدود باد۔ نورچشم مولوی قلندربخش آرزوے قدمبوسی دارد[1]

۷۰

حامداً و مصلیاً

قبلہ و کعبۂ دوجہان مدظلہ العالی۔ بعد تقدیم مراسم عبودیت و نیاز بعرض عالی متعالی می رساند۔ آرزوئ ملازمت سراسر سعادت بحدے مستولی است کہ شرح آن درین قرطاس نمی گنجد حق سبحانہ و تعالیٰ باین دولت مشرف گرداند۔ ہنگامۂ این اضلاع علی الخصوص آمد آمد شاہ ابدالی ازین سعادت مقصر داشت، از حالات اضطرار قلب نمی توانم معروض داشت وکفیٰ باللہ شہیدا۔ امیدوار است کہ بحال این نیازمند توجہے مبذول شود کہ ازین گرداب بلا برآمدہ باین سعادت عظمیٰ مشرف گردد۔ مجملاً از حالاتِ این غلام نورچشم میاں قلندربخش صاحب بعرض عالی رسانیدہ باشد کہ از توجہ موجہ نورچشم در سلکِ غلامانِ آنجناب منسلک گشتہ و چند روز مشمول توجہات

---

[1] جیسا کہ اس فقرے سے ظاہر ہے مکتوب نگار "ضیاء الدین حسین" مولوی قلندربخش کے والد ماجد ہوں گے جو حضرت مظہر کے ممتاز خلفاء میں سے تھے۔ اور تھانیسر کے رہنے والے تھے۔

گشتہ، در توجہ اوّل گریۂ بسیار غالب ماند و بیاضے نمودار شد و در دیگر توجہات الوانِ مختلف بیاض و سواد و زرد فام و گل ہاے زنگار رنگ نمودار شدہ و می شود و چند دفعہ رؤیاے عجائب و غرائب بمشاہدہ آمدہ این ہمہ را شکر یکے نمی تواند کرد ؎

گر بر تنِ من زبان گردد ہر موی
یک شکر وے از ہزار نتوانم کرد

الحال رؤیاے الوان بدستور است۔ مفصل احوال غلام را نور چشم بعرضِ عالی رسانیدہ باشد۔ از فضل و کرم امیدوار است کہ تا حصول دولت آستانہ بوسی توجہ بحالِ غلام مبذول شود۔ و وقتِ حلقہ غلام ہم شریک توجہ گردد۔ زیادہ ازین معروض داشتن حدِ ادب نہ بیند۔ زیادہ بندگی و نیاز و عجز و انکسار۔

۱۷

حامداً و مصلیاً

قبلۂ و کعبۂ نیازمندان مدظلہٗ۔

؎ آہ من العشق و حالاتہٖ — احرق قلبی بحراراتہٖ
ما نظر العین الی غیرکم — اقسم باللہ و آیاتہٖ

بعد اداے مراسمِ نیاز و بندگی معروض می دارد۔ ؎

آرزو دارم کہ خاکِ آن قدم — توتیاے چشم سازم دم بدم

حالاتِ خود را سابق بعرض رسانیدہ و نور چشم میان قلندر بخش مفصل گزارش کردہ باشد۔ ازان جا آرزوی ملازمتِ سراسر سعادت از حد گذشتہ و می گذرد۔ حق سبحانہٗ و تعالیٰ بزودی میسر آرد، کہ آمد آمدِ ابدالی

خیلے در تردد انداختہ، عن قریب کہ بفضلہ سبحانہ ازین تشویش دلجمعی می گردد، خود را بحضور می رساند، امیدوار است کہ فدوی را از آن خود تصور فرمودہ شود، غائبانہ مشرف باید داشت۔ دیگر شرح احوال موجب ملال است۔ زیادہ چہ گزارش رود۔ ظل عاطفت عالی مدام مستدام باد۔ آمین یارب العباد۔ زیادہ بندگی و نیاز۔

مکتوب منصب خان بنام حضرت مظہر

۷۲

قبلۂ جاودان، کعبۂ مریدان حضرت پیر و مرشد حقیقی سلمہ اللہ تعالی

غلام فدویت نہاد منصب خان آداب تسلیمات و مراسم تعظیمات کہ شیوۂ غلامان خاک پائے بلکہ آئین سگان آستان جناب فیض مآب است معروض می دارد، از خدمت سراپا فیض و برکت مرخص شدہ، در لشکر رسیدہ و صبح آن از موجودات فراغت حاصل نمود۔ و موجودات برادری ملان نامر تا حال نہ شدہ۔ غلام کہ ہر وقت و ہر ہنگام امیدوار توجہات و متوقع ادعیہ زاکیہ بودہ سود و بہبود دارین دران میدانند۔ امیدوار است کہ تا حصول قدمبوس بدعائے خیر یاد فرما باید بود۔ زیادہ معروض ندارد۔ از فدوی سراپا نیاز ملان محب اللہ تسلیمات و قدمبوس قبول باد۔ بخدمت ہمہ یاران از منصب خان سلام و نیاز برسد۔

مکتوب محمد وجیہ الدین بنام حضرت مظہرؒ

[وجیہ الدین نام کے ایک شخص کا ذکر حضرت مظہرؒ نے اپنے ایک مکتوب (ع ۱۳۰ مجموعہ عبدالرزاق قریشی) میں، جو قاضی ثناء اللہ پانی پتی کے نام ہے، یوں کیا ہے: "کدام شخصے برشیخ وجیہ الدین صاحب عرف شیخ مٹھا که بجاے برادر و فرزند فقیر اند و نیز با شما برادری دارند، دعویٰ کرده. یقین است که اگر حق است به عمل خواهید آورد۔"]

۷۳

حضرت سلامت! آرزوی ادراک قدمبوس زیاده ازانست که به تحریر درآید. از خدمت شریف مرخص شده، به مراد آباد رسیده، همدران ایام به آنوله رفتم و الحال چند روز شده که باز بخانه آمده ام. احوال حویلی سید اصالت خان محمودی روبرو گذارش کرده بودم و برای حویلی دیگر متصل آن که به پرسیدن مالک موقوف داشته بودم چون معلوم شد آن مکان خالی نمی شود. و یک حویلی دیگر خام متصل میر خیر علی هست. مالک آن در بریلی هست، اجازت آن و تعین کرایه موقوف براو است لیکن بے ملاحظه و پسند نه گفته شده اگر مرضی شریف باشد یا گفته شود. یک دالان خام و کھپریل پیش دالان و صحن مناسب و دو حجره دارد و بیرون دروازه احاطه دیگر دارد که قابل بود و باش است و اگر درانجا صورت اقامت خواهد شد بتدریج زمین هم میسر خواهد آمد که دران مکانے ساخته شود. بهرحال تشریف فرمودن درین شهر سعادتے است که خدا میسر آرد

یک قند ارسال داشته، می رسد۔ پیش ازین زبانی شخصے متشیع شنیده بودم که کتاب جنة العالیه فی فضائل معاویہ تصنیف است از تصانیف شاه ولی الله صاحب۔ ہرچند قائل معتبر بود لیکن فقیر باصرار تمام تکذیب وے کرد، و به بعضے مقدمات کذب این خبر ذہن نشین وے کردم۔ طرفہ اتفاق است که در اکثر عزیزے پیش راے بہادر سنگھ باز مذکور نموده فقیر بارے تکذیب وے ہم کرد۔ لیکن از بہادر جیو معلوم شد که کتاب مذکور دو مجلد ضخیم در شاہجہان آباد پیش من به بیع آمده بود فقیر گونت که پیش ازین در وجود این کتاب شک داشتم۔ حالا که وجود آن متحقق باشد، ظاہرا شیئی که فویلٌ للذین یکتبون الکتاب بایدیهم ثم یقولون ہذا من عند الله لیشتروا به ثمناً قلیلا گویا بیان حال آنہا است برائے عداوت ایشان این ہمه درد سر برخود کشیده باشد، و فضائل شخصے که جمیع محدثین انکار حدیث وارده در باب وے کرده اند و نسبت وضع و بطلان بآن کرده، این چنین عالم محدث چه گونه خواہد نوشت، محض افتراء و بہتان است۔ بنا براطلاع گذارش نمود که آن مخدوم ہم و مولوی ثناء الله صاحب ہم از تصنیفات ایشان به تفصیل مطلع اند۔ از حقیقت حال اطلاع باید فرمود۔ و بہادر جیو از کتاب مذکور بعض فقرات نقل می کردند که ازان کذب صریح معلوم می شد۔ بعض کلماتے که منسوب به نواصب است و سید یوسف علی خان ساکن رواری (ریواڑی؟) ہم می گفتند که از دو سه معتبر چنین شنیده ام۔ زیاده چه عرض نماید۔

از خانصاحب محمد علی خان جیو و بنده محمد وجیه الدین بندگی التماس است۔

مکتوب اسد خان بنام حضرت مظہر

۷۴

می رساند کہ تا تحریر این عرضی نہم رمضان المبارک است۔ فدوی مع متعلقان و توابع از توجہ عالی متعالی بہ عافیت است و خیر صحت وسلامتی ذات عالی مسئول۔ از دیر رسیدن نوازش نامہ کہ مشعر بر عافیت مزاج اعتدال امتزاج طبیعت فدوی عقیدت سرشت بسیار متعلق است امیدوار است کہ بجواب آن سزاوار شود۔ زیادہ چہ عرض نماید۔ محمدی و دولت النساء مع والدہ ونانی وہمشیرہا اسم باسم کورنش می رسانند

عرضی

اسد خان

مکتوب برادرِ خواجہ فتح اللہ بنام حضرت مظہر

۷۵

بعد بجا آوردن آداب قدمبوسی بعرض می رساند امروز کہ تاریخ چہاردہم شہر ربیع الاول است مع برادر گرامی قدر خواجہ فتح اللہ صاحب و نورچشمان مغلو و حاجی و دادا صاحب بہ توجہ آن قبلۂ قرین حمد و شکر است و خیریت مزاج مبارک لیل ونہار از جناب او سبحانہٗ مستدعی۔ احوال سراپا ملال خود را چہ شرح دہد کہ بقلم راست نمی آید۔ آنچہ از مکروہات زمانہ صدمات کشیدہ و می کشد۔ ہوش و حواس مطلق نماندہ کہ التماس

نماید۔ بعد مدت پنج سال نوازش نامہ متضمن برین سانحہ جانکاہ خواجہ کامیاب کہ حق تعالیٰ بیامرزد پرتو نزول افروخت از مطالعہ آن حالتے بر دل طاری گشتہ کہ ہمہ تاب و طاقت سلب گردید و عجب حیرانی لاحق شد کہ آسمان و زمین در نظر تیرہ می نماید۔ با وجودیکہ صدمات زمانہ از چندے لاحق است کہ یک دفعہ آسمان بر سر ریختہ و مزۂ زندگی ہیچ نماندہ بود چندے ایام زندگی را چار و ناچار کہ درین بے اختیار است خیلے بیمزگی بسر می برد کہ درین اثنا این سانحہ ارقام شد۔ از دریافت آن آنچہ ایام زندگی تلخ کرخاک برین زیستن خدا داند چہ عرصہ گشتہ۔ سمت بجان کندن بسر خواہند شد۔ آن قبلہ گاہی درین مدت این غلام را یاد نہ فرمودند ہرگاہ یاد فرمود این سانحہ ارقام شد۔ ارقام فرمودن این چہ فائدہ داشت چراکہ اوشان تنہا بودند عیال واطفال نہ داشتند کہ بندہ ازین خبر رسیدن خبرگیران آنہامی شدیم۔ پس فائدہ شدے کہ پیش از مردن حالت مرگ معائنہ گردید۔ درین ایام پیری کہ روز بہ روز قویٰ ضعف افزونی دارد۔ علاوہ صدمات زمانہ ہیچو شکستہ آوردہ کہ ہیچ باقی نہ ماندہ، حق تعالیٰ بہ تصدق حضرات ایمان سلامت برد۔ پس پارچہ کہنۂ اوشان بہ کدام شیخے باید داد، بندہ چہ خواہد کرد۔ و دو اشرفی کہ ہستند بہ اطفال مرزا فتح اللہ کہ خیلے در حالت افلاس گرفتار اند و بندہ طاقت ندارد کہ خبرگیر او نہا شود۔ اوشان را بعزیزے کہ مستحق اند و بکار اوشان بیاید۔ غرض حواس تحریر نداشت کہ مفصل عرض می گردد۔ از مزاج کل مردمان محل دیگر تردد لاحق شد۔ حق تعالیٰ شفائے کامل عطا فرماید۔ نور چشمان مغلو و حاجی و دادا صاحب قدمبوس می نمایند۔

مکتوب امان اللہ وہمشیرہ فتح محمد بنام حضرت مظہرؒ

۷۶

بعرض قبلۂ دوجہان، کعبۂ جاودان سلمہ اللہ تعالیٰ می رساند فدوی خاک پای امان اللہ وہمشیرہ فتح محمد بعد ادائے آداب کورنش وبندگی معروض می دارد۔ غلام احوال کار خیر عاجزہ فتح محمد کہ از قدیم واجب الرعایت عالی بود در دار الخلافہ بجناب عالی مفصل معروض داشتہ بود۔ ارشاد شدہ بود کہ خاطر جمع دارد۔ خدائے تعالیٰ فضل خواہد کرد۔ چون غلامان سوائے ذات شریف درین وقت ملجا و پشت پناہے ندارد و احوال غلامان این است کہ بجہت نان و پارچہ محنت کلی دارد۔ بجز صبر و شکر علاجے ندارد۔ از فضل وکرم عالی امیدوار است کہ بحال فدائیت وبندگی فدویان نظر فرمودہ صرف عند اللہ دانستہ این قدر توجہ مبذول باید فرمود کہ غلامان از کار عاجزہ فراغت حاصل گردد۔ بہ دعاگوی عالی مشغول باشد۔ واجب بود بعرض رسانید۔ زیادہ حد ادب۔ فدوی پیر محمد اکحاب کورنش بجناب عالی می رساند۔

عرضی

غلامان قدیمی امان اللہ وہمشیرہ فتح محمد

مکتوب افضل بنام حضرت مظہرؒ

۲۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔ بجناب اقدس مقدس بندگان عالی حضرت مرزا صاحب وقبلہ خداوند خدائگان احقر افضل بعد ادائے آداب نیازمندی با وسلامہا معروض می دارد کہ ضعف مزاج حضرت قبلہ گاہی بہ دستور و تشنہ لبی این مشتاق روز بروز در ترقی حقوق ایشان نہ بدرجہ ئیست کہ ازین طرف درچنیں وقت چشم پوشی کردہ جہت اکتساب سعادت بعالی خدمت رسد صرف در بودن خدمت ایشان ہزاران سعادتہائے دارین مندرج است۔ لہذا درپئے حصول سعادتے از سعادت دیگر محروم ماندہ۔ انشاء اللہ العزیز ہمینکہ اندک قوت بیاید و ضعف برطرف شود۔ شرف اندوز عالی جناب می گردد۔ امید کہ غایت از توجہ مرحمت سامی ذخیرہ اندوز فیوضات گرد۔ باقی خیریت است۔ و مشتاقان سرفرز قدوم میمنت لزوم اند۔ لالہ لچھمن سنگہ بہ بندہ ربط قدیم دارد در کار خود یگانۂ روزگار است۔ بخدمت زانو نشینان آستانہ معلیٰ خود را خواہد رسانید۔ امیدوارم کہ در حق مشار الیہ توجہ مرعی فرمودہ اگر درین نواح یکے بنویسند بہتر، والا در پورب بہر کہ مناسب دانند برائے نامبردہ قلمی فرمایند، و بندہ را بنوازند۔ حضرت قبلہ گاہی قدمبوس و سلام و محمد منیر و برکت اللہ کورنشہا و اندرون بجانہ

احقر و محمد منیر و بہولی آداب کنیزکانہ می رسانند، و میاں غلام رسول و غلام حسن نیز قدمبوس بعرض می رسانند۔

غالب است کہ نواب صاحب ہمراہ محب اللہ خان صاحب تشریف بردہ باشند، واگر درانجا باشند سلامہا مطالعہ فرمایند۔ بیارانِ حلقہ نام بنام سلامہا مطالعہ باد، والسلام۔

بخدمت شریف مولوی ثناء اللہ صاحب سلامہا مشتاقانہ التماس است

مکتوب نادعلی پسر شیخ غلام محمد بنام حضرت مظہرؒ

۷۸

بخدمت فیض درجت حضرت مرزا صاحب قبلہ دوجہانی مدظلہ العالی می رساند - فقیر نادعلی پسر شیخ غلام محمد سہپوری[1] آداب تسلیمات فدویانہ و کورنشات نیازمندانہ بجا آوردہ معروض می دارد - غلام مرتضیٰ خلف نیازمند ارادۂ طالب علمی دارد و آن ثمر الزمان سبب اوقات بہ تمام سرمایان است کہ در قصبۂ سہپور[2] کسے مدرس نیز میسر نیست - لاچار شدہ آن قبلۂ حاجات را فرلی و مشفق دانستہ، بجناب عالی فرستادہ، یقین کہ معترف خواہد شد - موقع ضرورت فائض البرکات آنست کہ یک خط سفارش میر کلو جیو عنایت فرمایند کہ میر کلو جیو جاگیر نمودہ در مدرسۂ خود سکونت دہند و یا در بہولی در مسجد خود دارند تا از توجہ ہای بندہ زادہ بمقصود خود برسد - زیادہ چہ عرض نماید۔

---

[1] ، [2] یہ "سہس پور" ہوگا - اس نام کا قصبہ ضلع بجنور (روہیل کھنڈ) میں ہے۔

مکتوبات والدِ محمد مرتضیٰ خان بنام حضرت مظہرؒ

۷۹

بخدمت حضرت مرزا جان جانان صاحب مدظلہم و دام ارشادہم
عرض سلام بہ نیاز تمام قبول باد۔ تفصیل احوال اینجا در خط سید حشمت خان صاحب[۱] سلمہ اللہ تعالیٰ نوشتہ ام ملحوظ نظر مبارک خواہد شد۔ ازیں جہت مکرر بہ تحریر آں مصدع نگردید، دام ظلکم۔ از اندرون بندگی می رسانند۔

برخورداران نام بنام خصوصاً محمد مرتضیٰ خان و والدہ اش تسلیمات و کورنشات و شکر نسخہ عاسفہ بجا می آرند۔ عزیزے دیگر تسلیمات معروض می دارد۔ از اندرون بہ اندرون دعا معلوم باد۔ میاں کامو صاحب سلام مطالعہ نمایند۔ برادران در پٹنہ ملاقی شدہ بودند۔ ایشاں بسیار یاد می آمدند۔

نصف محرم روانہ شد۔

۸۰

غریب نواز سلامت۔ نوازش نامۂ فیض مشحون مرسومہ میاں غلام مصطفیٰ مرحمت فرمودہ بودند رسید و موجب افتخار ومباہات گردید۔ دریں ولا میاں روح الامین جیو سمت وطن خود

۱؎ والد میر محمد معین ۔ کلمات طیبات میں ان کے نام حضرت مظہرؒ کا مکتوب ۵۹ ہے نیز اسی مجموعے کے مکتوب ۶۴ میں بھی ان کا نام آتا ہے۔ اور مکتوب میں ان کے انتقال پر تعزیتی کلمات ہیں۔

رفتہ اند۔ ازین سبب عرض ملفوف نمودہ ارسال نکردہ، زبانی میاں غلام مصطفیٰ جیو آداب کورنش بعد نیاز بجا آوردند و میاں مرتضیٰ مع والدہ و ہمشیرۂ خود کورنش و تسلیمات بجا می آرند۔

مکتوب ہمشیرۂ خواجہ بادشاہ نقشبندی

بنام حضرت مظہرؒ

۸۱

حضرت پیر حقیقی و مرشد تحقیقی مدظلہ العالی حضرت مرزا صاحب جیو از طرف ہمشیرہ خواجہ بادشاہ نقشبندی بعد از عرض کورنش و بندگی فراوان معروض آنکہ درین روز ہا معلوم گردیدہ کہ حضرت تشریف شریف را طرف سنبھل فرمودہ اند خاطر متفکر گردید۔ حق سبحانہٗ و تعالیٰ از کرم و فضل خود بزود ترین اوقات باز بشہر حضرت را بیارد کہ نصرت ما مردم بیکسان از طمانیت ذات آن حضرت بالکل است۔ کیفیت این جانب بجناب عالی روشن است، خصوصاً درین روز ہا تنگی و عسرت نہایت ملحق شدہ۔ امید بر اخلاق کریمانہ و مربیانہ نمودہ برخوردار میر بہاء الدین را بخدمت ارسال داشتہ۔ امید کہ توجہ فرمودہ مبلغ ـــــ این جانب از سرکار نواب ارشاد خان وصول کنانیدہ حوالہٗ برخوردار میر مذکور فرمایند۔ درین باب غور فرمودن ممنونیت بیکسان است و مشکور عند اللہ عند الرسول گردیدن است۔ بجز بندگی چہ عرض نماید۔

ہندو دوستوں اور معتقدوں کے مکتوبات

حضرت مظہرؒ کے نام

[حضرت مظہرؒ کے نام ان کے ہندو دوستوں اور معتقدوں کے گیارہ مکتوبات یہاں پیش کیے جا رہے ہیں۔ چھتورام جیون، اور لبسا دن رائے بیدار کے والد کا لکھا ہوا ایک ایک مکتوب ہے۔ چھتر مل اور نانک چند کے دو دو اور مُرلی دھر کے تین مکتوبات ہیں، اور ایک مکتوب کے لکھنے والے کا نام نامعلوم ہے مگر اس کے مندرجات سے اس قدر ضرور معلوم ہوتا ہے کہ لکھنے والا حضرت مظہرؒ کا کوئی ہندو دوست اور عقیدت مند ہے۔ اور یہ مکتوب نامعلوم الاسم مکتوبات میں پہلا ہے، یعنی اِس مجموعے کا مکتوب ۹۲۔

اِن مکتوبات سے ظاہر ہے کہ لکھنے والے حضرت مظہرؒ سے عقیدت و اخلاص کا کیسا تعلق رکھتے تھے۔ چھتورام نے تو بصراحت خود کو حضرت مظہرؒ کا جا نسپار اور تربیت و پرورش یافتہ لکھ کر عقیدت ظاہر کی ہے۔ مرلی دھر کے مکتوبات سے بھی قلبی تعلق ظاہر ہے اور بڑی توقع کے ساتھ حضرت مظہر سے امداد کی درخواست بھی کی گئی ہے

حضرت مظہر پریشان حالوں کی مدد کے معاملے میں سب کے کام آتے تھے۔ چھتر مل کے ایک خط میں جو ڈاسنہ (ضلع میرٹھ) سے لکھا گیا ہے کمال اظہار عقیدت ہے، دوسرے خط میں شاہ درانی کی آمد آمد کی خبر کی تصدیق و تفصیل چاہی گئی ہے۔ مرلی دھر کے ایک خط میں شاہ درانی کے سرہند میں داخل ہونے کی خبر ہے۔ یہ دونوں مکتوبات ۱۱۷۸ھ کے معلوم ہوتے ہیں جبکہ شاہ درانی نے اپنے بلوچ حلیف امیر ناصر کے ساتھ مل کر پیش قدمی کی تھی اور شاہ سرہند میں داخل ہوا تھا۔[1]

ایک مکتوب میں لبھاون رائے بیدار (یا لبھاون لال بیدار) کا ذکر یوں آتا ہے "برخوردار لبھاون در امروہہ لجا فیت است"۔ لبھاون رائے بیدار حضرت مظہر کے شاگرد تھے۔ سفینۂ خوشگو میں ان کے بارے میں ہے کہ "لبھاون رائے بیدار تخلص، شاگرد مرزا جانجاناں مظہر صاحب است تربیت و تخلص از جناب مرزا یافتہ، خیلے صاحب طبع رسا است۔ چندے بہ عظیم آباد پٹنہ ہمراہ دیوان صوبہ رفتہ والحال باز بہ دارالخلافہ مراجعت کردہ" (ص ۳۱۰)]۔

---

[1] دیکھیے "احمد شاہ درانی" سید نصیر احمد جامعی، ص ۲۰۹ تا ۲۱۱

مکتوب چُنّو رام بنام حضرت مظہرؒ

۸۲

قبلۂ خدائیگان کعبۂ دوجہان سلمہ الرحمان کمترین عقیدت التیام چُنّو رام بعد ادا ے آداب بندگی و پرستندگی بجا آوردہ معروض رائے فیض پیرائے میگرداند از استماع نوید تشریف آوردن آن خدائیگان در جہان آباد خاکسار را چندان نشاط و انبساط حاصل گردیدہ کہ در تحریر و تقریر نمی آید۔ لیکن حیف صد حیف کہ آن حضرت قدر قدرت از سرفراز نامۂ آگاہ فرمودہ ' سرفراز و ممتاز نہ فرمودند۔ این قدر بے توجہی بر ہیچو من جان سپاران نباید فرمود۔ آخر خود تربیت و پرورش یافتۂ آن چمنستان ملک۔ چنان ہستم کہ گرکہ دور ہستم۔ ایزد از تفضلات کریمانہ امیدوار است کہ گاہ گاہ از سرفرازنامہ سرفراز می فرمودہ باشند۔ زیادہ بندگی چہ جرأت نماید۔

مکتوب جیون بنام حضرت مظہرؒ

۸۳

حضرت صاحب خداوند نعمت سلامت
از کمترین خانزادان جیونؔ بعد ادا ے آداب بندگی و پرستندگی معروض حاشیہ بوسان بساط فیض مناط میگرداند۔

غلام مع الخیر در بھکر رسید و از جدائی خدمت فیض درجت حالتی وارد بوده که بر خدائے علیم یا بر آن قبلہ روشن خواہد بود۔ امیدوار کہ در حال این کثیر الاختلال بر توجہ ظاہری و باطنی فرمودہ ازین مخمصہ نجات بخشند واز جواب عرضی سربلندی فرمودہ باشند۔ زیادہ حد ادب ندید۔

عرضی
غلام عقیدت پیوند جیون[1]

مکتوب والد لبساون رائے بنام حضرت مظہر[1]

۸۴

بعالی خدمت حضرت مرزا صاحب خدا آگاہ فیض رسان نیاز منداں

بعد ادائے مراتب نیازمندیہا و آرزوئے ملاقاتہا معروض می دارد کہ مکرمت نامہ ورود کرامت فرمود، خاطر مشتاق را سرور بے اندازہ و فرحت بے شمار حصول نمود۔ حق سبحانہ، جل شانہ، باین خوبیہائے ذاتی و صفاتی سلامت دارد۔ ورود شریف درین مملکت باعث ترقیات طالبان خدا و موجب انبساط دوستان باصفا است۔ الحمد للہ والمنۃ کہ عذر مسموع شد، و معذوری ثابت۔ دل بندہ بملازمت سامی تپیا کہا دارد[*] و پیام یاد فرما باشند۔ برخوردار لبساون در امروہہ بعافیت است، امیدوار دعا است۔ و متعلقان اینجا بخیریت اند۔ بخدمت نواب ارشاد خان صاحب سلام فرمایند والسلام۔

[1] مکتوب ۸۵ میں بھی جیون مل کا نام آرہا ہے۔ اس مکتوب میں جیون مل نے حضرت مظہر کو لکھا ہے کہ "از احوال خیر و عافیت لالہ جیون مل اطلاع بخشند" واضح رہے کہ حضرت مظہر کے حلقۂ متعارفین میں ایک سید جیون شاہ بھی نظر آتا ہے جو طبقۂ عالیہ سے تعلق رکھتے تھے (المرتب)

[1] ماخذ: ایضاً... (حاشیہ: ...اصل در حضور فیض ... بنام ... [illegible])

[*] [illegible]

مکتوبات چھتر مل بنام حضرت مظہرؒ

۸۵

حضرت پیر و مرشد سلامت ۔ خاکسار سراپا انکسار چھتر مل کہ بے نصیب از حصول سعادت ملازمت حضرت است، آداب عقیدت و ارادت بجا آوردہ بعرض عالی متعالی می رساند۔ چند روز است کہ از سرفراز نامہ باوجود ترسیل عرائض نیاز متواتر یاد آوردہ موجب کم طالعی خود دانست حق تعالیٰ سایۂ بلند پایۂ آن حضرت را بر مفارق ما غلامان ممدود و مخلد داراد۔ قبلۂ من! ہر چند خواستم کہ بجناب عالی مستفید شدہ حصول ملازمت سراسر سعادت نماید لاکن گذاشتہ آمدن کار اینجا را برخلاف بہائے صاحبان صلاح وقت ندانستہ، لاچار بتوقف پرداختہ و یک ماہ دیگر ہم فراغت سفر (میسر) نمی آید۔ انشاء اللہ تعالیٰ دو چار روز باقی ماندہ ماہ رمضان المبارک غلام بجناب عالی شرف اندوز خدمت می گردد ۔ قبلۂ من! از اخبارات مختلف، خبر آمد آمد شاہ درانی بہ ضلع آن طرف سہرند بسیار شنیدہ می شود۔ آنچہ احوال آن حدود بجناب عالی دریافت بود، بہ غلام اطلاع باید فرمود۔ زیادہ حد ادب ندید۔

از احوال خیر و عافیت لالہ جیون مل اطلاع بخشند۔

عرضی
غلام چھتر مل

۸۶

حضرت پیر و مرشد سلامت ۔ فدوی چھتر مل آداب تسلیمات

بجا آورده بعرض عالی می رسانند۔ سابق ازین دو دفعه عرضی به
جناب عالی ارسال یافته، از نظر مبارک گذشته باشد۔ لیکن از
تشریف بردن بآن سمت عنایت نامهٔ متضمن خوشی مزاج مبارک
صادر نه شده، خیلے طبیعت منتظر و نگران است۔ و فدوی از یک
ماه (کم؟) زیاده، در داسنه (ڈاسنه ضلع میرٹھ) استقامت دارد۔ اگر
بجواب عریضه سرفراز شود، نوازش نامه بخدمت حضرت شاه
کمال صاحب در داسنه شرف نفاذ می شده باشد۔ و فدوی
را در هر حال غلام خود تصور کرده، از گوشهٔ خاطر مبارک فراموش
نباید فرمود۔ زیاده حد ادب ندید۔ واجب بود لعرض رسانید۔

عرضی
غلام چهتر مل

مکتوبات نانک چند بنام حضرت مظہرؒ

۸۷

حضرت صاحب خداوندگان، قبلهٔ عالم و عالمیان سلامت
بعد تقدیم لوازم نیاز که طریقه نیازمندی و عبودیت است مشهود
ضمیر منیر که آئینهٔ جهان نما است می گرداند۔ والا نامهٔ سامی
از روی عنایت عمیم نامزد خیرخواه اصدار شده بود، شرف صدور
ارزانی فرمود۔ از فضل و کرم عمیم گرامی خیرباد خداوند تعالیٰ آن
خداوندگان را دیرگاه کرم فرمائے نیازمندان داراد۔ در مقدمهٔ
مولوی ثناء الله جیو که مع علایق در آنجا آمده اند سمت تحریر

یافته بود سعادت اطلاع گشت - برطبق ارقام شریف خط محمد روشن
در مقدمهٔ دادن یومیه بلا قصور وماه به ماه بنام گماشتگان
مشارالیه لوزیا نده بخدمت ابلاغ داشته می رسند - مسطور
خلیفه فیض الله در خدمت سامی حاضر اند - مبلغ درماهه مولوی
از مشارالیه گرفته صاحب وصول کرده مالک روپیه های دو اوشان
باید کرد که خلیفه معز الله زود بایصال رسانیده خواهد داد - زیاده
از فضل وکرم گرامی که بحال این احقر مبذول است بایراد عنایت نامجات
سامی که ذریعهٔ سعادت ومفاخرت است معزز وممتاز می شده باشند
زیاده چه برطرازد - ظلکم ممدود باد آمین برب العباد - فدوی نانک چند
تسلیمات می رساند -

۸۸

فدوی نانک چند عرض می رساند - غلام تراب الاقدام
خلیفه فیض الله سر به سجود نهاده تسلیمات غلامی معتکفان حضور
فیض گنجور می رساند وانشاء الله العزیز فردا پس فردا قدمبوس خواهد
شد ومحمد خان ومحمد شاکر نیز کورنشات غلامانه بعرض می رساند
بوعده معدوده می رسند - وغلام محمد برهمی نیز تسلیمات می رساند
وبخدمت نواب صاحب مهربان سلمه صلابت الدوله بهادر تسلیمات
برسد ویاران طریقه که سعادت مند اند سلام بعد شوق مطالعه
باشد - زیاده -

۸۹

حضرت شاہ صاحب و قبلہ فیاض زمان سلامت۔

بندہ مرلی دھر لبعد ادائے آداب تسلیمات و کورنشات کہ طریقۂ نیازمندان عقیدت کیش است معروض رائے بیضا ضیائے میگرداند تا امروز کہ روز دوشنبہ نہم رمضان است بندہ بخیریت مع متعلقان در سرائے ہندوان استقامت دارد، و دربارۂ قدوم فیض لزوم مستعجل او سبحانہٗ تعالیٰ سببے سازد کہ لوعے دولت قدمبوسی حاصل گردد و تکلیفات کہ از عدم روزگار آنچہ می گذرد قابلِ تحریر نماندہ و علاوۂ آن آنچہ شبانہ روز از تفکرہا برحال است۔ چہ عرض نماید۔ حالتِ جان کندنی است مگر از فضلِ او امید است کہ شاید باین تن مردہ باز ہم جانے تازہ بخشند والاّ ماندنِ آبرو بہ لوعے بہ نظر نمی آید؎

مائیم پُرگناہ، تو دریائے رحمتی — جائیکہ فضل تست چہ باشد گناہ ما

قبلۂ من! علاوہ این ہمہ تفکرہا خبرے رسیدہ کہ شاہ درّانی داخلِ سرہند شدند، از استماع این جان در قالب نماندہ۔ یقین است کہ بآن خداوند خبرے معتبر خواہد بود۔ امیدوار است کہ بہ غلام مفصل اطلاع باید بخشید کہ چگونہ است۔ اگر ہمچنیں باشد مردمان را ازینجا برداشتہ جائے دیگر بُردہ شود۔ زیادہ بجز بندگی نیاز چہ عرض نماید۔ میاں پیر علی صاحب بندگی مطالعہ نمایند۔ بھیہ (بھیّا) حکومت رائے برادر رام پرشاد کورنش می رسانند امید قبول۔

عرضے
غلام مرلی دھر

۹۰

دستگیر درماندگان واے سرمایۂ بیکسان سلامت

کمترین غلامان حلقہ بگوش مرلی دھر بعد آرزوی قدمبوسی معروض می دارد کہ عرصہ شش ماہ است از لشکر بادشاہ رشتۂ نوکری غلام گسستہ، باز در بندرابن بخانۂ خود رسیدہ، و درین عرصہ آنچہ شرط تلاش است دریجا کردہ شد لیکن ہیچ بہ ظہور نیامد۔ ناچار بخانۂ خود نشستہ و نظر بر فضل او تعالیٰ داشتہ۔ قبلۂ من! حالا حالتِ تباہی بہ نظر می آید کہ نزدیک رسیدہ است و براسبابِ ظاہر ہرگز نمی بینم کہ آبرو بماند۔ خدارا مدد و دستگیری کنید۔ و حالا اسباب یک روپیہ بخانہ نماندہ و دخل یک حبّہ نے، و خرج روز مرہ می آید۔ درین باب آنچہ ازین تفکر می گذرد، بجز ذات اُو سبحانہٗ تعالیٰ کسے نمی داند۔ قبلۂ من! غلام را بجز ذاتِ عالی کسے تکیہ و پناہے نیست۔ ناچار شدہ لبعالی خدمت باز معروض داشتہ کہ این وقت دستگیری است والا حالا آبروے غلام مفت از دست می رود، و غلام بہ ارشاد عالی بہ عالی خدمت می رسد۔ اگر آنجا یک روپیہ روز را ہم روزگارِ غلام بشود، غلام را یاد فرمائید کہ در خدمت برسد، و از براے خدا عنداللہ نظر توجہ درحق غلام مبذول داشتہ کہ ازین تکلیفات رہائی یابم۔ قبلۂ من! غلام در حالت نزع احوال خود بعالی خدمت گذارش نمودہ است، لوے بمزاج عالی گرانی نگذرد ورنہ ہرگز باین بے حیایانہ معروض نخواہد داشت و دیگر تا حالتِ تحریر بہمہ وجوہ خیریتہا است۔ زیادہ حدادب

نزید۔ در خدمت والدہ صاحبہ و قبلہ کورنش می رساند۔
امیدوار است کہ عنایت درجواب عریضۂ نیاز بدست دارندۂ عریضۂ نیاز مرحمت باید فرمود کہ بغلام برسد۔

عریضہ

فدوی غزلی دھر

۹۱

قبلۂ حاجات، کعبۂ مرادات، فیاض زمان دستگیر درماندگان سلامت
کمترین غلامان حلقہ بگوش عرکیدہر بعد آرزوی قدمبوسی کہ حدے و نہایتے ندارد مکشوف رائے ضیاء ضیائے می گرداند۔ امروز کہ روز جمعہ تاریخ سیوم جمادی الثانی است، غلام در الوجہ کہ از خورجہ شش کروہ است بخیریت رسیدہ است، و در یاد قدمبوسی آن ذات فائض البرکات مشغول۔ اگرچہ این دولت و نعمت در ظاہر باین غلام میسر نیست۔ لیکن روز و شب در دہیان این چشمان را بران قدمہا می ساید و شکرہا بجا می آرد و ہمین آرزواست کہ روزے او سبحانہٗ تعالیٰ این دولت و نعمت زود نصیب کند کہ ازین کش مکش زمانہ توقع زندگی ہم از دست رفتہ، بارے بہرحال شکر است ؎

راضی بہ رضائے دوست می باید بود + در ہرچہ رضائے اوست می باید بود

امید از ذات فائض البرکات آن دارم کہ قلم عفو بر گناہم کشیدہ ہموارہ توجہ دلی در حق غلام مبذول می شدہ باشد کہ درین صورت توقع بہبودی دو جہان است۔ و قبلۂ من! بندہ حال سخت ناچار شدہ از خانہ مبرآمدہ است، اسپ سواری کہ بود قرض خواہان گرفتند۔ ناچار بہر صورت

کہ شد از خانہ برآمدہ ام و ارادۂ لشکر نواب نجیب الدولہ بہادر دارم
او سبحانہ تعالے فضل فرماید و دستگیری کند کہ آبرو بماند ۔
والا انہ یا قسمت ۔ و عنایت نامی کہ بدست برادر شام لعل
مرحمت فرمودہ بودند ورود فرمود معزز و منور ساخت نہ
عنایت نامہ را چون برکشادم + گہے بر دیدہ گہ بر سر نہادم
او سبحانہٗ تعالے این ذات فیاض زمان را باین نوازشہا دیرگاہ بر
سر ما غلامان سلامت با کرامت نگاہ دارد کہ ہمین آرزو ست ۔ زیادہ
نیاز و بندگی ۔ در خدمت والدہ صاحبہ مدظلہا مکرمہ کورنش نیاز قبول باد
در خدمت میان پیر علی صاحب بندگی ۔ عرضی
کمترین غلامان مرلی دھر

مکتوبات نامعلوم بنام حضرت مظہر[7]

۹۲

حضرت صاحب و قبلۂ خدا آگاہان، کعبۂ دو جہان سلمہ الرحمٰن
بعد ادائے آداب بندگی و پرستندگی معروض رائے عالی گردانیدہ
می آید۔ نوازش نامۂ (عنایت) آمود مع چند عدد سیپاری و سرہای سنبل
کہ از راہ خانہ زاد پروری عنایت شدہ بود، بوصیلہ حقیقت
مہر دعوس مداح کہ در حسم سعی صدرا کسب (کذا) پیدا می کند
شرف ورود فرمودہ معزز و ممتاز نمود۔ آداب تسلیمات این
عنایات بے غایات بجناب فیض مآب باریابان حضور کرم ظہور
می رساند، قبول افتد۔ خداوندمن! درین مدت سوائے ذات والا
صفات ہمہ عالم دنیا را سیر نمودم۔ و آنکہ حقیقت رائے بارہا
می گوید کہ بجزملت این خانہ زاد حاضر شوم، درین جا آمدہ، چہ خواہد
کرد۔ امیدوار فضل و کرم آنست کہ بوجہے مشار الیہ را ازین ارادۂ
خام باز دارند۔ اگر از ارشاد آن حضرت صاحب قدر قدرت نامبردہ
باز می ایستد، از ادائے شکر این بر نخواہد آمد۔ اما چنان نشود
کہ ہنگامہ برپا گردد۔ چنانچہ کہ حضرت صاحب دو ماہ (قبل) این مرد کہ را باز

داشتند، ہمان قسم باید داشت لالہ صاحب لالہ امرناتھ از ین واقف ہستند و نادان (نالان) اند و نام عمار (کذا) را می دانند، از نامبردہ ہیچ مذاکرہ نکنند۔ زیادہ حد ادب ندید۔

۹۳

میرزا صاحب مہربان قدر دان سلامت ۔ مدتہا گذشت کہ دل براے استماع خیر خیریت نگرانیہا دارد۔ ہرچند سدہای راہ عذر خواہ است لیکن دل مشتاق عذر پذیر نمی باشد۔ او سبحانہ، تعالیٰ ذات سامی را سلامت باکرامت دارد کہ جہان آباد نزد ما معمور است۔ از نور الہدیٰ و نور العلیٰ و نور المصطفیٰ آداب نیاز قبول فرمایند ہر کدام متاہل و صاحب اولاد است۔ نور الہدیٰ کہ فیض نظر شریف دریافتہ، در مراتب علوم نقلی و عقلی و در تقاوت وتقاوت بالغ بمبلغ الرجال است وگوشۂ چشم سوے دل ہم دارد۔ نور العلیٰ شرح تجرید و حاشیہ قدیم مع لوازم و مصالح بود۔ نور الہدیٰ با ستعداد بمرافقت جماعۃ از طلبہ می خواند۔ نور المصطفیٰ بغایت خام ماند، از شرح ملا شرح وقایہ ترقی نمی کند۔ دعا فرمایند کہ او سبحانہ، تعالیٰ ہمہ را جامع مراتب ظاہر و باطن کند۔ اگر کسے از اصحاب کہ فقیر را دیدہ باشد در زمانہ فرصتی او را دادہ باشد سلام او را رسانند۔

و از اہل بیت بہ اہل بیت سلام رسانند و بر تفصیل احوال اطلاع بخشند۔

زیادہ از شوق چہ نگارد۔ والسلام۔

۹۴

صاحب مہربان میرزا جانجانان جیو المولی الاعز الدائی الی آخر
خلاصۃ الارواح نیر المشکوٰۃ والزجاجۃ والمصباح، شمس الحق والدین
نور اللہ فی الاولین والآخرین سلامت، بعد تمنائے دریافت سعادت
قدمبوس و بندگی مکشوف ضمیر انور می گرداند۔ احوال بفضلہ مقرون
شکر و سلامتی ذات والا مطلوب، از روزیکہ ازینجا تشریف
بردہ اند، دل بے اختیار مشتاق است۔ ایزد تقدس و تعالیٰ فضلِ
خود فرماید۔ اگرچہ دل فدوی بندہ بحصول دولت صحبت بزرگان
می خواہد لیکن علاقہ دنیا نمی گذرد۔ اکثر بخاطر می گذرد کہ دامن از دنیا
برافشاند۔ درین مقدمہ صلاح محمد افضل ہرچہ اقتضا فرمایند۔ اگر ما خوذ
عند اللہ نشود، ارادہ است، ہرچہ ارشاد شود، از دوست نشان دار
عارف خان اخوند جیو و صاحبان دیگر ہمراہ صاحبے آمدہ بودند۔
اسم آن فراموش شدہ، بخدمت آن سلام نیاز موصول باد۔ زیادہ بندگی۔

۹۵

بجناب ارشاد مآب، قبلۂ اہل تحقیق و کعبۂ صاحب تدقیق لدام تقدم
مراسم نیاز و آرزو مندی معروض می دارد عریضۂ نیاز مشتمل
احوال خود مصحوب تیمر خان از آشنایان میاں محمد افضل تحریر
نمودہ بود، شاید بجناب عالی منہ رسیدہ باشد۔ از استماع
خبر میمنت اثر قدوم مسرت لزوم مسرت فراوان و نشاط بے پایاں

رد نمود۔ الحمد للہ علی ذالک حمداً طیباً کثیراً ۔ درین ولا اکرام اللہ را در زیر ابغل دنبل شدید پیدا ست کہ سبب آن تپ دارد و در خانۂ او نیز بیماری تپ است، لہذا متعصر ماند، والا قدم را از سر ساختہ بخدمت می رسید۔ و انشاء اللہ تعالیٰ اگر صحت دست می دہد بجناب فیض مآب خواہد رسید۔ و این خادم دیرینہ را روز بروز انحطاط قوت است و ضعف و ناتوانی بیشتر، و اسباب سواری میسر نیست، ولے آرزوے قدمبوس بسیار دارد۔ اگر آمدن امروز ارادۂ عالی باشد، اگر سواری آنجا مستعار بہم رسد، بسعادت قدمبوسی مشرف گردد۔ میاں جلال الدین حکیم در فضلِ ذکرِ جہر رسالہ نوشتہ، آن را فقیر ملاحظہ کردہ کہ در تحریر حدیث غلطی نمودہ است و در فضلِ ذکرِ جہر ادعاے محض کردہ است، و طعن در پردہ بہ میاں محمد اعظم قدس سرہٗ [1] نمودہ بلکہ بجناب حضرت مجدد [2] نیز۔ لہذا فقیر رسالہ در فضل ذکرِ خفی کہ از تفاسیر بیضاوی و مدارک و نیشاپوری و جلالین و بحرِ مواج و مدارک و تفسیرِ حسینی و غنیۃ الطالبین و رشحات استنباط نمودہ، قریب دو جزء تحریر کردہ، جزءِ اوّل بجنابِ عالی ارسال داشتہ، ملاحظہ فرمودہ و اصلاح نمودہ عنایت فرمایند۔ اکرام اللہ و مکھو و جکھو و فرحت اللہ و ہمہ مردمانِ خانہ بندگی می رسانند۔ و سیاہی و قلم و کاغذ بسیار ناکارہ است، قابلِ تحریر نبود۔

---

[1] شیخ محمد اعظم خلیفہ حضرت حاجی محمد افضل ہیں۔ "مزار شیخ محمد اعظم در بلدۂ بجرانو (بجرادوں) است"۔ دیکھیے مقامات مظہری ص ۲۵

۱۶۳

۱۷۱

۹۶

بجناب ارشاد مآب......... غلام بمعہ متعلقان بتوجہات آنقبلہ بعافیت است۔ وسلامت ذات فائض البرکات برمفارق ما غلامان مسئول ازجناب او سبحانہٗ تعالیٰ می نماید۔ غلام متعلقان را درین مقام آوردہ است، وخود تمام روز در دیوان خانہ نشستہ می ماند۔ یاران طریق ہر دو وقت می آیند، توجہ ذکور وانات از بست زیادہ می شود وگاہے قریب سی ہم شود۔ وچار پنج شش ہم می شود۔ و امروز نہ روز شدہ کہ نواب صاحب ومیاں ظفر علی خان صاحب وارشد خان صاحب ودیگر اعزہ از پسران ومتعلقان نواب صاحب بہ بسولی تشریف بردہ اند۔ خبر است کہ در دو سہ روز خواہند آمد۔ و روشن خان درشتابے داران درمانہ چیزے تکاسل می نمود۔ لہذا غلام مقرر نمود کہ ہر روز گرفتہ باشد چنانچہ آں قبلہ ہم ہمین طور ارشاد می فرمودند۔ بہ برکت توجہات آنقبلہ حق سبحانہٗ تعالیٰ در معاد ومعاش غلام برکت عطا فرماید۔ آمین۔ اخون روزے در آوردن زر یومیہ ودیگر امور غلام بسیار سعی می نماید۔ امیدوار تفضلات است، ودیگر ہمہ یاران طریقہ بہ غلام اخلاص می نمایند ودیر شد کہ بورود عنایت نامہ واطلاع اخبار عافیت آثار آں خداوند اطمینان نیافتہ، ودیگر ہمہ عافیت است۔

[signature]

.........اللہ

۹۷

بجناب ارشاد مآب حضرت مرزا صاحب دام ظلہ' و لطفہ'

بعد عرض نیاز می رساند کہ حق شیخ محمد عظیم در مقدمۂ حویلی ثابت شد کہ میر حمزہ وغیرہ بحضور سامی ادائے شہادت کردند۔ لیکن تا حال بحق خود نہ رسیدند۔ اگر توجہ سامی بلیغ بحال ایشان مبذول شود۔ در اندک توجہ کامیاب می شوند، و در سہولت طرف ثانی کہ جماعۃ کثیر از نہایت گمراہ می شوند۔ اولا بمحب اللہ خان نگاشتہ شود کہ ناواقف حمایت آنہا نسازد و این مقدمہ را بعلماء سپرد نماید۔ ہرچہ بموجب شرع شریف انفصال شود، طرفین اطاعت سازند۔ محمد خان و خلیفہ شیخ فیض اللہ درین باب بتوجہ سامی ممد و معاون بدل و جان شوند۔۔۔۔۔ اسلوب خواہد شد۔ و آنچہ زبانی مرزا اسد اللہ بیگ صاحب گذارش سازند متوجہ شدہ باید شنید و قبول فرمایند۔

۹۸

بجناب ارشاد مآب حضرت مرزا صاحب دام ظلہ' و لطفہ'

بعد عرض سلام نیاز گذارش می سازد۔ شیخ محمد عظیم فریاد باری کہ وطن قدیم در سنبھل می دارند۔ چنانچہ حویلی جد ایشان در چودہری سرائے معروف است و از مدت مستغاثی اند، کسے بحق نمی رسانند۔ الحال کہ قدوم میمنت لزوم باتفاقات حسنہ واقع شدہ، امید قویست کہ بتوجہ سامی بحق خود برسند۔ البتہ توجہ فرمودہ بود لیکن چون توقف

بود۔ تا حالِ انصرام نہ رسیدہ، گویا بر توجہ عالی موقوف بود و کلمہ از زبانِ مبارک بہ محمد خان صاحب و خلیفہ فیض اللہ جیو فرمودہ دہند۔ ان شاء اللہ تعالیٰ حق بحقدار خواہد رسید۔ و ازین مقدمہ نواب صاحب نواب ارشاد خان صاحب، امام الدین احمد خان صاحب خوب و جہ مطلع اند، مفصلاً گذارش خواہند ساخت، بمعرض قبول افتد۔ زیادہ حد ادب۔ بخدمت ملازمان خدمت شریف سلام شوق مطالعہ باد۔

۹۹

حضرت سلامت

عنایت نامہ چہرۂ وصول افروخت و باطلاع خیریت مزاج شریف مسرتہا اندوخت۔ شفقت نامہ کہ سابقاً اصدار شدہ بفقیر نہ رسیدہ قدوم میمنت لزوم درین حدود باعث جمعیت و اطمینان باطن گشت کہ تا تشریف داشتن درین ضلع ہر چند دولت حضور میسر نیست لیکن جمعیتے حاصل وقت می شود کہ جز بزبانِ ذوق املاے آن ممکن نیست۔ بعضے از اعزہ کہ بہ کریمۂ (آیت) وَمَن يَكْسِبْ خَطِيئَةً أَوْ إِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهِ بَرِيئًا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُبِينًا ٥ در شان امثال این ہا وارد است آنچہ اظہار کردہ باشند از پاک طینتی آن ہا دور نیست

اصل آنست کہ شفقت سامی بحال بے حال می بینند، حسد بران می دارد کہ چنین امور ظاہر سازند تا مکر غبار فتنۂ ایشان حجاب ہ مالۂ خاطرہا گردد۔ مخدوم من! محبتے کہ براے امور دنیاویہ باشد وقوع زیادت و نقصان دران ظاہر است، و خلتے کہ براے آخرت بود انقطاع بل عدم زیادت آن ناممکن۔ و ہر چند روایت را اثرے

می باشد لیکن (آیت) کریمۂ یا ایہا الذین آمنوا ان جاءکم فاسق بنبأ فتبینوا روایت فاسق را کہ فسق وے منصوص کلام مجید است، از درجۂ اعتبار ساقط می گرداند۔ سخن از دائرہ ادب بیرون رفت، لیکن حدیث اِنَّ لصاحب الحق مقالاً عذر خواہ من است۔ بہر حال امیدوار عفوم۔

اجازت نامہ عنایت باید فرمود و اسناد از شاہجہان آباد مرحمت خواہد شد زیادہ حد ادب۔ خان عزیز از جان محمد فقیہ الدین خان سلام التماس می دارند و محمد علی خان صاحب نیز۔ حافظ طیب کہ در سلسلہ داخل شدہ بود، سلام نیاز معروض می دارد۔

۱۰۰

ہو الغنی

حضرت سلامت! بعد ادائے آداب بندگی و قدمبوس کہ شیوۂ نیاز مندان است، بجا آوردہ بعرض عالی متعالی می رساند۔ این احقر العباد از فضل او سبحانہٗ جل شانہٗ تا الی یوم مع متعلقان و متوسلان بہمہ وجوہ خیریت دارد و خیریت ذات عالی صفات شب و روز مطلوب و مرغوب است۔ شاہ ابو الفتح صاحب سلمہ ربہٗ عریضۂ بجناب عالی متعالی ہمراہ عرضی فقیر فرستادہ اند۔ توقع ازان جناب است کہ جواب عریضۂ ایشان قلمی فرمایند کہ از قلمی فرمودن دوستی کہنہ نو می شود و مدتہائے مدید گذشت کہ از توجہ گوشۂ خاطر عالی یاد نفرمودہ اند کہ از دیدن عنایت نامہ مشکین شمامہ اطمینان خاطر ازان متصور است و یاد آوریِ ہیچو منِ عاصی غرق معاصی باعث افتخار و سرفرازی ہر دو جہان است۔ حق تعالیٰ ذات عالی صفات را برما بیکسان دیرگاہ سلامت داراد، بصدقۂ حبیبہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

۱۰۱

باسمہ سبحانہ

حضرت سلامت!

اداے آداب بندگی و تسلیمات و آرزوے قدمبوس والا بجا آوردہ، بجناب عالی متعالی می رساند کہ این احقر بتاریخ سیزدہم جمادی الاولی بخانہ رسیدہ وانشاء اللہ تعالیٰ تیاری اسباب سرانجام نمودہ بسعادت قدمبوس والا می رسد۔ ممتازی و سرفرازی ہر دو جہان حق سبحانہ جل شانہ بزودی نصیب کناد۔ پیشتر احقر العباد از دہلی بحیثیت عریضہ شاہ ابو الفتح بخدمت فیض اللہ خان صاحب سلمہ ربہ فرستادہ بود، ایشان ہمراہ عریضہ خود مصحوب قاصد سرکار والد بزرگوار خود روانہ نمودہ اند و بعدہ دریافت گردید کہ آنحضرت در سنبھل تشریف فرما شدہ اند۔ باید دید کہ آن قاصد بجناب عالی می رسد یا نہ۔ حالا باز زیرک آدم سرکار خود روانہ کردند۔ این احقر نیز عرضی نمودہ ہمراہ عریضہ خان صاحب مذکور ارسال داشتہ، امید کہ بنظر مبارک خواہد گذرانید۔ تمناے قدمبوس عالی از احاطہ تحریر بیرون است۔ تا کجا نویسد۔ زبان قلم جوابمرد است۔ آنہم قاصر البیان افتاد۔ پس بہ تحریر و تقریر نمی رسید۔ آخر الامر از درگاہ مجیب الدعوات دعاے قدمبوس والا کہ مسرت افزاے ہوش و گوش است، و سعادت دارین دران ہویداست۔ بہ نصیب کم نصیبان مدام نصیب کناد۔ زیادہ زیادہ بندگی و قدمبوس عالی معروض باد۔ حضرت والد صاحب میرسانید و از خادم حسین نیز قبول باد۔

۱۰۲

حضرت سلامت۔

پس از ابراز تمنائے ادراک سعادت قدمبوس شریف کہ شریف ترین متمنیات است بعرض می رساند باستماع نوید قدوم میمنت لزوم درین ضلع کمال خورسندی حاصل شدہ، انشاء اللہ تعالیٰ دولت حضور ہم میسر خواہد آمد۔ از احوال خیر اشتمال صحت مزاج وہاج اطلاع باید فرمود۔ و اسناد ہفت کتاب بیضاوی و مدارک و جلالین و مشکوٰۃ و حصن حصین و عوارف و شمائل ترمذی کہ اجازت آں فرمودہ بودند اگر ہمراہ آمدہ باشد نقل فرمودہ عنایت شود۔ زیادہ عرض آرزو۔ و برائے میاں اکرام اللہ کہ ایما شدہ بود فرمودۂ شریف بجا آوردن سعادت، علاوہ این مرد بشمول کمالات محلّی و یکجا بودن این چنیں اشخاص مغتنم۔ لیکن بسمع مبارک رسیدہ باشد کہ درین ایام در سرکار رئیس این ملک تغیر و تبدیلی در سپاہ ماند و ہنوز ہست، فرصت گفتن برائے کسے نبود ازین سبب تاخیر واقع شد۔ فقیر بایشان گفتہ است، ہمیں کہ فرصت یافتم برائے ایشان می گویم زیادہ نیاز[1]

از بندہ محمد فقیہ الدین بندگی التماس است۔ تشریف فرمودن بمراد آباد، رفتن خانصاحب قبلہ در سنبھل بخدمت شریف، و محروم ماندن بندہ ہر دو مرتبہ از دریافت و برکت ملازمت بوجہ کمال تاسف و محمول بر کم سعادتی خود گردید۔ او سبحانہ، سببے سازد کہ تلافی آں بوجہ احسن تواند شد۔

---

[1] یہاں تک مکتوب، نا معلوم الاسم مکتوب نگار کی طرف سے ہے۔ اس کے بعد بطور پس نوشت محمد فقیہ الدین کی طرف سے بھی چند سطریں ہیں۔

۱۰۳

حضرت سلامت! بعد عرض کورنش بعرض اقدس می رساند۔
للہ الحمد تا تحریر کہ پنجم ماہ است احوال غلامان مقرون بحراست وصحت وسلامتی آنجناب روز وشب مطلوب۔ سابق احوال خود را مفصل بعرض رسانیدہ، دریں ولا امروز کہ پنجم ماہ است جناب عالی غلام را در سواری طلب فرمودہ حضرے ارشاد کردہ پیش یک درویش برائے جواب سوال فرستادند۔ ازانجا ہرگاہ آمدم۔ باز طلبیدہ، مقدمۂ انجا را مفصل شنیدند، و وقت شام پیش نواب احمد خان برائے کارے فرستادہ بودند بلکہ ازانجا چیزے حصول ہم شد، و درظاہر ہیچ ملالت جناب عالی با غلام ازو قدرے ندارند چون سفارش غلام از ہیچ کس نخواستہ بود، خود بخود این تفصیل شد۔ ازین جہت معلوم می شود کہ از باطن ہم صاف باشند۔ این ہمہ را از تفضل آنجناب دانستہ، اداب از صدق دل بجا می آورد۔ او سبحانہ، جناب عالی را دیرگاہ برسر غلامان سلامت دارد۔ آمین یارب العالمین۔ احوال غلام امام بدستور است۔ آمدورفت دربار موقوف است، بلکہ ہیچ کس ....
ہمہ مردم اینجا خورد وکلان عرض کورنش می رسانند، قبول باد۔

۱۰۴

باسمہٖ سبحانہ،
حضرت سلامت! بعد ادائے آداب بندگی و قدمبوس بجا آوردہ

بجناب عالی متعالی می رساند کہ رسیدن احقر از سبب بے اسبابی سرما میسر نشد۔ انشاء اللہ تعالیٰ کہ آنحضرت بدہلی تشریف برند در سنبھل والا در شاہجہان آباد خود را البتہ البتہ خواہد رسانید۔ عنایت نامۂ عالی کہ بنام شاہ ابوالفتح صاحب قلمی فرمودہ بودند روانہ کردہ شد، و مولوی عبدالرزاق نیز رقعہ نوشتہ فرستادہ است۔ باقی مختار اند۔ شش ماہ شدہ کہ از خانۂ حافظ رحمت خان دامے درمے نیافتہ است۔ درین شش ماہہ چہارماہہ دربرسات ضبط نمودہ، و دو ماہ شدہ چاکری نو صحیح کردہ اند، تصدیق تیار نشدہ، ازیں سبب تصدیع خرچ بسیاراست۔ این تکلیفات باعث کم سعادتی شدہ۔

افسوس صد ہزار افسوس، قدمبوس میسر نشد۔ حق تعالیٰ بزودی قدمبوس عالی نصیب کم نصیب کناد۔ در وقت روانگی نوشتہ شد، کمی زیادتی الفاظ معاف فرمایند۔ زیادہ ززیادہ آرزوے قدمبوس است۔ درخدمت نواب صاحب سلام واشتیاق رسانند۔ بخدمت میاں علی نظر ولی نظر وغیرہ صاحبان سلام دعا خوانند۔

۱۰۵

حضرت سلامت! منگلی ہمشیرہ زادی این عاصی کہ با میر بہرہ مند شاہ جیو شدہ، میر معزاللہ برائے فروختن اسپ خود دران اطراف ہا می رسند۔ حسب قسمت شاید در بلدۂ سنبھل ہم برسند احیاناً امرے رجوع نمایند، تفضل بہ دل

خواہند فرمود که در حق این سراپا معاصی خواهد بود - زیاده بندگی قبول باد - مردم محل وغیره ہمه بخیریت اند خاطر مبارک جمع فرمایند و برائے ملازمت که در خدمت شریف برسند تفضل خواہند فرمود۔

۱۰۶

حضرت سلامت! بعد تشریف بردن حضرت بسمت سنبھل بحسب آبشخور به بہانهٔ تلاش روزگار در فراق یار بایں دیار رسیدم - اگرچه در لکھنؤ بسعادت ملاقات این خاکسار مستور گردیدم و او ہم ہرچند بخاطر داریها که زائد التحریر و تقریر است پرداخته، برفاقت خود بجد شد، لاکن بحسب قسمت بخاطر ناقص و نافہم نرسید - و رفاقت اوشان که در ہر صورت رفاقتین بود اتفاق نشد و نیز برطبق ارشاد تن برفاقت معدن مروت و اتحاد میرزا بندے علی خان نداد - الحال که این جا در ہر صورت خفگی ہا عاید حال است - لاچار خود را بدیار بنگالا خواہم کشید، یا بسبب کشش حضرت بقدمبوس خواہم رسانید - بندگیٔ آشنایان و خویشان زمان که دیدن صورت ایشان نقصان جان زیان بیگمان است و حالتے که تا این دم گذشت، اگر اتفاق شد در خدمت رسیده بعرض خواہم رسانید - درین دیار بقول حضرت ؎

اگر از یاد در در آیم ہیچ کس دستم نمی گیرد
بمرگ من کسے جز بیکسی ماتم نمی گیرد

پس ازیں دیار بیگانه رخت اقامت خود را بسمتے کشیدن صلاح می دانم و نیز در پنجهٔ دیگر ظالمے گرفتار شده ام - خدا حافظ و ناصر است۔

دعائے درحق این دردمند فرور است و تا حصول دولت قدمبوس اگر
بعنایت عنایت نامہ دعائے خیر یاد باید فرمود و غلام صمیم و قدیم
انگاشت وبے حصول قدمبوس خاطرفاتر مترددمی باشد۔ زیادہ
حدادب ندید۔

در صورت صدق تشریف بردن نواب قاسم علی خان بہ دارالخلافہ
شاہجہان آباد دنگاہداشت میروم شرقاً وغرباً؛ اگر بنا بر پرداخت
غلام کہ در ہر حال مرکوز منظور خاطر مبارک است، بہ نواب صاحب معز اللہ
مذکور درمیان دورہ پروانہ طلب باشد۔ شاید دولت قدمبوس کہ در ہر
حال مدعا است، میسر آید۔ چندے دیگر در بندگی صرف کردہ شود۔
آرزوے خود این است کہ اگر مردن ہم در پائے حضرت میسر آید، عزت
وسعادت است

۱۰۷

حضرت سلامت!

تمنائے حصول سعادت قدمبوس زیادہ بر آنست کہ عرض نماید
او سبحانہ، زود میسر آرد۔ از روز تشریف فرما شدن بہ شہر از احوال
خیریت مزاج شریف اطلاع ندارد، خاطر فاتر بہ اطلاع اخبار صحت وسلامت
متعلق می باشد۔ امید کہ احقر را یکے از مخلصان تصور فرمودہ بہ اصدار
عنایت نامہ ہا معزز دارند۔ درین اوقات بحسب اقتضائے زمانہ انواع
تفکر و ضیق لاحق حال است کہ شرح آن بزبان قلم نمی گنجد۔ امید کہ ہمت
مصروف حال احقر فرمایند تا فتح یابی رو دہد۔ و لِلْأَرْضِ مِنْ كَأسِ الكرام
نَصِيبٌ۔ زیادہ چہ عرض نماید۔ محمد فقیہ الدین خان و محمد علی خان

۱۷۳

بندگی می رسانند۔

۱۰۸

هوالعزیز

حضرت سلامت!

بعد از عرض بندگی و آرزوے قدمبوس که زیاده از تحریر و تقریر است معروض می دارد که الحمدلله بتوجه جناب عالی غلام در عظیم آباد رسید۔ چون در ایام روانه شدن کمترین از شاهجهان آباد آن خدا گگان در سنبھل تشریف داشتند، لهذا آرزوے دیدارِ عالی بدرجهٔ در دل باقی ماند که چه عرض نماید۔ حق تعالی بحسب دل خواه باز میسر آرد، آمین۔ و مراقبهٔ قسمیکه ارشاد شده بود، هر دو وقت بفضل الٰهی می کند تا حال ناغه نشده از توجه باطنی پیر و مرشد برحق صفائے کامل بر دل معلوم می شود و بے خیال هم اسم ذات جاری می باشد۔ و بعلت عموی صاحب و قبله که در پانی پت رسیده بود، چون در انجا ماندن بسیار کم اتفاق شد، ازین جهت در وقت مراقبه رسیدن نشد، اگر درین شهر کدام بزرگ داخل طریق باشد ارشاد شود تا وقتِ حلقه حاضر می شده باشد۔ و نوازش حضرت در همه جا و همه مکان است، در وقت حلقه نظر توجه در حال این غلام کمترین هم شده باشد امیدوار فضل و کرم که تا حصول سعادت قدمبوس که عین آرزو است، به نوازش نامه گاه گاهے سرفراز می شده باشد که موجب بنده نوازی است و بر کارے که تعلق با ضلع پورب داشته باشد۔ باین کمترین که غلام جناب عالی است ارشاد می کرده باشد تا در سرانجام آن سعادت خود حاصل نماید۔ زیاده بر آرزوے قدمبوس چه عرض نماید ظلکم ممدود برب المعبود

۱۰۹

بعرض عالی می رساند۔ قبل ازین عریضه نیاز در جواب نوازش نامه مع خیر خیریت مصحوب آدم حضور ارسال داشته، از نظر کرامت منظر گذشته باشد و حسب الارقام عالی معلوم شده بود که سوائے یک خادم در حضور حاضر نسبت چنانچه محمد مراد از ہمان وقت اراده داشت که خود را بجناب عالی فیض مآب رساند۔ درین ولا مشار الیه ازین جا روانهٔ حضور شده، عن قریب سعادت اندوز قدمبوس خواہد شد۔ و جمیع خورد و کلان و خادمان اینجا بخیریت اند و آداب کورنش بجا می آرند۔ و رقیمه ہائے وحید الدین خان صاحب وغیره حوالهٔ محمد مراد نموده شد، به نظر کیمیا اثر خواہد گذشت۔ و میان صاحب ہمراه جهری جهت زیارت حضرت خواجه معین الدین قصد دارند۔ اغلب که از تشریف فرمودن بعد عرصهٔ یک ماه و چند روز تشریف خواہند آورد۔ و عریضه علیحده میان صاحب بسبب حاضر نشدن میان روح الامین جیو مرسل نه شد۔ و آداب بندگی بجا می آرند و مردان اندرون محل ہمه وجوه بخیریت اند۔ از فضل الٰہی مزاج ہمه وجوه خوب است۔ آداب کورنش بجا می آرند و کنیزکان و دیگر خورد و کلان نیز بندگی و کورنش می رسانند۔ و تشریف آوردن بموجب ارقام عالی در آخر ماه بر ہمه معلوم است۔ دیگر ہمه وجوه خیریت است۔ زیاده چه عرض نماید۔

۱۱۰

بعرض عالی می رساند۔ نوازش نامهٔ عالی مرقوم بست و پنجم جمادی الاول بتاریخ بست و نهم روز سه شنبه شهر مذکور نزول اجلال فرموده معزز و سربلند

ساخت - ارقام شده بود که آخر ماه جمادی الثانی مراجعت این سمت فرموده خواهد شد - از استماع این نوید فرحت جاوید ابواب خرمی بر روی نوید طلبان کشود - واز دریافت شفای خادمان حضور و تشریف بردن نواب صاحب همراه محب الله خان جیو و از رفتن محمد انور و ملال نسیم و ناخوشی طبیعت خود بدولت ملالت بخاطر راه یافته، لیکن در بودن خود بدولت پرداخت احوال بندها خرا - و بنده در دلجوئی و اصلاح مزاج اندرون محل و استمالت بیان پیر علی و خبرداری بهولی حاضر است، احتیاج ارقام نیست - سابق که تهان سوسی مصحوب محمد رفیع عنایت شده بود، باندرون محل رسید - و آدم اجوره دار ازانجا فرستادن احتیاج نبود، چرا که مصمم بود که آدم ازانجا مع عرائض فرستاده شود - و خط برادران خواجه کامیاب مرحوم تا حال نرسیده، وقتیکه می رسد ارسال حضور خواهد نمود، و بعد آن موافق ارقام بعمل خواهد آمد احتیاج تفصیل نبود که معروض دارد - انشاء الله تعالی بوقت تشریف فرما شدن در راه حال از روی فرد حساب بکه مکشوف خواهد شد -

۱۱۱

بعرض می رساند تمهیدات لوازم راسخیت و فدویت نیازمند که باحسن وجه بر مرآت ضمیر منیر مرتسم و منقش خواهد بود روز بروز افزون تر است، از احاطهٔ تحریر و تقریر بیرون دانسته بر ادای شکر توجهات و تفضلات که از قدیم معروف بحال این فدوی از آنجناب است باین دو حروف ظاهری احضار نموده، توقع از خدمت شریف است که توجه باین نیازمند فرموده تا حصول قدمبوس که آرزوی دل است بنیاز نوازش نامجات که ذریعهٔ سعادت و مفاخرت است - سرفراز و ممتاز می فرموده

باشند۔ زیادہ چہ جرأت نماید۔

۱۱۲

بعرض عالی متعالی می رساند۔ میان محمد مراد نوید صحت و سلامت ذات اقدس و پیغام تفضل یعنی کلمۂ دعا رسانیدند۔ ازین معنی از کمال انبساط و تفاخر برخود بالید۔ حق سبحانہ و تعالیٰ ذات مقدس را دیرگاہ سلامت دارد۔ خانصاحب مہربان عبدالرحمان خان بیکار معزول صدارت بہ مقتضائے تفضلات حضرت کہ برین غلام مبذول است و نیز باعث تقریب ایشان در آنجناب است، عرضی نوشتہ حوالۂ غلام نمودہ چنانچہ ملفوف این عرضی ارسال داشتہ۔ اگر مناسب وقت باشد توجہ باید فرمود۔ غالب کہ بہ برکت توجہ حضرت کامیابی ایشان صورت پذیرد و مسموع شد کہ لالہ اشتیاق ےجی باز ترک رفاقت نواب عالی جاہ کردہ، بہ بریلی رفتند۔ خط الالہ مذکور نہ رسید کہ مفصل معلوم شود۔ آنچہ بسمع مبارک نیز رسیدہ باشد، آنچہ کہ تدبیر اصلاح در مزاج مبارک موثر شدہ باشد، بہ بندہ نیز ارشاد شود کہ بسیار قلق دارد۔ زیادہ بندگی و نیاز۔

۱۱۳

بجناب عالی متعالی قبلۂ کونین، کعبۂ دارین مدظلہ العالی می رساند کہ تا تحریر عرضی کہ بست و یکم شعبان (است) غلام مع متعلقان بعافیت است و سلامت و صحت بندگان عالی از جناب او تعالیٰ مسئول دارد۔ بخدمت نواب صاحب و قبلہ حاضر است و از ظفر علی صاحب آنچہ کہ مقدور است در بندگی و جانفشانی

قصور ندارد و اشفاق مولوی صاحب تا کجا معروض دارد۔ شمائل نبوی بخدمت ایشان سند نمی کند ۔ او سبحانہ بہ اتمام رساند۔ ششش روپیہ بعنایت آنعزیز جب درماہہ معلومہ ارسال داشتہ، بمشارالیہ خواہد رسید ۔ میاں محمد صالح سہ روپیہ بدست محمد مراد جیو بخانۂ خود فرستادہ بودند۔ رسید خانۂ او شان نیامد۔ اگر بغلط بخانۂ بندہ رسیدہ باشد، سہ روپیہ ازین مبلغ بخانۂ مشارالیہ وسہ روپیہ بخانۂ غلام عنایت خواہد شد۔ احوال حکیم قطب الدین صاحب ہیچ معلوم نیست ۔ و رسید رضائی نہ نوشتہ اند ۔ زیادہ امیدوار عفو آنصاحب است ۔ والدہ و ہمشیرہ و اطفال مع مادر آداب کورنش می رساند ۔

۱۱۴

بعز عرض عالی متعالی بعد ادائے آداب بندگی و مراسم پرستندگی می رساند بفضل الٰہی در این جا بجمیع وجوہ خیریت است و عافیت عالی خواہان است نوازش نامۂ مرقوم ہفتم این ماہ مظہر خیریت ذات والا صفات مع صحت کرامت سمات و رسیدن قاصد اجیر با عرایض اینجائے مصحوب پیو آدم بکار سرکار نواب صاحب شرف ارزانی فرمودہ مفتخر ساخت ۔ در مقدمہ روانہ نمودن قاصد اجیر از ان جا بنا بر اضطرارے کہ خدا داند کسے از ینجا رسد مرقوم بود حقیقت اینست کہ وقت عزیمت ارشاد شدہ بود کہ آخر ماہ قریب سلخ آدم خبر خیریت خواہند فرستاد ۔ چون قبل از ارشاد مذکور آدم از انجا رسیدہ ۔ اکتفا اکتفائے حالاتے مصحوب او نمودہ، پس درین صورت لاچار است والا نہ بسلخ ہر ماہ آدمی از انجا روانہ می ساخت، چہ معنی دارد کہ بخلاف ارشاد بعمل می آید ۔ وا ہمال لو فرستادن آدم می کرد و نیز ارقام بود کہ بہ نسبت وہم این ماہ خبر خیریت آنجا خواہند فرستاد ۔ و اگر ہمین پیو آدم مرسول زود روانہ شود ما بدست ہمین

نویسند که غرهٔ رجب قصدا آنطرف نموده آید۔ چنانچہ امروز کہ ہفدہم این ماہ
ہمان بیو آدم آمدہ ظاہر نمود کہ فردا ے ہژدہم است۔ روانہ آنطرف می نوم
بنا بر بموجب ارشاد عرایض اخبار عافیت اینجاے مصحوب او حوالہ ساختم
خواہد گذرانید و بہ ہمین آدم ملتفی گشتہ فرستادن دیگرے را موقوف نمود۔
وچون مرقوم بود کہ از طرف مردم محل غیر از بندگی پیامے نمی باشد۔ بنابران
اوشان عریضہ ملفوف نیاز نامہ ارسال داشتہ اند۔ بنظر اقدس خواہد
گذشت و از اظہار اوشان ظاہر شد کہ از ابتداے ..... حال بنوعے
از جانب آنحضرت خفگی گاہے بخاطر راہ یافتہ است۔ و مرقوم بود کہ جواب
مطالب اکثر فوت می کنید۔ قبلہ من! آنچہ کہ ضرورت است بمقدور معروض می نماید
شاید چیزے گاہے بہ سہو بشریت در نوشتن فرومانده باشد معاف فرمایند
و یا بعضے مطالب کہ بہ سبب دریافت مرقوم می شود آنرا دریافت حاصل می نماید
چون جواب آن ظاہر و روشن تر می باشد، بہ تطویل اظہار آن متصدع
گشتن ترک ادب می بیند میگذارد و وجوہ عدم ارقام عالی جانب میان
پیر علی و نوازش ارقام دعا منضم خط اندرون و عدم ارسال عرض احوال
میان موصوف کہ مرقوم بود معلوم نمود۔ میان موصوف مکرر دو سہ عرائض ارسال
داشتند۔ شاید بسبب قصور حامل آنہا نرسیدہ باشند یا بہ پس و پیش
بگذرند و بہ درماہہ داران موافق قاعدہ برحسب رسم مقرری بہ عمل خواہد آمد
و مزاج و دل مردم محل از جانب آنحضرت ہمہ وجوہ بہ نیاز و صاف است
و احوال قاسم علی خان بہ میر ہادی و میان پیر علی برطبق رسانیدہ شد۔
و ا اندرون فرمائش دستار برائے میان پیر علی بتاکید و تکرار است۔
وسواے آن ہرچہ بمزاج اقدس برسد کہ دی روز کہ شانزدہم بود میان
غلام مصطفیٰ جیو براے زیارت حضرت خواجہ بزرگ ہمراہ چہری بدرگاہ
خواجہ قطب الاقطاب مقام نمودند۔ بندہ ہم ہمراہ بود، چنانچہ امروز

که بعد ہم است اوشان را پیشتر ازان جائے روانہ ساختم و بہ شہر رسیدم و عرض مرقومہ یازدہم مع محمد مراد کہ روانہ ساختن بود در ینجا ماندہ بود درین خط ملفوف است، خواہد رسید۔ دیگر ہمہ وجوہ خیریت است۔ زیادہ بندگی، بندگی، بندگی۔

بجمیع خورد و کلان آنجا از اینجاے بندگی وسلام نیاز قبول باد۔ و جمیع خورد و کلان اینجاے از ہنود و اہل اسلام آداب بندگی و رسوم سلام بپایا بجا می آرند۔

۱۱۵

قبلۂ حاجات وکعبۂ مرادات سلمہم اللہ تعالیٰ

بعد عرض سلام مشہود رائے فیض رائے می گردانند۔ احوال ضعیف مقرون بخیر است و سلامتی ذات والا صفات از درگاہ سبحانہٗ ہمیشہ مستدعی، بحسب اتفاق نواب محمد قاسم خان بہادر از اثر صدی (اثر چھپیدگی) وارد لبسولی شدہ چون سبحان شاہ را سرراہ یافتہ عریضہ مرسل خدمت نمودہ، یقین کہ از احوال عاجز ذات مبارک از لوجہات ظاہری و باطنی غافل نخواہد بود۔ چنانچہ از تشریف فرمودن حضرت در شہر تسلی کلی گردیدہ۔ ہنوز استحکام ماندن خود در اینجا چندان بنظر نیامدہ کہ احوال خود را مفصل می نوشتم لیکن نواب مذکور را شایق و ثنا خوان جناب مبارک یافتہ۔ چنانچہ می گفتند کہ اگر او سبحانہٗ جمعیت خاطر بدہد، دل بے اختیاری خواہد کہ ہر روز مستفید خدمت گردد، و این را میرزا اسمٰعیل زبانی نواب نقل می کردند۔ ضعف دران روز حاضر نبود۔ بہرصورت در کمال اشتیاق ہستند۔ • اکثر مولوی کلیم اللہ صاحب را دیدہ و ارادت ایشان را در جناب عالی

یافتہ اکثر مستفیض خدمت می شود۔ امید کہ این مہجور از سرفراز نامہ و دعائے خیر فراموش نہ فرمایند۔ عذر کاغذ و انشاء معاف۔

۱۱۶

نحمدہ و نصلی ونسلم۔

مخدومنا وشفیقنا وعطوفنا وملاذنا ومعاذنا اعاذک من کل مایکرہ وصانک عما سائک و یحفظ ساحک القوة بالموت والطلع المنضود الموعود انکان ممکنا فارسلوا الینا باستعہم الوجود بلطفکم المحمود والسلام علیکم و علی کل من عبد المعبود والصلوة علی من اسمہ فی الارض محمد وفی السماء محمود وعلے آلہ واصحابہ ذوی العز الممدود والشرف المحسود و علی اتباعہ الذین فی جباہہم اثر السجود۔ یا مخدومنا بحسب الاتفاق وظہور التمنا والاستدعا والاشتیاق من قاسم علی خان ذوالاخلاق ان یقع الملاقات قولوا لہ احوالنا ما ہو المعلوم فی خدمتکم وقولوا کما ارسل الی لبعض الاشخاص یرسل الینا مبلغا معتدا حتی اجمع لہ الجنود من الرکبان والفوارس والرجالہ فاما موجود۔ وصلح بینہ وبین المرہتہ (مرہٹہ) فیحصل لہ باصلاحہم کل موقصود ویرجع الیہ المقصود والربط التی بیننا وبین المرہتہ معلوم فی خدمتکم الشریف تم الکلام ثم السلام علی سید الانام۔

۱۱۷

حضرت صاحبی مشفق کرم فرمای نیاز مند سلامت

بعد عرض نیاز ملکشوف ضمیر منیر می گرداند احوال نیاز مند را بچشم خود در سنبهل معاینہ فرمودہ بودند بہمان نہج است۔ خواستہ بود کہ بہ شہر رسیدہ، سعادت خدمت حاصل نماید لیکن بہ سبب بعض موانع رسیدن شاہجہان آباد در توقف است۔ توقع کہ تا رسیدن نیاز مند بخدمت شریف از دعای خیر عاصی را یاد فرمودہ باشند کہ تا از یمن برکت ادعیۂ آن صاحب شافی مطلق شفاء کامل عطا فرماید۔ و ہر مکان آن ضلع کہ پسند خاطر عاطر گردد ایمای رود تا بہ ترمیم و تعمیر آن پرداختہ شود۔ زیادہ ہر چہ نویسد و اشتیاق خدمت شریف است و بس۔

۱۱۸

مرزا صاحب مشفق قدردان فیض رسان سلامت

بعد سلام و نیاز و آرزوی حصول مواصلت کہ اہم مطالب و اقصی مقاصد است مشہود بضمیر ہدایت پذیری گرداند کہ از استماع تشریف فرمودن صاحبی بسیار خوشی خاطر حاصل شدہ و دل مشتاق حصول ملاقات کہ فوائد عقبی است زیادہ از حد گردیدہ، او سبحانہ تعالی جل شانہ سببی سازد کہ مستفیض خدمت گردیدہ و فائدہ دینی حاصل سازد توقع تا حصول خدمت فیض درجت بعنایت نامجات مشعر بخیریت حال فیض مآل یاد و شاد می فرمودہ باشند کہ باعث سعادت و اطمینان خاطر تواند شد و سابق عریضہ نیاز

مع آدم نواب صاحب ارشاد خان جیو ارسال نموده از نظر اشرف گذشته باشد۔ زیادہ چہ عرض نماید۔

۱۱۹

مرزا صاحب مشفق مہربان کرم فرمائے محبان سلامت

بعد اشتیاق ملاقات مسرت آیات واضح ضمیر منیر باد۔ قبل ازین احوال طبیعت مفصل مرقوم نموده بود۔ الحمدللہ کہ نسبت سابق فی الجملہ رو بافاقہ آوردہ، امید از شافی حقیقی آن دارد کہ امراض بالکلیہ رفع گردد۔ توقع از آنصاحب آن دارم کہ در دعاء خیر یاد آمدہ باشم کہ دعاء بزرگان باعث سود و بہبود ہر دو جہان است و موجب رفع امراض ظاہر و نہان۔ زیادہ چہ مصدع گردد، والسلام۔

۱۲۰

فیاض زمان حضرت میاں صاحب پیر و مرشد مدظلہ العالی

بعد ادائے آداب تسلیمات بجا آوردہ معروض می دارد کہ بتاریخ ہفتم شہر رجب المرجب بخیریت بہ پیلی بھیت مع خورد و کلان خیریت است۔ کلیہ سلامتی آن ذات والا صفات شب و روز از درگاہ کریم و کارساز مدام مطلوب دارد، امید کہ بہ دعاء ظاہر و باطن یاد می فرمودہ باشند۔ زیادہ چہ عرض نماید و بندگی غلام ابراہیم بصد عجز و نیاز قدمبوس برسد۔ و خواجہ احمد و رحیم الدین و دینص اللہ قدمبوس برسد۔

۱۲۱

حضرت صاحبی قبلۂ دوجہان سلمہ اللہ تعالیٰ

پس از آرزوے ملازمت سراپا افادیت معروض می رساند۔ اینجا بفضل الٰہی خیریت است۔ صحت ذات میمنت آیات ہمیشہ از درگاہ اللہ مسئلت نمودہ می آید۔ حق تعالیٰ بخیریت طرفین عن قریب حصول ملازمت سامی میسر گرداند بحرمۃ النبی وآلہ الامجاد امیدوار است کہ از ...... یادآوری این عاصی فراموش نشود۔ بیاد عالی ہمہ مخلصان است۔ زیادہ چہ عرض نماید۔ غلام زادہ فتح علی، فتح اللہ، ابوالفتح وغیرہ وتسلیمات بجامی آرند اکرام الدین، کریم الدین، حسام الدین بندگی می رسانند۔ غلام محمد مع مادر خود وغیرہ ہا تسلیمات معروض می دارند۔ صاحبی میاں پیر علی سلمہ اللہ تعالیٰ اسلام خوانند۔ میاں معصوم، میاں عبدالحی سلام می رسانند۔

۱۲۲

حضرت مرزا صاحب وقبلہ فیض رسان ...... سلمہ الرحمان سلامت

بعد سلام نیاز وآرزوے حصول مواصلت کہ نہایتے ندارد، مشہود ضمیر منیر می گرداند کہ نظر یک جہتی ویک دلی حضرت کہ با قبلہ گاہی بندہ بود کردہ، اظہار می نماید کہ احوال شاہجہان آباد برراے عالی روشن است کہ اوقات اوراد واشغال نہایت بہ تنگی رسیدہ، مولوی صاحب نظر محمد حبیو توجہ فرمودہ، یک خط بہ حافظ صاحب بہادر در باب اینکس نوشتہ، بندہ را رخصت کردہ اند۔ نوشتہ اند کہ چیزے بطریق یومیہ مقرر کردہ، مکان

جایداد معین سازند کہ بخاطر جمعی در یادِ الٰہی مشغول باشند- امید از
ذاتِ عالی نیز آن است ...... کہ ہمیں خط خود بہ حافظ صاحب بنویسند
و یکے از مریدان و آشنایان راسخ را بر نگارند کہ مدعاے بندہ براعزاز
کنانند- و تمامی رویدادِ بندہ میاں سید رحیم الدین کہ مشرفِ خدمت می شوند
گذارش خواہند کرد- امید کہ بر طبقِ آن توجہ خواہند فرمود- زیادہ نگارش
ترکِ ادب است، والسلام-

۱۲۳

قبلۂ گیہان، کعبۂ دو جہان سلمہ الرحمان
از کمترین عبودیت التیام صبر رام (کذا)[1] بعد اداے آرزوے ملازمت
اکسیر خاصیت و تمناے استحصال فوائد حضور کرم ظہور کہ تا مرتبۂ نیست
کہ در تحریر و تقریر آید- معروض راے ملک آراے گردانیدہ می آید- دو دفعہ
کرامت نامہ فیض نشانہ متضمن...... از تقریر مقصود حاضر بودن نیازمند
درود فرمودہ معزز و ممتاز نمود- ان شاء اللہ تعالیٰ عن قریب از فضل
وکرم مجیب الدعوات و آنحضرت ابان راہ بود، رسیدہ مستحصل خدمت
فیض درجت می گردد- لیکن امیدوار است کہ از سرفراز نامۂ قوت بخشِ دلِ
سرفراز و ممتاز می فرمودہ باشند کہ درین فکر موجب زندگانی شود-
و آنکہ در بابِ حقیقتہ مرقوم قلم جوہر رقم بود احوال آن ......
بالمشافہ عرض خواہد شد- دیگر التماس دارد- اگر اشعار آنعالی قدرے
مرحمت شود، عین نوازش بود، زیادہ بجز بندگی- بیتے یاد آمدہ است
یار در دل بادہ بر کف جان بلب   بیش ازیں یاراں چہ سازم حرز جان

---

[1] یہ "جیون رام" ہو سکتا ہے-

١٢٤

قبلہ قدردان صاحب کعبۂ دوجہان فیض رسان بندگان سلامت
آداب بندگی بجا آوردہ معروض می دارد۔ دو دفعہ عنایت عالی را..... می رساند معزز و سربلند گردانید۔ از فحوائے مضمون فرض مشحونش آتش بے قراری بلندی گرفت حق تعالیٰ آرزوے دلہا زود برین جلوہ ظہور نماید لیکن از ورود وثیقہ..... سربلندی قدرے تسلی مضطر می شود۔ گاہ گاہ سرفراز و سربلند می فرمودہ باشند۔ و دران کارکہ لالہ صاحب لالہ نفراللہ جیو آزردہ دل ہستند انشاءاللہ تعالیٰ امیدواثق است کہ درعرصۂ چند روز..... می رساند۔ تسلی والدِ خانہ زاد ضرورت است۔ بندہ اگر زندگی است مارا ازین قسم...... وصول خواہد شد۔ زیادہ بجز بندگی چہ جرأت نماید۔ مکرر آنکہ .... بخدمت فیض درجت والدہ صاحبہ کہ یاد می فرمایند بندگی و کورنش بصد نیاز قبول باد........

١٢٥

قبلۂ من سلامت بعد ہزاران نیاز عرض بموقف باریافتگان حضور پرنور می رساند۔ شاہ سالم برائے ملاقات بندہ درامروہہ آمد۔ چند روز توقف نمودہ، روزے بر باطن ایشان حق تعالیٰ مرا آگاہ گردانید۔ حلقہ ہائے ملقامات ایشان بے نور محض بہ نظر درآمدند۔ دو بار مکرر اتفاق افتاد۔ من حیران ماندم از ایشان تفتیش احوال نمودم۔ شاہ جیو ظاہر ساختند کہ مرزا صاحب قبلہ بہ نواب ارشد خان می فرمودکہ ایشان کسب از سر نو بکنند۔ من برائے مصلحت پیش شما آمدہ ام کہ می خواہم بجناب عالی در شاہجہان آباد بروم لیکن

می ترسم که بے امر عالی روم دربار ...... امید که بر الطاف و نوازش قدیمانہ خود نظر نموده که از جوانی تا پیری بخدمت عالی صرف نموده و بجز جناب عالی کسے منظور نظر او نیست و محبت بندگان عالی تمام دارد تقصیرات او عفو شود و ارشاد گردد که در انجا قدوم را از سر ساخته بجناب عالی مشرف گردد - در چند روز همه مقامات ایشان به نظر کرم منور نموده با جازت نامه بهرجا که ارشاد شود در انجا بنشیند که از توجهات عالی بقیه عمر او صرف بیاد الٰہی نماید - و دیگران روبرو ... آگاه سازد و فرصت ...... که روبرو التماس نماید ... (نماز) پنجگانه که از عالم امر است و اصول اینها فوق العرش که بلا مکانیت موصوف است .... پیوستن باعتبار استعدادے معرفت که درین لطائف او سبحانه تعالیٰ نهاده است آن استعداد صعود نموده باصل خود پیوندد و لطائف به سینه می ماند و آنچه به نظر عالی می درآید ارشاد فرمایند - و در حق همسایه فقیر که ارادت بجناب عالی (دارد) توجه مبذول شود که نصیب او تقویٰ گردد - مجبوری که هست هست، زیاده چه عرض نماید -

۱۲۶

بجناب فیض مآب حضرت صاحب قبله و کعبهٔ نیاز مندان دام ...م فضائلهم

معروض می دارد از خدمت فیض درجت مرخص گردیده به بدرقهٔ فضل الٰہی و توجه حضرات عالیات بعافیت تمام به فرخ نگر رسید - مرضیکه موجب این حرکت بود، علاج کرد - به توجه خاص حضرت که در همه حال شامل حال این غلام است، شفائے که باید رو نمود - هر چند درین ظلمت کده کوز اوقات گذاری می نماید لیکن شب و روز از جناب مفضل حقیقی مسئلے

دارد کہ وجہ معاشے در شہر دست دہد کہ بخاطر جمع تحت اقدام حضرت بودہ
کہ این چند انفاس ما بقیہ را بہ انصرام رساند و تحصیل مآرب ہائے اُخروی
نماید ۔ انشاء اللہ بعد چندے بہ قدمبوس مستفید گردد ۔ واجب بود بعرض
رسانید ۔

میاں پیر علی صاحب سلام شوق مطالعہ فرمایند ۔ بجمیع مسترشدان
مجلس منیف سلام و نیاز می رسانند ۔
بجناب عالیہ حضرت والدہ صاحبہ بندگی بصد نیاز ۔

۱۲۷

حضرت و قبلہ خداوند خداگان فیض رسان عالم دعا لمیان سلمہ اللہ تعالیٰ
بعد ابراز مراسم نیاز و آرزوے قدمبوس شریف کہ زیادہ از حد است بتقدیم
رسانیدہ معروض رائے فیض پیرائے می گرداند ۔ نوازش نامۂ عطامی کہ از روی
غلام پروری بہ تفضلات بے غایات بنام خلیفہ فیض اللہ جیو و این غلام
در مقدمہ تعہد یومیہ مولوی صاحب ثناء اللہ جیو از روشن خان عنایت شدہ
بود ، عزورود نمود ، معزز و ممتاز گردانید ۔ چنانچہ مرقومہ مفصل معلوم شد ۔
حق سبحانہٗ تعالیٰ ذات مبارک را با این ہمہ کرم و فضل دیرگاہ سلامت
باکرامت داراد ۔ خلیفہ موصوف پیش از ورود عنایت نامہ بہ ارادۂ
قدمبوس والا روانہ سنبھل شدہ ، رجا کہ بفضل خدا بخیر و خوبی رسیدہ
قدمبوس شریف نمودہ باشد ۔ فدوی حسب الارقام عالی بنا بر مہربانی
یومیۂ مولوی معز اللہ بروشن خان بحضور خانصاحب بہادر بسیار از بسیار
تعہد نمودہ خاں مذکور ظاہر ساخت کہ تمام اہلکاران را بنا بر فہمانیدن کاغذ
سرکار در لیولی طلب داشتہ ام ، در ینجا کارندہ نیست کہ خط نوشتہ بفرستم

کہ یومیہ مولوی موصوف رسانیدہ و بندہ بعد از فراغت کاغذ بہ عرصہ برخہ بسنبھل رسیدہ۔ یومیہ مولوی صاحب دام داماں بے باق کردہ خواہم حال و آئندہ ماہ بہ ماہ رسانیدہ خواہد شد۔ خداوندمن! خان مذکور نیز زود از حضور مرخص سنبھل می شود، دریجا رسیدہ یومیہ مذکور ادا خواہد نمود۔ امیدوار فضل وکرم آنست کہ فدوی در ہر حال غلام و خادم جناب عالی تصور شدہ، ہموارہ تا حصول قدمبوس عالی بصدور نوازش نامجات عطا می مشعر برکار خدمات معزز و ممتاز می شدہ باشند کہ باعث سعادت غلام از ان مقصور است۔ زیادہ چہ عرض نماید۔

بعالی خدمت نواب صاحب قدردان فیض رسان نواب ارشاد خان بہادر آداب نیاز قبول باد۔ خان صاحب محمد جیو و خلیفہ فیض اللہ جیو سلام بندگی مطالعہ نمایند۔

۱۲۸

ہوالعزیز

بموقف عرض خدام ملائک احترام حضرت صاحب وقبلہ مدظلہ العالی می رسانند۔ آداب تسلیمات و آداب کورنشات زیادہ یارا ے ادا ے دارد کہ ہموارہ بندگان آستان عرش اقران را سرنیاز بعتبۂ عقیدت و ارادت افتادہ و غاشیہ بدوش دربندگی ایستادہ، لب اظہار سوء ادب است۔ پس عرض احوال مناسب است کہ از روز عزیمت کمربستگان بارگاہ کہ بان جایگاہ رونق افزاے شدہ، کلبۂ احزان مہجوران تیرہ وآہ یا نالہ ہم صغیر۔ او سبحانہ زود ترین بہ شرف قدمبوس فائز فرماید۔ بارے بہ نوید عافیت مزاج اقدس کہ از خطوط اندرون و بیرون جان ناتوان بہ تابوت قالب افتادہ می ماند۔ اما رقم عاطفت چون باسم این کم سعادت سواد بخش صفحۂ کاغذ

نمی گردد موجب شقاوت اعمال و افعال خود دانسته دست انفعال ہم بدامن افضال دراز می کند۔ ع ہم در تو گریزم ار گریزم
که واقعی این ہمه چشم نمائی ناشایستگی ہاے من است، و سزاے بد کاریہا ست
لیکن از ابر فیوضات عالیہ مترجی شست و شو ہاے آنہاست۔
چراکه غائبانه از تعقدات و کرم کریم ما دریغ نمی فرمایند۔ یکے از انہا
این است که بعنایت یک روبیه معرفت شیخ سر مباہات بلند ساخته
به تسلی پرداخته و مزاج اندرون محل به سبب استعمال ما، الجبن باصلاح
تمام آمده۔ دو سه مسہل خورده شده، امّا اخلاطے که باید برآمد نشده
معالج در تدبیر جلاب دیگر است، امّا آثار صلاحیت آنست که اکثر اوراد
ذکر عالی از سر نیاز ادا می فرمایند۔ باقی کیفیت زبانی محمد مراد بسماع عالی
خواہد آمد و درین سال شدت سودا و خفقان در غلام بیشتر است۔
ظاہرا این ہمه از بعد خدمت است و یا خود آن صدمات دورانی و احتیاجات
این وانی دامن گیر حال است۔ چون تصور دست خود به دامن توسل عالی
متصور می کند، صورت جمعیت بہم می رسد۔ اللّٰہم زدنا یقیناً۔ زیاده
خدا دب۔

بخدمت نواب صاحب مدظله العالی عرض کورنش قبول باد۔
و بخدمت ارشد خان صاحب سلمه الله تعالیٰ سلام نیاز قبول باد و میان
ظفر علی و محمد علی سلام اشتیاق مطالعه نمایند۔ دیگر به ہمه صاحبان سلام
شوق قبول باد۔ دوہره حسب حال معروض جناب عالی ؎

بیل چنبیلی کیورا سب سچی سکہه باس
اس ڈوبری ڈوب کو میگہه تہا دی آس

اے گنہگارم و امید مرحمت دارم مرا به ساده دلی ہاے من توان بخشید
و مردمان خانه غلام عرض بندگی به نیاز تمام معروض می دارند۔

۱۲۹

حامداً و مصلیاً

حضرت صاحب و قبله قدردان دام افاضتکم بعد اظهار مراتب آرزو و منتها معروض می دارد ۔ احوال بنده درخور شکر است ۔ و اوقات بخیره می گذرد ۔ درین ولا به استماع قدرشناسی و طلب بجای ہندوستان و صیت ہمت نواب قاسم علی خان و دریافت عقیدت نواب صاحب موصوف بجناب سامی، خیال روزگار درسر این بے سروپا پیچید ہرچند تحریر فقیر درین باب به والا خدمت تحصیل حاصل است که خود رفاه و صلاح نیازمند منظور دانند، لیکن احتیاطاً یاد ده شد ۔ اگر خواہش نواب مذکور درست است و بخاطر مبارک مناسب بود و مساعده معقول با رغبت تمام فودش ممکن بود باہر قدر مردم نجیب مامور خواہند کرد، از اطراف و شہر که با حضرت والا شہید و رفیق بودند و اخلاص داشتند، ہزار دوہزار با اسپ و بے اسپ و پیاده و سوار سوای نیز ممکن است ۔ لیکن بدون مساعدہ برخاستن و کوشش بے دست و پایان متعذر است و چند کس چینی اعزه سردار نشسته اند که برای آنها پروانه علیحده و مساعده باید ۔ این ہمه بنابر اطلاع معروض داشته ام ۔ معہذا درآنچه سود و بہبود نیازمند بود و بنای تراضی افتاده بوجه احسن صورت کرده باید به عمل آید ۔ دیگر مراتب بجناب عالی چه طرازد ۔ تا حصول سعادت ملازمت به عنایت نامه معزز می شده باشند ۔ زیاده نوشتن از مراتب نیاز کم است ۔ قبله من ! مرزا کاتب علی جیو..... .. معتقد اند ۔ بنابر نوکری آن طرفها می رسند ۔ سفارش ایشان به

ارشاد خان صاحب یا ہر کہ مناسب بود باید فرمود، تا ...... منسلک شود[1]

۱۳۰

قبلہ و کعبہ مدظلہ العالی

بعد از عرض آداب تسلیمات بعرض می رساند۔ ازاں روز یکہ از خدمت عالی رخصت شدہ، روانۂ شاہ آباد شدم۔ در لبولی رسیدہ در انتظار آدم یک مقام کردم۔ سوائے یک لوئی سیاہ نزد وے چیزے دیگر نبود۔ دریں اثناء نوازش نامہ بنام محمد خان صاحب پرتو نزول بخشیدہ موصوف آدم مشخص کردہ بودند۔ حسب .... سید نور اللہ الحسینی جانصاحب بعزم لشکر بندگان عالی در لبولی وارد شدند برفاقت ایشان بآرام تمام سواری ہم میسر شد۔ احقر مع الخیر رسید۔ محض بہ فضل آنجناب بدرقہ حسب دلخواہ بہم رسید۔ تا تحریر بست و سوم شہر حال ہمہ وابستہ بخیر و عافیت اند۔ دریں ایام میاں غلام امام عازم شہر شدہ اند۔ از مدتے ارادہ داشتند حالا رخصت غائبانہ درخواستہ بخدمت حضرت مولوی صاحب می رسند۔ مرکوز خاطر ایشان مشروحاً زبانی واضح رائے شریف خواہد شد و خبر داخل شدن آنحضرت بہ شاہجہان آباد زبانی میر نور اللہ معلوم شد۔ نہایت اطمینان و سرور حاصل گشت و خبر کوچ بندگان عالی اشتہار تام دارد۔ چنانچہ جھنڈہ برآمدہ خودش ہنوز تاریخ کوچ مشخص نکردہ، شاید دیر نگردد عن قریب شود۔ چون غلام بحضور اندک سعادت اندوز گشتہ نہایت از قلب بودن خویش متاسف برگشتہ، او سبحانہ، سببے سازد تا زود سعادت قدمبوسی

---

[1] مجموعہ ہذا کا مکتوب ۹۶ جو حضرت مظہر کی طرف سے میر عبدالباقی کے نام ہے اسی سلسلے کا معلوم ہوتا ہے۔

حسب دل خواه مستعد گردد۔ دیگر جمیع وابستہ ہاے ما بندہ قدمبوس و کورنش معروض می دارند قبول باد، زیادہ۔

۱۳۱

حضرت صاحب قبلہ فیض رسان صوری و معنوی سلامت

بعد اداے آداب تسلیمات بعرض می رساند کہ نوازش نامۂ عالی مصحوب میر اسمٰعیل ورود فرمودہ جمعیت ہاے ظاہر و باطن بخشید۔ بدریافت مزاج مبارک شکر و سپاس الٰہی بہ تقدیم رسانید۔ الحمد للّٰہ ذی الفضل والکرم نوید تشریف فرمودن بہ سیر سنبھل بعد خشکی راہ ہا کہ ارشاد شدہ بود بہ امید خبر یافتن نزود........ مسرتہا و تقویتہا کہ .... روزی شود آمین آمین آمین۔........ لاحق شدہ است۔ خصیہ جانب چپ آماسیدہ و بالیدہ گشتہ و بعض وقت درد شدید می کند کہ از شام تا پگاہ مقدار چشم زدن قرارے نبودہ است و وجع مذکور منتقل ہم می شود۔ گاہے در عانہ تا قریب ناف و گاہے در ران چپ تا زانو، و گاہے بسوے گردہ انتقال می کند و رنگ بول گاہے بہ صفرۃ گاہ بہ بے رنگی می شود و قبض طبیعت نیست، بہ تجویز بعضے فصد باسلیق نمودہ نوا طلیہ و اضمدہ مثل پیہ بط و اکلیل الملک و کمون سیاہ و بنفشہ و بابونہ وغیرہ و بخور مانند ورق بنج و سپند بہ عمل آمدہ روزے چند درد مطلق زائل گشتہ مگر و ہیے باقی بود، و ورم قدرے بلغ نیز باقی بود۔ اکنون باز عود کردہ است۔ او کریم تعالیٰ بہ برکات انفاس شریف فضل خود فرماید۔

خط حضرت ابوالفتح صاحب و میاں مرید حسین صاحب سلمہما اللّٰہ تعالیٰ

ملفوف عرضی بہ نظر انور خواہد گذشت ۔ جواب ملفوف سرفراز نامہ مرحمت گردد ۔ امروز کہ سوم جمادی الاوّل است ، احقر بہ درد دم گرفتار است ، امیدوار است ....

آرزوی قدمبوسی جناب عالی کہ اہم ترین مقاصد است ..... لہ

۱۳۲

حضرت صاحب قبلہ فیض رسان صوری و معنوی سلامت

نوازش نامۂ عالی مصحوب زیرک ورود تفاخر فرمودہ ، جمعیت بخش ظاہر و باطن گردید ۔ بہ دریافت عافیت مزاج مبارک شکر و سپاس الٰہی بہ تقدیم رسانیدہ الحمدللہ حمداً کثیراً ۔ ازینجا دریافتہ بود کہ عنایت نامہ متضمن ورود ذات بابرکات درین نواحی بدست میر ولی اللہ بنام نیازمند ابلاغ فرمودہ شدہ قبلۂ دین و دنیای من ہنوز میر ولی اللہ نہ رسانیدہ اند ۔ و نیازمند ارادہ می داشت کہ اگر آن قبلہ این بار تشریف تا اکولہ ہم بہ تقریبی خواہند فرمود احقر قدم از سر ساختہ سعادت پابوس حاصل خواہد ساخت لیکن از باعث عارضہ قدرت بر آن نیافت اگر مقدر است آیندہ را حق تعالیٰ نصیب خواہد کرد نوشتجات عالیہ کہ بنام حضرت ابوالفتح صاحب و میاں مرید حسین صاحب بودند رسانیدہ شدند ۔ میاں مرید حسین صاحب در استرضای والدہ ماجدہ خود یک گونہ تقصیری فرمایند و کار آسان را دشوار گرفتہ اند ۔ و مادۂ اہلیہ ایشان نسبت و والدۂ ایشان از سبب فرط محبت ، دیگر فرزندان را از گوشۂ خاطر محو ساختہ با ایشان اقامت گزیدہ اند ۔ و درایں باب

لہ یہ ، اور دیگر چند مکتوبات جا بجا سوختہ ہیں ۔ اس لیے ان کی عبارت ناقص و نا تمام ہے ۔

اگر صلاح بوده باشد به نهج ارشاد باید که عماری احقر بظهور نیاید[1]
نسخۂ عالیہ کہ از راہ کمال کرم و احسان عنایت شدہ بود البتہ استعمال
کردہ خواہد شد۔ حق تعالیٰ موافق سازاد۔ شکر این ماہر دو بجا می آرم۔
جاے نماز منگل کوٹی درین وقت سوداگران نیا وردہ اند۔ یکے از خدمت
نواب صاحب قبلہ گاہے و دیگرے از دیگرے بدست آوردہ ارسال نمودہ
است۔ و یک ہنکے پینشکر سیاہ و سفید، و دو چکیتے پیر ساختۂ اجمیری
ابلاغ داشتہ است۔ خدا برساند، امیدوار پذیرائیست۔ نواب صاحب
قبلہ گاہی چیزے بجناب آن قبلہ نوشتن فرمودہ اند، بحسب آن بر پرچۂ
علیحدہ تحریر یافتہ، امید کہ جواب آن بر پرچۂ علیحدہ ارشاد شود۔
زیادہ جز آرزوے قدمبوسی چہ بعرض رساند۔ خداے کریم میسر
فرماید بمنہ و کرمہ۔

۱۳۳

حضرت صاحب مشفق قدردان دستگیر دوجہان سلامت

بعد از لوازم عبودیت و بندگی بجا آوردہ، معروض بعالی خدمت می دارد۔
قبلۂ من! نیازمند درین ولا چند روز بیماری کشیدہ ازین باعث از حصول
قدمبوسی محروم ماندہ الحال از فضل او سبحانہ و تعالیٰ و توجہ آن خدایگان
مزاج بندہ تندرست است۔ می خواستم کہ بخدمت عالی رسیدہ مشرف
ملازمت باشم۔ لاکن زبانی میاں غلام رسول معلوم شد کہ خود بدولت بروز
یک شنبہ مراجعت بہ دہلی می فرمایند۔ ازین وجہ معلوم می شود کہ نیازمند
سخت بے نصیب است کہ بارہا ارادۂ قدمبوسی نمودہ و از بدنصیبی خود
اتفاق نبود، زیادہ امیدوار توجہ آنحضرت چنان است کہ در حق این عاصی

[1] کلمات طیبات کے مکتوب ۳۸ میں جو صاحبزادہ میر حسین کا نامہ ہے ...

190

پر توصیر توجہ باطنی می فرمودہ باشند۔ ؎
اک لہر لطف کی ہمیں بس ہے
غم کے دریا میں پار کرنے کو

زیادہ چہ التماس نماید۔

قبلہ سلامت! چادر مرسلہ و دو خط مع میاں غلام رسول نزد نیاز مند رسیدند۔ بخدمت شریف ارسال داشتہ است و قدرے سبز می آرد، بجناب عالی ارسال داشتہ، امید از توجہ آنحضرت چنان است کہ قبول شوند۔

۱۳۴

حضرت صاحب و قبلۂ من سلمہ اللہ تعالیٰ

بعد از سلام سنت الاسلام مکشوف ضمیر منیر باد کہ این فقیر بعد از چہار ماہ لاچار شدہ در سنبھل آمدم۔ از سبب مناقشۂ برادران تا حال کاروبار در باب در سرکار حافظ رحمت خان نہ شدہ بود۔ الحال روبکار شدہ است۔ وقت رخصت در خدمت شریف اظہار کردہ بودم کہ یک رقعہ برائے محب اللہ خان[1] بدین مضمون کہ دوندے خان بہ این فقیر وعدہ کردہ بود کہ مرا نزد خان بردہ ملاقات کنانیدہ اظہار بکنند و از نزد خود چیزے خدمت بکنند۔ و خبر خیریت والدہ برعنایت نامہ بنویسند و نیز بایند کہ برخوردار بخیریت است۔ انشاء اللہ تعالیٰ خبر برگرفتہ می آید خاطر جمع دارند۔ از طرف فقیر اندرون خود سلام رسانند و بوبوجسنا را دعاء رسانند۔ و خبر خیریت والدہ و برخوردار بنویسند۔ حضرت سلامت رقعہ برائے محب اللہ خان زود عنایت فرمایند۔

---

[1] پسر دوندے خان

۱۳۵

حضرت صاحب وقبلۂ دارین من سلامت۔

بعد از تقدیم مراتب نیاز مندی بعرض می رساند۔ اینجا خیریت است۔ صحت ذات سامی از درگاہ الٰہ مستدعی است قبل ازین نیاز نامہ ارسال داشتہ بہ نظر عالی گذشتہ باشد۔ ہمیشہ سائر دوستان بیاد عالی تر زبان اند۔ حق تعالیٰ بخیریت طریق حصول ملاقات راحت آیات محصل گرداناد بحرمۃ النبی وآلہ الامجاد۔ غلام زادہ فتح اللہ، فتح علی وغیرہ بندگی بجا می آرند۔ غلام محمد مع حمزہ و عبداللہ وغیرہ بندگی بجا می آرند۔ اکرام الدین، ہمیں جان حسام الدین، کریم الدین تسلیمات بجا می آرند۔ سعادت قدمبوس معروض می دارند۔ حاجی میاں محمد معصوم جیو و میاں عبدالقیوم بخیریت اند۔ سلام شوق می رسانند۔ غلام جان بندگی بجا می آرد۔

۱۳۶

حضرت صاحب وقبلۂ نیازمندان مدظلہم العالی

بعد عرض سلام و نیاز لا کلام مکشوف خدام ذوی الاحترام می گرداند کہ عنایت نامۂ گرامی کہ مشتمل بر انواع تفضلات بود از ورود آن گویا جانے تازہ در قالب آمدہ، مژدۂ قدوم میمنت لزوم کہ دران مرقوم بود۔ او تعالیٰ عن قریب باحسن وجوہ بہ ظہور آرد کہ دولت ملازمت سراسر سعادت میسر گردد۔ قاضی القضات بموجب طلب امیر الامراء عازم آن سمت شدہ بودند۔ از خط ایشان معلوم شد کہ بعالی خدمت رسیدہ اند۔

زیادہ چہ مصدع تا شود۔ والسلام۔

۱۳۷

بجناب فیض مآب حضرت صاحب قبلہ کونین وکعبۂ دارین کامل ہادی آگاہ دل می رساند۔ چون این کمترین ازان روزیکہ از خدمت سراسر سعادت رخص شدہ آمدہ قالب... وجان ...... تعالیٰ شاہد حال است۔ از تحریر وتقریر بیرون است وہمیشہ دل متعلق بجناب عالی می باشد۔ لیکن بسبب امورات دنیوی کہ ناگزیر بودہ مقصر است۔ دعاء فرمایند کہ خلاصی یابد، مدام بخدمت سراسر سعادت فیض مآب باشد و باقی عمر گذارد

آرزو دارم کہ خاکِ آن قدم
توتیاے چشم سازم دم بدم
اے آنکہ توئی کعبۂ ارباب ارادت
گر روی سوے تو نمی آرم بکہ آرم

باندرون تسلیمات می رسد۔ از کمترین ملّا نہا سلام وتسلیمات می رسد

۱۳۸

زبدۃ الاصفیاء خلاصۃ الاتقیاء حضرت مرزا صاحب سلمہ اللہ تعالے سلامت۔

بعد ابراز شوق کہ ما فوق آن متصور نیست، مکشوف راے تو دّد پیراے میگرداند کہ فقیر نعایت تحریر مستوجب حمد وصحت ذات

محبت صفات مطلوب ۔ ثانیاً این کہ مدت المدت گذشت کہ از احوال مسرت مآل آگاہی نیست و دل نگران ہمان جانب است ۔ بنا بران باشتیاق تمام متصدع میشود کہ آئندہ برخلاف ماضی بدست ہرکس خطوط کیفیت خودمی نویسان باشند کہ تسکین دلی می تواند شد ۔ و درباب محبت اساس میان محب اللہ پسر میان محمد طاہر رسوخ تمام از قدیم الایام کہ بخدمت دارند ۔ نوشتن سفارش اینہا منظور است ۔ یقین کہ بموجب فیض عام آنچہ معتصد داشتہ باشند ۔ توجہ خواہند فرمود ۔ زیادہ ایام حلاوت مدام باد ۔

اشتیاق بحدیست کہ پایان نیست، خواہش باطنی باشد، ملاقات ممکن است ۔

۱۳۹

حضرت مشفق سلامت

از عریضے کہ بحضور فقیر بخدمت شریف ظاہر نمودہ بود کہ شیخ قاسم جیو در باب ممانعت و غلام آن باشخاصے کہ ارادۂ برآمدن ازین بلدہ دارند، بخدمت نواب امیر الامراء عرض نمودہ است ۔ استفسار فرمایند کہ درین باب چہ حکم رسید از دیروز ممانعت می شود ۔ شاید ہمین حکم رسیدہ باشد ۔ عرض ہرچہ آن عزیز اظہار نماید بہ مخلص اطلاع فرمایند ۔ و درین دو سہ روز آنچہ بسمع شریف رسیدہ باشد، بہ مخلص آن نیز مطلع فرمایند ۔ جواب نوشتجات میر محمد مبین تا فردا نوشتہ بخدمت ارسال می نماید، انشاء اللہ تعالیٰ ۔ سلمکم اللہ تعالیٰ و ابقاکم ۔

۱۴۰

بجناب فیض مآب ...... مدظلہ العالی

گزارش مراتب عبودیت .... بسمت دار الخلافہ

مرةً بعد اُخریٰ زبانی غلامان کہ باین طرف آمدہ بودند دریافتہ بود از آں باز خطے کہ مشعر بر نوید بعافیت رسیدن بندگان عالی بہ منزلِ مقصود رسیدہ باشد بودند کیسے وابستہ در سایۂ آفتاب پایہ بہ امن وامان واصلِ منزلِ مقصود شدہ باشند۔ و در امرے کہ مستمد شدہ بود بہ یمن توجہ عالیہ امید است کہ گرہ از کار بسہولت وا شود و ہم چنین امیدوار است کہ شرف حصولِ دولتِ طریقہ نیز میسر آید کہ آن مقصد اقصیٰ و مطلب اعلیٰ است۔

صاحبان حلقہ سلام قبول فرمایند۔ زیادہ بجز تمنائے قدمبوس چہ عرض آید۔

بجناب حضرت والدہ مرشدہ دامت ظلہا عرض عبودیت می رسانند۔ میاں پیر علی سلام قبول فرمایند۔ مبارک النساء صبیۂ غلام مع والدہ خود عرض قدمبوس معروض می دارد۔ اگرچہ لائق آں نیست کہ نامش علیحدہ بہ تحریر آید لیکن والدہ اش بسماجت درخواست کہ نام او راساً بعرض رساند کہ این امر سبب سعادت و اعتبار او شود۔

۱۴۱

مظہرِ فضل وکرم، مصدرِ عطوفت و رحم، حضرت مرزا صاحب جیو مدظلہ العالی

باستماع نوید بہجت جاوید رونق بخشیدن ساحت بلدۂ سنبھل که درعین انتظار خبر فرحت اثر در گوش ہوش این حلقہ بگوش رسیده، حقا که بمجرد رسیدن این مژدۂ راحت افزاے سویداے دل که مثل آئینہ از آتش مہاجرت مکدر بود به اصغاے این صیت روح بخش زنگ را حک ساخته، حق تعالیٰ سببے سازد که عن قریب دیدار مظہر انوار میسر آید۔
ترقّد آنست که گاہے این زمین بسولی را که بے توجہ بزرگان مثل کاہ رو بخشکی دارد، بہ یمن قدوم میمنت لزوم سرسبز و شاداب گردد۔ فدوی را یکے از غلامان صمیم تصور فرموده از گوشۂ خاطر گرامی محو و منسی نخواہد فرمود که حق تعالیٰ از دعاے سامی از ہر الم مبدل به راحت گرداند۔ زیاده چه عرض نماید۔

۱۴۲

آداب کورنشات بصد عجز و نیاز بجا آورده بعرض اقدس اعلیٰ می رساند۔ غلام به فضل او سبحانہ و بہ یمن توجہ آنحضرت قبلۂ دین و دنیا بہمہ وجوه مع وابستہ بعافیت است۔ بورود نوازش نامہ کرامت آمود مفتخر و مباہات اندوز گشت۔ آنچه عزم مبارک به سمت پانی پت تحریر فرموده بودند، چون قبلۂ سلک گردیده بود خیلے توحش غلام شد۔ آرزوے و تمنا آن بود که شاید بطرف سنبھل عزم فرمایند۔ چون ازین حدود بد متصل واقع است، بمجرد استماع آن به سعادت ملازمت مشرف خواہم شد۔ حالا ہم ان شاء اللہ تعالیٰ بعد انقضاے موسم برسات ارادۂ احقر مصمم است۔ ہر جا که نزول برکت شمول خواہد بود به

حصول شرف قدمبوس مستسعد خواہد شد۔ و چون غلام را بہ لقب مجددی سرفراز فرمودند، بشکر این تفضل عظمیٰ بکدام زبان بعرض رسانم و اداے کورنشات این تفضلات بجا می آرم۔ اگر ارشاد شود بمہر کندہ نمایم۔ و آنچہ فیصلہ با اندرون محل تحریر شدہ بود کمال سرور و اطمینان بہ پسر غلام حاصل شد۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ و بخدمت جمیع یاران طریقت عرض سلام و بندگی و نیاز قبول باد۔

از نور الابصار محمد حکمت اللہ و والدہ اش آداب کورنشات بجا می آرند و حضرت والدہ صاحبہ و آپا صاحبہ کورنشات بعرض می رسانند۔ و مردم خانۂ احقر کورنشات بہ عجز و نیاز بعرض می رساند۔

۱۴۳

بسم اللہ حامداً و مصلیاً

قبلۂ حقیقی برحق و کعبۂ تحقیقی مطلق، حضرت صاحب مدظلہ، از کمترین مسترشدان بعد از اداے آداب بندگی کہ شیوۂ عبودیت کیشان است و پیشۂ عقیدت اندیشان معروض راے عالی می گرداند فدوی را آرزوے قدمبوسی بہ مرتبۂ بود کہ بیان آن بہ بیان نمی آید و بغیر آن متعسر ؎

اگر از خدمتت دورم بسے شرمندگی دارم
ولے قمری صفت ہستم کہ طوق بندگی دارم

لیکن بہ سبب عذر جلاب متعسر و مہجور الخدمت ماندم ان شاء اللہ تعالیٰ از عقب بخدمت فیض درجت سراپا حصول سعادت جاودانی

شرف اندوز خواهم گردید- حق تعالیٰ آن سایه را بر سر خادمان و فدویان سلامت داراد- زیاده بندگی و قدمبوسی-

۱۴۴

بجناب مستطاب مستغنی الالقاب اسوهٔ برگزیدگان زمان سلمه الله المنان -

بعد عرض نیاز مصدوع می شود که نامساعدیٔ ایام بمثل ما مردم از مدت است و بے جوہری این عاجز علاوه نالغ خریداری صاحبان ذی الاقتدار است مسموع شده که بندگان عالی نواب عالی جاه او صله الله الی مایتمناه بجناب ارشاد مآب عرض نیاز و اخلاص می فرمایند- خوشا حال سعادت منزی که به ذیل مکرمت پناه آرد و چاره کار بسته خود را ازان عقده کشاے دنیا و آخرة خواهد- الحاصل که نواب موصوف هر چند آنچه اراده داشته بالفعل موقوف معلوم می شود لیکن ظاهرا تلاش آنم که فی الجمله سلیقهٔ کاروبار دنیا داشته باشد، وازین احوٰ که سواے نیازمندی آنجناب لیاقتے ندارد، اگر مناسب باشد در تدبیر رفاقت عقیدت مندی عالی جناب شان توجه مبذول فرمایند- شاید ارادهٔ مرا به مراد رسد- در صورت منظوریٔ این عرض و اجابتِ این حرف که بوساطت مکاتیب صورت توان گرفت- بے استف نیازمند که بسبب هرج و مرج چندین ساله سیما از هنگام غارت عام وارد است یقین که ملحوظ خاطر عاطر خواهد بود که درین حالت ها و بے اسبابی ها بے مسا برخواستن معلوم-

زیاده نیازمندی است والسلام والاکرام -

۱۴۵

حضرت پیرو مرشد برحق مدظلہ' العالی

بعد اداے مراتب کورنش و تسلیم و تقدیم لوازم مدحت و تعظیم
بعز عرض جناب فیض انتساب می رساند کہ بہ فضل الٰہی ہم قرین خیریت
بودہ خمس الاوقات بہ استدعای سلامت و بقای ذات فائض البرکات
می گذرانند۔ و حصول سعادت قدمبوس و دریافت شرف حضور کرامت معمور را
از خداے عز و جل می خواہد۔ شانزدہم روز پنج شنبہ حضرت قبلہ گاہی[1]
بہ بدرقہ' فضل الٰہی براے زیارت حضرت خواجہ بزرگ[2] قدس اللہ تعالٰی سرہ
العزیز روانہ شدہ، امروز منزل سویم است، امید کہ بعرصۂ دو ماہ مراجعت
مع الخیر شود۔ قبل ازیں صحیفہ الغنایت و الطاف نواب صاحب و قبلہ
شرف صدور یافتہ بود، بنا بر ترددات سفر کہ از چند روز حیص مرض تمام
لاحق بود، فرصت تحریر جواب نیافتہ، درین صورت امیدوار است کہ عذرے
بوجہ وجیہہ درین باب گذارش باید و ارشاد شود کہ جاے شکایت نیست
زیادہ حد ادب ندید۔ الٰہی ظل رافت عالی بر مفارق ادانی و اعالی مستدام
الٰی یوم القیام باد۔

مردم محل و لحقہ باداے کورنش سعادت اندوز اند۔ روح الامین
عرض تسلیمات دارد۔

---

[1] "میاں صاحب" (دیکھیے مکتوب ۱۲ مجموعہ ہذا) [2] خواجہ معین الدین اجمیری

۱۴۶

قبلۂ من ! عریضۂ نیاز بمصحوب قاصد نواب صاحب قبلہ شاہجہان آباد ارسال یافتہ بود، از انجا باز پس آمد۔ الحال مع آدم خود با ہفتاد عدد پیرہ (پیڑا) ابلاغ نمودہ است۔ از مبارک نظر خواہد گذشت۔ پستہ اندرین ایام درینجا ہم می رسد کہ داخل خمیرہ کردہ می شد۔ نوشتۂ میر سلیمان صاحب از دکن رسیدہ بود۔ ملفوف عرضی از نظر مبارک گذشت۔ زیادہ جز بندگی چہ بعرض رساند۔

۱۴۷

قبلہ و کعبۂ راستان سلامت

روئداد اینجا برین نمط است۔ سابق سہ چہار روز بموجب حبے (ساسوان (کذا) بنوعے اشتہار شدہ بود کہ شاہنشاہ در پیشاور داخل شدہ، بعد ازاں از زبانی دیگرے مردمان شنیدہ می شود کہ تا حال از افواج چیزے انفصال نیافتہ کہ عبور دریاے اتک نماید و درین ولا خبر است کہ رگھنا تھہ راؤ مرہتہ از کوند معاملت نمودہ، در انتظار نبیرہ راؤ مذکور ہمانجا نزول دارد۔ بعد آمدن نبیرہ راؤ مذکور ازانجا کوچ کردہ و از کنات (گنگا) گھاٹ کالپی عبور دریا جمن ساختہ درمیان دو آب فساد نماید۔ ازین سبب مردمان چیزے ہراس و خوف می کنند۔ زیادہ چہ عرض نماید۔

۱۴۸

هوالغنی

قبلہ وکعبۂ دین وایمان سلامت

احوال فدوی تا تحریر عریضۂ نیاز کہ چہارم جمادی الثانی است، مع تبع و لواحق بخیریت است و خیریت آن قبلہ لیل و نہار مطلوب۔ سبب معقصر ماندن از خدمت گرامی ہنگامۂ شادی است۔ چنانچہ بر ضمیر منیر ہویدا است انشاءاللہ العزیز بعد فراغت شادی بخدمت فیض درجت رسیدہ، قصور معاف فرماید و آنچہ احوال روزگار فدوی با صاحب زادہ می گردد، اظہار احتیاج ندارد۔ بر آن قبلہ لوجہ احسن مبرہن است۔ در ایام شادی حافظ رحمت خان بہادر بہ آنولہ تشریف خواہند فرمود۔ طبیعت چنان می خواہد کہ اگر صورت روزگار با حافظ صاحب رو بدہد اولی است و موقوف بر مشورت آن قبلہ داشتہ، آدم را بخدمت گرامی رخصت نمودہ، ہرچہ درین باب در حق فدوی اصلح باشد ایما فرمایند کہ بران عمل نماید۔ زیادہ بجز بندگی چہ نگارد۔ بخدمت نواب صاحب بندگی۔ و میاں ظفر علی صاحب و اخون عبدالرزاق و ملا نسیم و ملا خاذی محمد و سبحان شاہ و جمیع حاضران مجلس سلام خوانند۔ از والدہ صاحبہ بندگی مطالعہ فرمایند۔ از عاصی دارین غلام حضرت بندگی مطالعہ فرمایند۔ ملا بہار بندگی می رسانند۔

۱۴۹

حقیقت این است کہ بعد افراط و تفریط مردمان فریدآباد و غارت افواج شاہ درانی محمد عظیم در سنبھل رسیدند و بعد چند ماہ دعوی حویلی محمود باولی حد خود نمودند۔ چون روسائے سنبھل از نسب مثارالیہ اطلاع نداشتند۔ بر محضر مہر نہ نمودند۔ بعد چند روز میاں غلام فرید طبیب سرہ را بملاقات ماسبق کہ در شاہجہان آباد اتفاق افتادہ بود و شیخ محمد اکرم و شیخ نصرت یار امام مسجد جامع را بہ یقین پیوست۔ مہر بر محضر نامبردہ نمودند و معہذا نسب نامہ و مہر قاضی ملول کرد دیندار موتمن بود در دست دارند باوصف این اسناد و استشہاد ارباب شرع بہ احتمال طعن مہر ہا نمی نمودند۔ بعد ہشت سال گواہی جنگی خان چودہری و سید حمزہ ساکن سرائے چودہری و اکثر شرفائے دہلی و سنبھل نسب ایشان معترف گشت۔ و باقرار حویلی بودن اقاجی و اہالی شہر از خان صاحب امام الدین احمد خان تا چودہریان ہمہ بالاتفاق معترف اند۔ ارباب شرع نیز مہر ہا بر محضر نمودند و روبروئے خان صاحب بہادر اقرار کردند۔ چنانچہ خان صاحب بہ روشن خان برائے اخراج غاصبان و قابض نمودن محمد عظیم پروانگی دادند۔ اکنون روشن خان بسفارش کسے اغماض می نماید، و می گوید کہ از غاصبان محلکا پانزدہ روز گرفتہ اند کہ یا پروانہ خان صاحب بیارند تا خالی شدہ بدہند۔ در صورت صداقت مدعی و کذب مدعا علیہ و ثبوت حق محلکا وغیرہ خلاف از دین داری است۔

۱۵۰

خداوند نعمت!

بعد ادائے لوازم بندگی معروض می دارد ۔ تا تحریر پنجم شہر جمادی الثانی احوال ما جمیع غلامان بعافیت است ۔ از آن روزیکه درین جا آمده است موافق معمول یک بار با نواب ملاقات میسر آمد ۔ چنانچه آن وقت از وکلاے مرہته مشورت بود ۔ حرف و حکایت بمیان نیامده است ۔ و تنخواه غلام که من جمله تنخواه محل بود ۔ ازان جا موقوف نموده ، ہمراه سایر کرده اند ۔ درصورت سابق ہفت ہشت ماہه وصول می شد ۔ در سایر چہار پنج ماہه سال تمام به وصول می آید ۔ به سبب دوستی میان مسرور یک چند توقف نموده ام ۔ و اگر نه صورت گذران در انجا قلیل مواجب و عدم وصول معلوم باری خدا رازق است ۔ و از دو سه روز در حال غلام عسکری خان از سر نو توجه نواب صاحب معلوم میشود ۔ چنانچه دیشب که گذشت پیش احمد خان فرستاده بودند ۔ پنجاه روپیه بدست آمد ۔ و گرنه مطلق التفات نبود ۔ و نه برائے مجرای رفت ۔ مگر در سواری و غلام امام بدستور سابق در سایر اخراجات گاه گاه مطلق ذکر در مجلس کسے نمی کنند ۔ امروز فردا اراده آنحضرت پیش مولوی نجم الدین است ۔ شاید قریب روانه میشود ۔ حضرت سلامت از تشریف آوردن نواب صاحب ارشاد خان بہادر و عدم حصول سعادت ملازمت غلام

عجب انفعال گشته ، واللہ باللہ ہرگاہ کہ درا ینجا تشریف فرمودہ یعنی بیش تجاور خان مطلق بغلام اطلاع نہ شد والحال کہ میر مکھو صاحب تشریف آوردند، غلام مستمند بہ سبب ناچاری ازیں سعادت ہم مقصر ماندہ است ۔ بجناب نواب صاحب عذرہا فرمایند، تقصیر ما معاف شود۔ تاحال فوج مرہٹہ از کوہ فراغت حاصل نہ کردہ است ۔ و تا کہ از انجا مرہٹہ کامیاب شدہ بر نمی گردد۔ نواب از ینجا کوچ نمی کند۔ و دستار و جواہر کہ برای احمد خان[1] آوردہ بودند، دو سہ روز است بہ مشورت حافظ الملک[2] پوشیدند۔ و عبداللہ خان[3] فردا رخصت خواہد شد۔ احمد خان و حافظ و نواب و راگھو (راگھو)[4] متفق علیہ اند۔ حافظ محمد سرور آداب کورنشات بجا میآرد۔

---

[1] نواب احمد خان بنگش والی فرخ آباد [2] حافظ رحمت خان [3] نواب عبداللہ خان پسر نواب علی محمد خان [4] مرہٹہ سردار

۲۰۹

مکتوبات متوسلین حضرت مظہرؒ

(فیما بینہم)

سلسلۂ مکتوباتیکہ سالکان و احباب حضرت مظہرؒ فیما بینہم نوشتہ اند

[ذیل کے مکتوبات (مکتوب ۱۵۱ تا ۱۷۲ جو حضرت مظہر کے متوسلین نے ایک دوسرے کو لکھے ہیں) میں پہلے دو یعنی ۱۵۱ اور ۱۵۲ کسی "میر صاحب جیو" کے نام ہیں مکتوب ۱۵۷ بھی انہی کے نام ہے اور خیال ہوتا ہے کہ مکتوب ۱۹۶ کے "میر صاحب" بھی وہی "میر صاحب جیو" ہوں گے۔

"میر صاحب جیو" کے نام مکتوب ۱۵۱ جن "شاہ محمد" کی طرف سے لکھا گیا ہے اُن کا ذکر کلمات طیبات کے مکتوب ۶۹ بنام غلام عسکری خان میں ملتا ہے غلام عسکری خان نواب عماد الملک کی سرکار سے وابستہ تھے اور شاہ محمد بھی۔ حضرت مظہر غلام عسکری خاں کو لکھتے ہیں: "مسموع شد کہ نواب وظائف قلیلۂ رفیقان خود را کہ وجود ہریکے از ینہا فائدہ دیگر دارد، بنا بر عرضِ جاری موقوف می نمایند، چنانچہ وظیفۂ شاہ محمد کہ از یاران طریقہ است داخل ذیل موقوفان شدہ، اگر نواب را بگویند کہ بنا بر دولت خواہی این قاعدہ را موقوف نمایند کہ ضرر دارد" (مکتوب ۶۹) ۔ شاہ محمد کے مکتوب میں "حضرت میر صاحب جیو" کو اطلاع دی گئی ہے کہ آپ کی سفارش پر دو شخصوں، حافظ محمد یوسف اور حافظ شیخ اللہ کو کچھ دلوادی گئی ہے اسی مکتوب میں لچھنی کی طرف سے بطور صفائی کچھ لکھا گیا ہے۔ یہ لچھنی،

۲۱۱

نواب عماد الملک ہی کی سرکار سے متعلق ہوں گے۔
مکتوب ۱۵۲ میں "صاحبزادہ مولانا محمد ذاکر جیو" کا ذکر ہے۔ یہ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کی نسل سے ہوں گے۔ مکتوب ۱۵۳ کے لکھنے والے نعمت اللہ، ممکن ہے کہ وہی صاحب ہوں جنکے نام حضرت مظہرؒ کا ایک مکتوب محترم عبدالرزاق قریشی کے مجموعے میں ہے انمیں حضرت مظہرؒ نے مولوی نعمت لکھا ہے۔
غلام حسن کے دو مکتوبات مولوی عبدالرزاق کے نام ہیں۔ یہ غلام حسن سرحد کے رہنے والے تھے۔ اور میاں غلام قادر شاہ سے بیعت تھے جیسا کہ مکتوب ۱۵۶ سے ظاہر ہے مگر حضرت مظہر سے بھی تعلق رکھتے تھے جیسا کہ اخوند محمد نسیم کے نام ان کے مکتوب (مکتوب ۱۹۱ مجموعۂ ہذا) سے بخوبی واضح ہے۔ مقامات مظہری میں حضرت مظہرؒ کے خلفاء کے ذیل میں غلام حسن نام کے جن بزرگ کا ذکر ہے وہ شیخ غلام حسن برادر شیخ محمد احسان احمدی ہیں جو شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ کی اولاد میں سے ہیں اور مکتوب ۱۵۵، مکتوب ۱۵۶ کے غلام حسن سے جدا ایک اور شخصیت ہیں۔
مکتوب ۱۷۲ کے مکتوب الیہ ملا محمد فاروق ہیں اس نام کے ایک صاحب کے نام کلمات طیبات میں حضرت مظہرؒ کا مکتوب ۸۶ ہے انھیں معمولات مظہریہ میں حکیم محمد فاروق لکھا گیا ہے۔ اور مکتوب ۱۹۳ کے مکتوب الیہ ملا تیمور حضرت مظہر کے خلفاء میں سے ہیں۔ اسی طرح مکتوبات ۱۵۵، ۱۵۶ کے مکتوب الیہ مولوی عبدالرزاق (یا ملا عبدالرزاق) بھی حضرت مظہرؒ کے خلفاء میں ہیں اور مقامات مظہری

میں خلفاء کے ذیل میں ان کا تذکرہ ملتا ہے۔]

۱۵۱

سیادت مآب طریقت ایاب، مورد اسرار الٰہی، مظہر تجلیات حضرت نامتناہی کاشف دقائق معرفت ہادی راہ ہدایت، برگزیدۂ اولاد حضرت زبدۂ ارباب طریقت، گل گلزار قدرت بے صنعت حضرت میر صاحب جیو!

از کمترین نیازمندان راسخ الاعتقاد و احقر ترین مستمندان واثق الانقیاد حافظ شاہ محمد بعد از عرض نیاز معروض خدمت فیض درجت باد که برطبق ارشاد گرامی و سفارش سامی حافظ محمد یوسف را و حافظ فتح اللہ را جاگیر کنانیدم و ہمیشہ امیدوار الطاف سامی ہستم و آنکہ بخدمت شریف کدام شخصے اظہار کردہ است کہ بخشی از حضرت خفگی دارد و می گوید کہ حضرت ہر کس سفارش نوشتہ می دہند ہمہ غلط است۔ من ہر چند از بخشی تکرار کردم و پرسیدم بخشی در جواب گفت کہ مرا چہ قدرت است کہ من این قسم عرف بجناب فیض مآب بر زبان نسیان بیان بیارم۔ حضرت سلامت! ہر کسے کہ ضروری باشد حضرت برائے عنداللہ نوشتہ می دادہ باشند، بیشتر نصیب او است۔ مایان موافق مقدور در سعی کار سفارشی حضرت دریغ نخواہیم کرد۔ زیادہ ابرام نمودن موجب گستاخی و ترک ادب است۔

از راقم این عریضہ کہ حافظ نامدار نام دارد بعد از عجز بسیار معروض باد کہ بندہ را از زبان مبارک ارشاد شدہ بود کہ غائبانہ در حق این غلام سفارش بجانب حافظ شاہ محمد خواہند نوشت۔ حضرت من چہار ماہ شدہ است کہ از خدمت حضرت رخصت شدہ ام۔ و تا حال حضرت نوشتہ نفرستادند۔ امیدوار است کہ حضرت نوشتہ نویسند کہ حافظ

توجہ در حق ایں بندہ می کردہ باشد۔

۱۵۲

حقائق و معارف آگاہ فضائل و کمالات دستگاہ، سیادت و نجابت پناہ، سالک مسلک شریعت، واقف اسرار طریقت میر صاحب جیو سلمہ ربہٗ از مسکین .... بعد عرض تسلیمات معروض آنکہ اینصوب خیریت است و خیریت و سلامتی آن ذات با برکات شب و روز مطلوب ۔ فقیر بحضور بیت اللہ شریف ہمیشہ مستدعی است کہ اللہ سبحانہٗ آن ذات با برکات را از آفات دینی و دنیوی نگاہ دارد و ترقیات دارین نصیب گرداناد۔ آمین یا رب العالمین۔

دیگر آنکہ چند مدت است کہ گاہے یاد نفرمودند۔ باعث آن زیادہ عمر است، و ازاں ذات شریف بعید است کہ فرض خدا جل شانہٗ ادا نمی سازند و بہ مستحبات عمل می نمایند۔ واللہ باللہ فقیر بسیار محتاج است، اگر حق فقیر عنایت فرمایند گویا ادائے فرض و مستحب خواہد شد۔ والا عاقبت کار با خدا وند است ۔ آن وقت را یاد نمی آرند کہ وقت ضرورت حاضر کردہ بودم ۔ امید کہ آنچہ حق فقیر مبلغ سہ صد روپیہ اگر زیادہ نباشد آنرا ارسال فرمایند۔ والا بدست خدیجہ حوالہ نمایند۔ زیادہ والسلام ۔ لہٰذا بدست صاحبزادہ، والا قدر محمد ذاکر جیو عریضہ فرستادہ شدہ کہ وقت احتیاج است۔ و موکد شدہ کہ حق فقیر را دادہ ارسال فرمایند زیادہ چہ نگارش رود۔

۱۵۳

مخدومی مکرمی صاحبی مشفقی حضرت فقر و عجز پناہی جیو
ہمواره از آفات و بلیات دوران مأمون بوده، خوش وقت و سلامت بر یادگاری کردگار خود باشند۔ از جانب کمترین خاکپائے اصحاب فقیر نعمت اللہ تعظیمات بندگی و تسلیمات سرافگندگی بجاے خدمت آورده عرض می نماید کہ بیست سال شده کہ بہ سبب آشنائی اخوندزاده ترتویہ امید کہ خداوند بر و رحم کرده باشد، بآن صاحبی غایة آشنائیم و چندین کرت مانند حضرت خواجہ ور(؟) قدس سره بارادۂ ملاقات شریف روانہ می شوم۔ و باشتیاق تمام شوق مند رویت آن صاحبی ام۔ امّا بہ سبب موانعات لایعنی منع می شوم۔ الحال از روے مہربانی اگر توجہ باین فقیر بکنند کہ از موانعات بملاقات مشرف می شوم۔ و از دعاے خمس الاوقات یاد فرمایند کہ بہ برکت دعاے ایشان بقرب خدا و رسول برسم۔ چنانچہ حضرت مرزا صاحبی قدس سره فرموده اند؎

محمدؐ از تو می خواہم خدارا + خدایا از تو حبّ مصطفےٰ را

نیز بیت حضرت ایشان است؎

خدا مدح آفرین مصطفےٰ بس

محمدؐ حامد حمد خدا بس

و فقیر را از خادمان دانند۔ و الحال بغرض (بسفر) کابل عازم۔ دعاے خیر فرمایند اگر بخیریت رسیدیم .... خواہیم آمد۔

۱۵۴

بجناب نواب صاحب وقبلہ نواب ارشاد خان صاحب عرض بندگی قبول باد۔ وجناب عالی بعد رفتن نواب محب اللہ خان بغلام گفتہ فرستادہ بودند کہ ایشان صبح بے ملاقات من نہ روند۔ بندہ خود از دو گھڑی شب باقی ماندہ آدم فرستادہ بود۔ ہرگاہ آدم آن جا رسید۔ معلوم شد کہ ایشان یک پاس شب باقی ماندہ، کوچ فرمودند۔ ناچار عرض نمودم بنابر اطلاع معروض داشت۔

غلام حسن درخدمت ایشان عرض بندگی معروض می دارند۔ درخدمت نواب صاحب حافظ بختاور خان صاحب بسیار سلام گفتہ اند۔

۱۵۵

مولوی عبدالرزاق صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

مولوی صاحب مہربان، مجموعۂ الطاف واحسان کرم فرمائے از جانب غلام حسن بعد دعوات وتحیات مشہود ضمیر منیر باد۔ سہ چہار صحیفۂ شریفہ کہ از روئے الطاف مرسول داشتہ بودند۔ بفقیر رسید۔ خیلے فرحت وسرور حاصل گردید۔ او سبحانہ آن مہربان را با این یاد آوریہا سلامت باکرامت داراد۔ ومضمون مندرجہ

معلوم شد۔ مبلغ ہفدہ روپیہ کہ محمد شاہ پیشوری دادہ اند، ازان صاحب سہو شدہ، آن مبلغان بنام محمد شاہ ولد غلام غوث بن غلام قادر شاہ ساکن قصبہ بٹالہ متصل کلانور بود و مبلغ پنج روپیہ بنام عبدالرسول ولد محمد شفیع کہ نوشتہ ام، اوشان نیز ساکن بٹالہ مزبور اند۔ این مبلغان ہفدہ روپیہ و پنج روپیہ معرفت گل محمد بہ میان عبدالنبی مرید حضرت غلام قادر شاہ ساکن بٹالہ مذکور بدہند۔ میان عبدالنبی این مبلغان بہ بٹالہ خواہد رسانید۔ و مبلغ سہ روپیہ بنام غلام رسول پدر عمر و مبلغ دو روپیہ بنام محمد نور بہ گل محمد بدہند۔ او این مبلغ سہ روپیہ را بہ غلام رسول کہ اورا صریحاً دادہ ام، و در خانۂ گل محمد می ماند، خواہد رسانید۔ و مبلغ دو روپیہ بہ محمد نور امام مسجد خود را خواہد داد۔ و در حق عبداللہ و دینار نجار کہ ارقام فرمودہ بودند این ہردو را بہ صاحبزادہ فتح علی خان ملاقات کنانیدہ، خاطر جمع نمودہ شد۔ و آنکہ مرقوم فرمودہ اند کہ مردمانِ بیرون جات ہرگاہ خطوط خواہند فرستاد۔ مبلغان بہ اوشان رسانیدہ، رسید گرفتہ، خواہم فرستاد۔ لہذا بہ موجب نوشتۂ آن صاحب، بہ ہر یکے خط مرقوم شدہ ہرگاہ آن خطوط بہ آن صاحب برسند، اوشان را مبلغان دادہ، رسید نویسانیدہ، بفرستند۔

تفصیلِ مبلغان یک صد و شش روپیہ این است۔ محمد شاہ ولد غلام غوث بن غلام قادر شاہ ساکن بٹالہ ہفدہ روپیہ۔ میان غلام رسول ولد محمد شفیع ساکن بٹالہ مزبور پنج روپیہ۔ مولوی عبدالرزاق ساکن پیشور ہشت و نیم روپیہ۔ گل محمد ساکن پیشور در کوٹلہ رشید خان پنج روپیہ۔ غلام رسول پدر عمر در خانۂ گل محمد مزبور سہ روپیہ کہ از راہِ فراموشی محمد شفیع پدر عمر مرقوم فرمودہ اند۔ امام مسجد گل محمد مسطور

۲۱۷

دو روپیہ - برادرِ عبداللہ مرحوم ساکن نزد توپیہ متصل حضرون قاضی والہ ہشت و نیم روپیہ - محمد عارف برادر کلان محمد کاشف ساکن ہشت نگر در محلہ پڑانگ ہشت و نیم روپیہ - میاں مسعود پیرزادہ ساکن موضع ہوتی متصل گڑھی ہشت و نیم روپیہ - ملا خواجہ محمد ساکن موضع ہنڈ بر کنارۂ اباسند ہشت و نیم روپیہ - محمد اکبر خان ساکن ہشت نگر در محلہ بابڑہ دو روپیہ - امام مسجد محلہ بابڑہ فضل محمد دو روپیہ - ملا ولی محمد محلہ بابڑہ سید قاسم دو روپیہ - اللہ یار ساکن محلہ بابڑہ دو روپیہ - ملا نسیم خلیفۂ مرزا صاحب ساکن سوات ہشت و نیم روپیہ - ملا سیف الدین ساکن سوات خادم مرزا صاحب پنج روپیہ - ملا تیمور باجوری خلیفہ مرزا صاحب ہشت و نیم روپیہ - استاد ملا رحمت کہ در موضع الہ ڈنڈ می باشد دو روپیہ -

۱۵۶

شرافت و کمالات دستگاہ حضرت میاں صاحب جیو میاں عبدالرزاق سلمہٗ

از طرف مہجور الخدمت غلام حسن بعد از سلام سنت الاسلام آنکہ نوازش نامۂ عالی بنام محمد شاہ ولد فلاں کہ اینجانب واقف نیست کہ کدام است و محض بہ پیری است۔ لہذا معروض خدمت گرامی میشود کہ مبلغ بیست و دو روپیہ کہ نصف منہ یازدہ روپیہ می شود منجملہ آنہا مبلغ ہفدہ روپیہ بنام محمد شاہ ولد غلام غوث بن حضرت میاں غلام قادر شاہ ساکن قصبہ بٹالہ کہ متصل ہفت کروہ قصبۂ کلانور در پنجاب واقع است و باقی پنج روپیہ منجملہ روپیہ بالا بنام عبدالرسول ولد میاں محمد شفیع کہ در قصبہ بٹالہ مسطور بخدمت حضرت میاں محمد شاہ صاحب معزالیہ مشرف اند برسد۔ لکن

معرفت میاں عبدالنبی صاحب کہ در مسجد محبت خاں مدرس اند۔ چنانچہ میاں گل محمد نورباف جیو کہ در کوٹلہ رشید خاں متصل مولوی محمد سلیم صاحب جیو می باشند خوب وجہ واقف اند۔ و این جانب را میاں گل محمد مسطور از عبدالنبی مسطور ملاقات ہم کنانیدہ بود، یا وشان مبلغ مزبور بدہد۔ چنانچہ میاں عبدالنبی جیو بخدمت صاحبزادہ جیو در قصبہ بٹالہ مذکور خواہد رسانید۔ چراکہ میاں عبدالنبی و ولایت شاہ و این جانب دست بیعت بخدمت فیض درجت حضرت پیر دستگیر میاں غلام قادر شاہ مرحوم و مغفور ہستیم۔ لہذا بخدمت سامی تصدیعہ دادہ می شود کہ تحقیق ثابت فرمودہ مبلغ بایشان بدہند۔ و رسید از ایشان بگیرند۔ و دیگر آنکہ مبلغ مذکور از محمد شاہ ولد مدرس صاحب کہ من ازو واقف نیستم کہ کدام کس است۔ ازو گرفتہ حوالہ میاں عبدالنبی و ولایت شاہ کہ ہم پیر این جانب اند نمایند کہ حق بحقدار رسد۔ و میاں دینداز نجار بسیار تعقید نمودہ است کہ مبلغ مذکور از محمد حسین پراچہ نوشہرہ والہ گرفتہ بمشارالیہما برسانند۔ درین باب تاکید تمام نمایند۔ و این قبض از مہر شیخ الاسلام مرقوم شدہ است، محض غلط است و نامنظور است مبلغ واپس نمایند۔

۱۵۷

میر صاحب جیو سلمہ اللہ تعالیٰ

میاں صاحب مشفق فدویاں کرم فرمائے من سلامت

فدوی لعل سحان (؟) آداب کورنش بتقدیم رسانیدہ معروض رای انور علی می گرداند۔ فدوی را ہر وجہ غلام دانستہ و شب و روز دعائے در حق فدوی می نمودہ باشند و از دست بندہ خدمتگاری فقیران ہیچ نمی شود چراکہ

پرگنۂ بیگانہ و نوکری است ۔ بنا بران بجناب فیض مآب معروض می دارد که یک ہفتہ وظیفہ برہان مبارک خوانند کہ ترقی و جمعیت فدوی گردد ۔ ازان بندہ ہم خدمتگاری و غلامی فقیران بجا آرد ۔ امید کہ لطف فرمودہ یک ہفتہ وظیفہ در جمعیت فدوی برہان مبارک بخوانند کہ جمعیت فدوی گردد و ہمیشہ فدوی را غلام دانستہ از والا نامہا ممتاز می فرمودہ باشند ۔

۱۵۸

برادران عزیز القدران امین و راز محمد و بنا ہار و فتح خان و جمیع الرد منہ سا (کذا) از این طرف عبداللہ جان و علی محمد و سرفراز خان و دیدار و سجاد و امیر و حیدر خان و جمیع جرگہ علی خیل بعد از دعاے سلام آنکہ قبل ازین خبر یافتہ بودیم کہ بعضے از کسان ایشان مردم بائزی کشتہ آمد ۔ درین باب آنچہ فہمیدہ بود بطرف بائزی جواب فرستادہ بہک سرم (کذا) از خود بود و بشمایان نیز گفتہ فرستادہ بودیم کہ با صلاح و مصلحت اینجانب دست درازی نکنند ۔ و این عجب کار است کہ بدون فرد صلاح مایان خونریزی کردند خوب نکردند حق بطرف خود داشتند اکنون از جانب خصم دعوی برخود روا نمودند و گلہ مندی مایان نیز بذمہ خود لازم داشتند ۔ ہر آئینہ نگاہبانی خود نمایند و آنچہ شدہ شدہ باز خود را ملامت کنند خدا خواست صلاح کردہ خواہد شد ۔

مہر



159

شاه صاحب مشفق مهربان از کمترین شاه علی بعد از سلام سنت
واضح رای عالی باد که بنده تا یوم تحریر مع حضرت و قبله و والده صاحبه متعلقان
خود بخیریت است. و خیریت ذات با برکات از درگاه ایزد متعال مدام مطلوب
است. باقی احوال متعلقان آن خداوند اینست. احوال افلاس 'بے سامانی'
فقر و فاقه چه بیان نمایم که در تحریر قلم نمی گنجد. و دیگر دختران محمدی بیگم و امامی بیگم
فوت گردیدند. و درین عرصه پنج سال که صاحب از اینجا تشریف برده اند 'میان
عزت الله صاحب از بریلی یکبار مقدار پانزده روپیه خرچ فرستاده بودند و یکبار متعلقان
خود طلب ایشان کرده بودند لیکن بنده ایشان را نگذاشت. بنابرین مقدمه که شاید مرضی
آن صاحب نباشد تا حال آنجا هستند. و درین بے سامانی در گوشهٔ عافیت نشسته
بحرمت آنخداوند و عصمت خداغیند گاهی بسری برند. و فاما ن صاحب را دعای کنند آنچه
صاحب کردند کسی ظالم به مظلوم نمی کند و ما که این کتخدائی بصاحب تجویز کرده بودیم
دانسته بودیم نام حضرات درمیان بود بعزیب صاحبزادگی آن فریب خورده بودیم
که شاید وفا خواهند کرد لیکن آنچه شرط بیوفائی را بود بظهور آمد. خوب حیا بر خلق اگر
رفت ترس خدا هم رفت. خدا از حق ایشان بخواهد پرسید و حق شرعی ایشان است
حق شرعی را هم ترس خدا را فراموش کردند. از شان پیرزادگی بعید بود. هزار حیف.

ع چو کفر از کعبه برخیزد کجا ماند مسلمانی

حال هرچه شد، شد. برای خدا و به ارواح طیبات حضرات خود را تا اینجا باید رسانید
وگرنه کار از دست میرود تا حال هرچه که گذشت گذشت و حالا از ما هیچ نمی شود.
کار از دست میرود و حرمت و آبرو در تغافل ماند. خبر شرط است آبروی شما است
پیشتر مختار اند هرچه بخاطر بیاید بکنند. ما بری الذمه شدیم و از جانب سیدن بیگم
که خوشدامن شما است بعد از سلام مطالعه نمایند که سبحان الله ما باعتبار پیرزادگی

شما نظر بناموس کریم و صاحب بناموس ما نظر نکردید۔ حیف بر بیرزادگی و نجابت که در عالم جوانی و بے سامانی گذاشته چنان رفتید که از پرچه کاغذ هم یاد نکردید۔ چه جاے آنکه خرچ فرستادن و صاحب مختار اند۔ خبرشرط است تا حال آبرو شما را از ما ماند و حالا نمی ماند۔ صوم روزه مردار هم حلال است۔ براے خدا خود را درا نجا باید رسانید۔ و از خلوت نشینے بندگی بعد نیاز قبول باد و از متعلقان بندگی مطالعه فرمایند و از نزد مان بنده بندگی قبول باد۔ و از حاجی بیگم حویلی والی سلام قبول باد۔ و هیچ معلوم نیست که صاحب خود را کجا گم کرده‌اند۔ هیچ خبر زیستن و مردن آنخداوند اینجا نمی رسد۔ خوب بهر نحیے که باشد خود را زود باید رسانید تا تسلی ایشان شود و گرنه ایشان هر دو مادر و دختر ازین جهان انتقال می کنند۔ و ملا نسیم این خط را بخدمت عالی خواهد رسانید۔ جواب این زود عنایت خواهد فرمود۔ زیاده حد ادب۔ و بخط بنده نظر نخواهند کرد نظر بمطلب خواهند فرمود۔

۱۶۰

بگرامی خدمت میاں صاحب میاں ابو الحوالی سلمه الله تعالیٰ

الداعی بالخیر ابو سعید بعد سلام و سلامتی اینجا آنکه فقیر در اخناے قرآ قرضدار بقال و گاذر شده چنانچه بقال تقاضا میکند۔ گاذر پارچه پوشیدنی نمی دهد۔ لهذا مرقوم در خدمت می گردد که از میر صاحب جیو سلمه الله تعالیٰ دو روپیه قرض براے اینجانب گرفته بفرستند۔ انشاء الله تعالیٰ تعداد کرده زانجا خواهد رفت۔ والسلام مع الاکرام۔

۱۶۱

شاه نورخان جیو برخوردار سعادت مند سلامت

از طرف قاسم بیگ بعد دعای معلوم باد که احوال اینجا بخیر است و خیریت ایشان مطلوب شما را بیست و دو روز شده که دختر را برده رفته اید و آن درمیان چنین تحفه (؟) ما هزار خط نوشتاده، همه ها می پرسند۔ باید که به دیدن خط خیریت نویسید و برحسینی خانم مرد و هم .... جدا می خواهد پدر و برادر و همشیرها همه برای خیر یاد می کنند و والده را خون در شکم شده از خوردن و نوشیدن بند محتاج هم و برای خیر متفکریم۔ بنابران به زودی خبر دختر باید فرستاد، و الآنه در عاقبت دامن گیر خواهد شد به حسینی دعا برسد۔ شب و روز سرگردان می مانم۔ تصدق رسول خدا، دیر نکنند که صورت تو به بینیم۔

۱۶۲

فضیلت پناه کمالات دستگاه اخوند صاحب مهربان سلامت

احقر اراده موافق وعده می داشت لیکن اراده الله سبحانه، چنین بود که امروز و فردا یک کارے بظهور آمده انشاء الله تعالیٰ بروز جمعه در آن کاریکه جابین مقرر است خواهیم کوشید۔ والسلام۔
پیر صاحب تسلیمات معروض باد۔

برادر عزیز گرامی قدر ملان تیمور و لعل خان بعافیت باشند۔

از جانب عبدالعزیز خان بعد از سلام واضح باد الحمد للہ والمنۃ کہ
احوال اینجا بفضل الٰہی مستوجب شکر۔ وخریت آن برادران شب و روز
قرین حال خط در جواب فرستاده بود رسید و کیفیت مندرجہ معلوم گردید و بعد
ازین ماه دردی رمس لعاش (کذا) ارقام یافتہ معلوم شد۔ یقین کہ مدرس مراع
دارد ہرگاه مراع بدست آید۔ ہمان وقت بما اطلاع دہید کہ از گرفتہ آید۔
و ہمواره برالودی (کذا) اینجانب لعل خان رامی فرستاده باشد از خبرگیری غافل
نشوید و اگر فتح خان آمده باشد، زود نوشید کہ موجودات بایان بران موقوف
است۔ ہرگاه می آید۔ موجودات سالہ (کذا) می شود واحد موجودات از سرکار
رسید۔ یقین کہ بشارالیہ بگویند در ملک عالی سرکار کہ از انجا در آمده شد
اور پیب ابرام برد (کذا) اینجانب قرآن شریف آن برادر و سراسر
در جان یکجا بود الا ہر دو مانده و کافی اسباب از نمک حرامی نوبران دلدر مال
مانسد (کذا) و یقین کہ صراسان اینجانب از ساہوکار وغیره تحقیق کرده
مفصل بنویسند کہ خاطر جمع و اینچنین از سمت قسمت خود بعمل آید۔ حالا
تلاش مبلغ ہا دلعدسہ (کذا) ہرگاه چیزی مبلغ کہ بدست آید رخصت گرفتہ،
برای بیماری و سرانجام دریہر (کذا) خواہیم رسانید و حالا از بی اسبابی مسطور
معذران (کذا) اگر چیزی مس .... اسباب .... معلوم .... و این تشکر
کو سہ سعک بار بد دیده کوشش برده بشب آشکار کرد۔ باعث بد جاری شد (کذا)

۱۶۴

حاجی محمد رسول را السلام باشد که غلاف حضرت ہدیۃ که نزد محمود است
اگر چهار پنج روپیه می دهد البته خرید کرده بیارند، توقف نکنند و برای میر ابوالحوالی
یک عدد عینک و یک عدد تحفه موزه و کتاب موسی نامه و سفینة الاولیاء
خریده بیارند - مبلغ خواهم داد - و برای میر احمد و نظر احمد و سید احمد سه لونگی
فرد خریده بیارند، تاکید اکید دانید -

اگر ملا خشحال (خوش حال) می آید، همراه آرند و اجناس که نزد خشحال
است فروخته مبلغ آرند و لوریا که در خانه اند و یک دیگر خریده ضرور آرند
و آنچه اجناس فروختنی باشد که آورده نمی توانید - چنانچه پالنگ وغیره و صندوق
نیز همراه آرند -

بخدمت میر صاحب جیو قبله دو جهان از جانب حاجی بی بی و والده میر محمد علی
و میر احمد بندگی رسانند - از جانب حاجیانی عابده خانم عرب خانم،
الله یار خان، محمد عظیم و مادر محمد عظیم زبیده و قبیله محمد طاهر جانی خانم،
جمال بیگ خان صاحب مرزا خان جیو را سلام رسانند - نور النساء خانم بندگی
رسانند -

قصص الانبیاء که نزد آن برادر است، ضرور همراه خود آرند -

۱۶۵

اخوند صاحب مهربان فیض بخش فیض رسان میر مناقب صاحب

واخوند محمد سلیم صاحب ازین جانب همت تسلیمات وتعظیمات بهزرون
دست قبول باد بالنون والصاد۔ بعدهٗ آنکه بنده محتاج دعاے آنصاحبان
است، بدعا یاد آورید۔ انشاء الله تعالیٰ اگر خواست فردا نجیب خان
هم بدهلی زود می آید۔ بدیدن صاحبان میرسیم۔ از طرف مایان بملاّ ظفر سید
بندگی ما رسانید۔
زیاده والسلام۔

۱۹۶

میر صاحب مشفق مهربان سلامت
از جانب حاجی اهان (امان) بعد سلام واضح باد چون یک تهان
قیمت سوا دو روپیه مصحوب شاه محمد خان فرستاده بود صاحب نوشته بود
که انشاء الله تعالیٰ بعد آمدن ملا امان خان نوکری برخوردار حافظ عبدالرحیم
کرده (کذا) ۔ چون رفتن بنده یکایک جلدی بطرف آنوله شده است
فردا دوپهر..... انشاء الله تعالیٰ روانه خواهم شد۔ دیگر.... صاحب را
نوکری اخوند حاجمار (کذا) خیلے ..... برای برخوردار..... بهرکه خواهد
فرمود دو روپیه خواهد رسانید۔
البته دو روپیه را روغن بیارند۔ از حافظ عبدالرحیم و حافظ یار محمد
سلام بندگی برسد۔ برای ساکو (کذا) فرمایش نموده اند۔ اگر اتفاق شود البته
یک روپیه را براے اینجانب بیارند۔ زیاده چه۔
از قاضی محمد اشرف سلام برسد۔ اگر دو روپیه را روغن آرد، فرنده خواهد
فرستاد۔

۱۶۷

دادا جی صاحب مشفق مهربان امیدگاه قدر دان سلمه ربه

از بنده محمد عجیب بعد عرض عبودیت و بندگی معروض رای خورشید انجلای می دارد - درینجا خیریت است و خیریت آن مشفق مهربان قدردان لیل و نهار از درگاه رب المعبود خواهان و مستدعی است - بنده بے رخصت آنصاحب درین طرف آمده بزبان مبارک فرموده بودند که از شما رحیبا (کذا) جاگر صاحب می دهانند - چون جبار رسیدم از رام خان زر وصول نیافتم - میرخضر خان (خضرخان) تنخواه داده بودند - چنانچه نزد خضرخان رسیدم جواب دادند که به بنارس بیائید از انجا زر شما را می دهانم - اگرچه به بنارس هم رفتم لیکن از انجا هم زر خود وصول نیافتم - مبلغ یک صد و چهار روپیه میرخضرخان طلب این کس می برآمد - بنابران سجد و ما (؟) شد - مبلغ مذکور از خضرخان الله مراد الیه (؟) بگیرند - بالفعل در بندر صورت رسیده ام ~~…~~ برای همین کار که در پیش است درین تردد ام - اکرام خان در صورت شنیده که در ارکات هستند، بهمان جا رفته بخدمت آن مربی جاودان خواهند رسید - با ملا میان اخوند میان سلیم جیو که مدارات و توجه خواهند فرمود، گویا براین بنده عنایت فرمودند - هیچ چیز از طعام یا پوشیدن پارچه سوای اگر زمین خواهد، امید رعایت مراعات خواهند فرمود - اگر خواهند شنید که برخوردار محمد سلیم مدارات و رعایت ازان مربی نه شد، این نیازمند آزرده خاطر خواهم شد - واز ملاقات هم محروم - برخوردار درگاهی خان و رسلت خان (؟)، و رحیم داد خان و نظام خان (؟) و عظیم خان دعا برسد -

خو بداد خان و رسول خان و رضا خان و جمیع حافظان خورد و کلان سلام برسد - بخدمت خذر خان (خضر خان) و جمال خان و انور خان و جمیع یاران سلام برسد- ازین ملک رخصت شده از بنارس در بندر سورت رسیده ام - در دلداری اینجا رسیده مراد ....خواهم کرد -

۱۶۸

حقائق و معارف آگاه شاه نور الله درویش از قدیم الایام به این مخلص رابطهٔ خاص مستحکم بدرجهٔ کمال دارند- چنانچه کاری فردی در پیش است که تفصیل آن روبرو آن مهربان شاه موصوف اظهار خواهند نمود- امید که توجه بلیغ نموده بموجب اظهار خطی به نجیب الدوله بهادر نوشته عنایت سازند - و درین مقدمه هر چند که سعی موفوره خواهند فرمود، کار متوقع خواهد گردید و نیز رضامندی کمال این دوستدار است که عندالله اجر عظیم و عندالرسول صورت جمیل خواهد شد-

۱۶۹

اخوان صاحب جناب بهائی حافظ نور جیو سلمه الله تعالی

بنده رکن الدین بعد ابراز لوازم نیاز سلامت منزی بتقدیم رسانده معهود رای گردانیده می آید- محبت خان میرسد - باید که از حضرت صاحبه قدمبوس کنانیده دهند و همیشه از مهربانی نامه سرفراز می فرموده باشند- زیاده چه -

۱۷۰

عبداللہ خان جیو سلمہ اللہ تعالیٰ
صاحب و قبلہ مہربان مشفق قدردان کرم فرمائے نیازمندان
از صوب کمال خان بعد از بندگی و سرافگندگی واضح رائے شریف
باد از طرف ملا داکور واخون ایین بندگی برسد۔
آدم را بخدمت شما فرستادہ بودم ۔ تا ہنوز نہ مبلغ رسید و
نہ آدم آمدہ ۔
بندہ در این جا در آزار گرفتار بودم، و زخم دارم و چیزے
برائے خوردن و پوشیدن ندارم و قرض دار شدہ ام۔ مشفق خود
دانستہ، طلبیدہ بودم و در مرادنگر[1] سکونت دارم۔ و قرض شما نہ
خواہد ماند۔
بسبب قرض در بند افتادہ ام ۔ عبداللہ و عبدالرسول آدم معتبر
شیخ اللہ یار را مکرر بخدمت روانہ نمودہ ترصدکہ مبلغ چہار روپیہ
قرض بدست مشارالیہ مرسول دارند کہ بندہ خلاص شود۔
پس و پیش زود ادا خواہم کرد۔
ضرور ضرور آدم را چیزے دادہ زود رخصت فرمایند۔ سوائے
یک روز معطل ندارند کہ رہائی شود۔
د مدام ممنون احسان خواہم ماند و قرض شتاب ادا خواہد

---

[1] مرادنگر (ضلع میرٹھ)

شد۔
اگر آدم سابق را چیزے دادہ باشند اطلاع بخشند کہ درین جا گرفتہ شود۔
وجواب این خط نوشتہ خیر اندیش را سربلند دارند۔ زیادہ ازین چہ تاکید رود۔
ایام مخلص نوازی مدام باد۔
درین وقت نیکی باید کرد کہ تمام عمر احسان مند خواہم شد۔ و قرض واجبی ادا خواہد شد۔
والسلام۔

۱۷۱

حضرت صاحب قطب الدین جیو مدالله اجلالهم، مرشد حقیقی مربی تحقیقی سلامت۔

کمترین نصر الدین تعظیم و بندگی و قدمبوسی معروض بجناب ملازمان آن فیض مآب می گرداند ازان روزے که از خدمت فیض موہبت آن قبلهٔ حاجات و کعبهٔ مرادات این غلام با اعتقاد تمام مہجور و دور گردید شب و روز دل نیاز منزل به گرامی خدمت آن قدوة الکاملین در حضور می ماند۔ امّا لاچار۔

باقی شب و روز امید از آنجناب این است که ہرگز ہرگز از نوازش و یاد دلی و دعا تغافلی نخواہد فرمود۔

این کمترین حلقهٔ بندگی در گوش دارد۔

واگر در باب طلب این غلام ایمائے گردد تا قدم از سر ساخته به گرامی خدمت مشرف شود۔ تا این چنین کرم نه فرمایند دل از طرف برخاسته شود۔

زیاده بجز بندگی۔

واز احمد خان سلام نیاز انجام و بندگی با تمام نیازمندگی مقبول فرمایند۔

۱۷۲

مشفق مہربان عواطف والطاف نشان ملا محمد فاروق سلمہ الرحمان۔

از خیر اندیش حاجی عبدالخالق بعد تسلیمات شوق آیات و آرزوے ملاقات بہجت سمات مشہود ضمیر منیر فیض تخمیر می گرداند درین جا بسبب قحط غلہ وانسداد وجوہ روزگار بر مردم قیامت و واویلا می گذرد۔ چنانچہ اسباب گذران بندہ نیز علیٰ ہذا القیاس بنابران صاحب را مشفق و مربی خود دانستہ متصدع می گردد۔ پروانہ ہشت آنہ یومیہ این جانب بر مار نگینہ کہ از مدت مدید بسبب ضعف پیری و ناسازی نزد فقیر است، آن را درین رقیمہ ملفوف ساختہ در خدمت آن شفقت و مرحمت دستگاہ ارسال داشتہ، امید از کمال خوبی ہا و آشنا پرستی ہاے آن صاحب این است کہ بفقیر زادہ بسیار توجہات و سعی کامل مبذول داشتہ یومیۂ بندہ جاری فرمایند کہ موجب غایت احسانہا و باعث دعا ہاے بہبودی ہاے ظاہری و باطنی خواہد بود و دیگر ہر چہ مرضی باشد، ازان ہم عدول نخواہد شد۔

والسلام۔



اوتج (دیر) میں ملا محمد نسیم رحمۃ اللہ علیہ کا مزار اقدس۔



مزار حکیم صاحبزادہ محمد میر آغا جان مرحوم، جو ملا نسیمؒ کے
مزار کے مشرق میں دو فٹ کے فاصلے پر ہے۔ مغربی
جانب ملا محمد نسیمؒ کے مزار کا ایک حصہ بھی نظر آ رہا ہے

(۲)

باب نسیمؒ

مشتمل بر بست وہشت ۲۸ مکتوبات بنام اخوند

محمد نسیمؒ

مکتوبات قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ

بنام اخوند ملا محمد نسیمؒ

[حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۲۲۵ھ) کے چار غیر مطبوعہ مکتوبات یہاں پیش کیے جاتے ہیں۔ پہلے مکتوب میں ملا محمد نسیمؒ کے "عنایت نامے" کے پہنچنے کا ذکر ہے کہ اس کے ساتھ ایک تسبیح اور نافہ مشک بھی موصول ہوا۔ دوسرے مکتوب میں ہے کہ ملا سردار کے ساتھ ملا محمد حنیف اور ملا زبردست بھی آئے تھے لیکن موخرالذکر دو حضرات (جن میں سے ایک ملا محمد نسیمؒ کے خسر تھے) پانی پت سے رام پور چلے گئے۔ اسی مکتوب میں یہ بھی ہے کہ حضرت مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ کی اہلیہ صاحبہ کئی سال تک پانی پت میں قیام پذیر رہیں اور اب چھ ماہ سے دہلی میں ہیں۔ یہ بھی ہے کہ مرزا شاہ علی (۱) (حضرت مظہر کے متبنیٰ) عرصہ ہوا فوت ہو چکے ہیں اور ان کے بڑے صاحبزادے میاں مداری میرے پاس ہیں اور چھوٹے صاحبزادے میاں نظامی اپنی والدہ کے ساتھ عظیم آباد (پٹنہ) میں اپنے ماموں کے یہاں ہیں۔ صاحبزادی ایمنہ کا عرصہ ہوا نکاح کر دیا گیا ہے۔ نیز یہ کہ شاہ علی کی دوسری بیوی سے جو بچہ تھا

۱۔ اردو مکتوبات کے صفحہ ۲۰۲ میں ہے کہ "شاہ علی ان کا (اہلیہ کا) ایک حصہ ہونے کے باوجود فقیر کا طرف دار ہے"

وہ اور اس کی ماں بھی فوت ہو چکی ہے۔ اسی مکتوب میں حضرت شاہ غلام علی رحمۃ اللہ علیہ (م سنہ ۱۲۴۰ھ) کے متعلق ہے کہ وہ مسند ارشاد پر متمکن ہیں اور ایک عالمؔ ان سے مستفیض ہو رہا ہے۔ اسی کے ساتھ یہ بھی ہے کہ حضرت قاضی صاحب کے بڑے صاحبزادے احمد اللہ (المتوفی سنہ ۱۱۹۸ھ) اور دوسرے صاحبزادے صبغۃ اللہ بھی عرصہ ہوا کہ فوت ہو چکے ہیں

تیسرے مکتوب کے آخر میں حضرت قاضی صاحبؒ کی مہر سنہ ۱۲۱۶ھ کی لگی ہوئی ہے (۱) اور ملا سردار کے متعلق لکھا ہے کہ وہ دو سال سے یہاں ہیں اور ہدایہ اور مشکوٰۃ وغیرہ پڑھ رہے ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ مکتوب نمبر ۲ جس میں ملا سردار کی آمد کا ذکر ہے سنہ ۱۲۱۴ھ کا ہوگا۔ اسی مکتوب میں ہے کہ احمد شاہ دردرانی (۲) کئی مرتبہ ہندوستان پر حملہ آور ہوا لیکن اس سے مسلمانوں کو زیادہ ضعف ہوگیا، کیونکہ مسلمانوں کے سردار منتشر ہوگئے اور سکھوں نے لاہور کے علاوہ سرہند پر بھی قبضہ کر لیا اور وہاں کے مزارات کو بھی توڑ دیا۔ اب سنا ہے کہ شاہ امان اس طرف جہاد کی غرض سے آنے والا ہے۔

اس کے بعد ہی چوتھا مکتوب لکھا گیا ہوگا جس میں ملا سردار کا ذکر ہے کہ وہ دو سال تک یہاں رہے اور صاحبزادہ دلیل اللہ سے کتابیں پڑھیں۔ یہ بھی ہے کہ اب ملا سردار وطن جا رہے ہیں

۱۔ فارسی مکتوبات کے صفحہ ۲۳۰ میں ہے کہ قاضی صاحب ہمیشہ مہر اپنے پاس رکھتے تھے
۲۔ درانی کو دردرانی لکھا ہے۔

تاکہ شادی کریں، آپ انھیں "توجہ" دیں ۔ وہ چار مکتوبات یہ ہیں:۔

۱۷۳

الحمدللہ رب العالمین وصلی اللہ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین
مولوی صاحب مشفق مہربان اخوند ملا محمد نسیم صاحب سلمہٗ اللہ تعالیٰ
سلامت ۔ فقیر حقیر محمد ثناء اللہ پانی پتی بعد از سلام سنت الاسلام و نیاز مندیہا
واشتیاق ملاقات بہجت آیات کثیر البرکات واضح رائے گرامی می گرداند۔
الحمدللہ کہ فقیر معہ متعلقان بخیر و عافیت ست، و بہ دعائے ترقیات درجات
وکثرت برکات صاحبان مشغول واز کثرت گناہان خائف و با آخر رسیدن
عمر و ضائع شدن آن در امور لاطائل نادم و پشیمان و بدستگیری کردن صاحبان
بہ دعائے حسن خاتمہ و مغفرت ذنوب ملتجی است اعینونی یا عباداللہ
الصالحین بالدعاء لیغفر اللہ تعالیٰ لی ولکم ویرحمنا اللہ
تعالیٰ وایاکم ۔ عنایت نامہ سامی معہ سبحہ و نافہ مشک رسیدہ برسر و چشم
نہادم ۔ حق تعالیٰ بہ ایں الطاف و مہربانی ہا سلامت دارد، و ملاقاتہائے
مستوفی باہم در فردوس اعلیٰ و دار الوصول المعلیٰ میسر آرد۔ وما ذالک
علی اللہ بعزیز، والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیدنا محمد البشیر
المنذیر وعلیٰ جمیع الانبیاء والمرسلین وعلی الملائکۃ المقربین
وعلیٰ آل محمد واصحابہ اجمعین وعلیٰ جمیع عباداللہ الصالحین
برخورداران گرامی قدر محمد جیو و غلام محمد وغیرہما و والدات شان و جمیع
یاران طریقت و محبت سلام مطالعہ نمایند و بر شریعت و طریقت و
محبت مشایخ مستقیم باشند۔

۱۷۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ
خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

اخون صاحب مشفق مہربان اخون ملا محمد نسیم جیو سلمہٗ ربہٗ سلامت، بعد از
سلام سنت الاسلام واشتیاق ملاقات بہجت آیات مطالعہ فرمایند، الحمد للہ
کہ فقیر بخیریت ست ومحمد دلیل اللہ ومحمد صفوۃ اللہ پسر مولوی احمد اللہ مرحوم بفضل
الٰہی بخیریت اند ومولوی احمد اللہ مرحوم ومحمد صبغۃ اللہ مرحوم از مدتہا رحلت کردہ
بودند، شنیدہ باشند۔ بی بی صاحبہ والدہ مرشدہ اہلیہ حضرت ایشاں شہید رضؓ
از چند سال در پانی پت تشریف می داشتند حالا از شش ماہ در شاہ جہاں آباد
تشریف می دارند۔ مرزا شاہ علی را مدت مدید شد کہ رحلت کردند۔ دو پسر گذاشتہ
اند۔ یکے میاں مداری در پانی پت در فقیر خانہ تشریف دارند۔ ومیاں نظامی پسر
خورد ایشاں مع والدہ خود در عظیم آباد پٹنہ نزد خال خود ہستند وبی بی امینہ دختر
مرزا شاہ علی از مدتے نکاح کردہ دادند۔ ودو پسر خورشاہ علی کہ اہلیہ دوم بود فوت
شدہ ومادر او ہم نیست واز یاران حلقہ میاں محمد مراد صاحب ومولوی
غلام علی صاحب ومیاں عبد الباقی صاحب ومیاں محمد احسان صاحب بخیریت
اند۔ ومیاں محمد احسان در رام پور اند۔ ودیگر صاحبان در شاہ جہاں آباد۔ مولوی
غلام علی صاحب بر مسند ارشاد نشستہ اند۔ عالمے از ایشاں مستفید می شوند۔
مولوی محمد صدیق صاحب از مدتے رحلت کردہ اند، ملا محمد حنیف وملا زبردست
وملا سردار صوفیان آں مہربان بخیریت بے نہایت رسیدند وخط آں مہربان
رسانیدند از ادراک احوال شریف بسیار خوشنودی حاصل شد۔ الحمد للہ

که بر مسند ارشاد نشسته عالم را منور بسازند، فقیر را در وقت صافی به دعاے حسن خاتمه یاد می آورده باشند و بودن چهار پسر و سه صبیه و دو مستورات هم معلوم شد، و ملا محمد حنیف و ملا زبردست از پانی پت بطرف رام پور روانه می شود، راه شاه جهان آباد مخطور است، اراده شاه جهان آباد نه کرده اند۔ اگر فرصت می یابند براے مزار حضرت ایشان از رام پور به شاه جهان آباد خواهند رفت والا اراده وطن خواهند کرد۔ عرضی و بوریاے مصلی و سه مشک نافه و یک کاسه چوبی و سه تسبیح زیتون که براے والده مرشده تحفه فرستاده بودید ملا محمد حنیف نزد فقیر گذاشته روانه رام پور شدند۔ عرضی و اجناس تحفه مذکوره هرگاه کسے معتبر روانه دہلی خواہد شد، بدست او فرستاده خواهد شد و دو تسبیح که به فقیر فرستاده بودند رسید۔ ملا سردار چند روز در پانی پت نزد فقیر اراده اقامت دارند۔ بعد ازین باید دید، از طرف محمد دلیل اللہ و محمد صفوة اللہ سلام و نیاز مطالعه فرمایند۔ محمد صفوة اللہ بفضل الٰہی کتابهاے صرف و نحو خوانده است۔ حالا کتاب هاے منطق می خواند۔

۱۷۵

الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقه محمد وآله واصحابه اجمعین

اخوند صاحب مشفق مهربان اخوند ملا نسیم صاحب سلامت۔ از فقیر محمد ثناء اللہ پانی پتی بعد از سلام سنت و اشتیاق ملاقات بهت واضح راے گرامی باد، دو سال شده که خط آں مشفق مصحوب سه کس از طالب علم که یکے از آنها ملا سردار بود و یکے خسر شما و یکے مرد دیگر رسیده بود و ازاں خط خبر صحت مزاج گرامی حلقه دریافت شده بود، شکر الٰہی بجا آورده بود۔

حق تعالیٰ با صحت و تندرستی و جمعیت ظاہری و باطنی مشغولی بطاعات و
ترویج طریقۂ علیہ احمدیہ مجددیہ حرسنا اللہ تعالیٰ بہ اسرار اہالی ہا دارا د، دو کس
از اکہانگ دو روز ماندہ بہ طرف رام پور رفتند، ما را احوال شان معلوم نیست
و ملا سردار از دو سال در این جا تشریف دارند، و بخیریت ہستند، در تحصیل
نسبت علیہ و خواندن ہدایہ و مشکوٰۃ مشغول اند، خبر خیریت ایشان بہ اقربار
ایشان باید رسانید۔ فقیر مع توابع بخیریت است لیکن از غلبہ کفر تنگ دل
سابق از مدتہا در ہندوستان اسلام ضعیف بود و مدتے کالت روافض
و تشویش آسیب سکھان بود و از قریب دہ سال تسلط مرہٹہ است، ہر چند
در وجوہ دنیا داری چنداں اذیت نیست، اما ظہور رسوم کفر و مغلوبی سلمانان
درویشان را بسیار ناخوش می دارد۔ بادشاہ اسلام و لشکر مسلمانان توفیق
جہاد و اعلاء کلمۃ اللہ ندارد، ظاہرا باہم در مسلمانان خرخاری رفت، سابق چند
بار احمد شاہ درانی خدایش بیامرزاد در ہندوستان آمد، بہ مسلمانان نفع
تصدیع رسید و ہیچ بندوبست نہ شد سرداران مسلمان برہم شدند و ملک لاہور
و سرہند در تسلط (۱) سکھان رفت۔ مزارات حضرات را شکستند و جہا جہا کردند
ہیچ تدارک نشد، حالا مسموع می شود کہ شاہ امان بہ ارادۂ جہاد ایں طرف
می آید۔ خدا کند کہ مسلمانان تصدیع نہ کشند و کفار مستاصل شوند و غلبۂ اسلام
و عزت مسلمانان بہ ظہور آید۔ والسلام علیکم و رحمۃ اللہ۔

مہر: ثناء اللہ
۱۲۱۶ھ

۱۔ در ۱۱۷۷ھ مطابق ۱۷۶۳ء

۱۷۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ
تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین

اخوند صاحب مشفق مہربان اخوند ملا محمد نسیم صاحب از فقیر محمد ثناء اللہ پانی پتی بعد از سلام سنت الاسلام و اشتیاق ملاقات بہجت مطالعہ فرمایند الحمد للہ کہ فقیر بخیریت است و خیریت سامی مدام مطلوب، حق تعالیٰ شمارا سلامت دارد، و بہ مسند ارشاد متمکن دارد و مسلمانان را از برکات شما بہرہ ور دارد، بہ سبب بعد مسافت و عدم سلوک نامہ بران از طرفین در ترقیم خطوط ہم قصور است، ناچار دو سال کامل شدہ کہ ملا سردار وغیرہ سہ کس از طرف . . . . . آمدہ بودند و نامۂ گرامی رسانیدہ بودند۔ دو کس ازاں برام پور رفتند باز بخدمت رسیدہ باشند جواب نامۂ نامی بہ دست آنہا فرستادہ بودم و شاید کہ بعد ازاں ہم بہ دست کسے دیگر روندۂ آں طرف خطے فرستادہ بودم شاید کہ رسیدہ باشد۔ ملا سردار دو سال دریں جا تشریف داشتند تحصیل نسبت باطنی ہم ہرچہ در ارادۂ الٰہی بود کردند و از کتب شریعت نزد برخوردار دلیل اللہ شرح وقایہ و بعضے ہدایہ و بعضے مشکوٰۃ شریف خواند، مردے خوب است فقیر را از ایشاں راحتے ست و نسبت علمی دارد و حق تعالیٰ او را از کشف و شہود نسبتے دادہ است، ایں ہم غنیمت ست، ایں قدر دریافت می کند کہ ایں قدر وقت کہ ایں جا صرف شدہ رائگاں نہ رفتہ۔ حالا شوق وطن او را غالب آمدہ بخدمت شریف می رسد، ان شاء اللہ تعالیٰ سنت نکاح ہم ادا خواہد کرد۔ برائے کسب طریقت بخدمت شریف حاضر خواہد شد، برادر ہم قوم و ہم وطن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

اخوند ملا [illegible] صاحب

اخوند صاحب حبیب شفیق مہربان

از فقیر [illegible] بعد از

سلام سنت الاسلام و [illegible]

[illegible] مطالعہ نماید

الحمد للہ کہ [illegible] بخیریت است

و خیریت [illegible] مطلوب

حق تعالی شما را بسلامت دارد

و [illegible] از شما [illegible] دارد

و از برکات شما بہرہ ور دارد

بسبب بعد مسافت و عدم سلوک

نامہ بران از طرفین در [illegible]

[illegible] تا حال [illegible]

[illegible] شدہ کہ [illegible]

عکس مکتوب مہ از قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی صفحہ اول

عکس مکتوب ۲ از قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی ، صفحہ ۲

(شما) است و با فقیر ربطے پیدا کردہ زیادہ از شفقت قدیم ہم قوی دہم وطنی بپاس خاطر فقیر شفقت بحال او مبذول فرمایند، و توجہ در تکمیل مشار الیہ مصروف دارند۔ حق سبحانہ و تعالیٰ بہ یمن توجہات سامی مشار الیہ را بجمیع کمالات مجددی بہرہ تام نصیب کند، اگر حیات من وادوفا می کند و تقدیر مساعدت می نماید، شاید کہ مشار الیہ باز ہم برائے ملاقات ایں عاصی بیاید والسلام
مشفق من در وقت خاص بعد تہجد در حق ایں عاصی دعا کنند کہ اللہ تعالیٰ بقیہ عمر از معاصی و مظالم محفوظ دارد، و حسن خاتمہ نصیب گرداند کہ عمر باخیر رسید و مرگ بر سر آمد، و توشہ آخرت بدست نیامد، مگر آنکہ اکرم الاکرمین دستگیری نماید۔

۱۷۷

مکتوب اہلیہ حضرت مظہرؒ بنام حضرت نسیمؒ

(یہ مکتوب حضرت مظہرؒ کی شہادت (۱۱۹۵ھ) کے بعد لکھا گیا ہے
اسی کے آخر میں حضرت مظہرؒ کی اہلیہ کے متبنیٰ صاحبزادے شاہ علی کا بھی ایک مختصر رقعہ ہے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ اما بعد از اہلیہ حضرت شہید رضی اللہ عنہ اخوی اعزی محمد نسیم صاحب سلمہ ربہ۔ بعد از دعا و سلام مطالعہ نمایند کہ بتاریخ ششم جمادی الاول خط ایشاں رسید، مطالعہ آں موجب تسلی گردید، حق تعالیٰ آں برادر را براہ قوت ارشاد و علم ظاہری زیادہ تر عنایت فرماید۔ امداد و استعانت حضرات ہمراہ شما مردم است

زیراکہ شمایادگار آں جناب قدسی مآب اند، وانشاءاللہ تعالیٰ از دعوات ترقی درجات غافل نیستم۔ وجمیع خورد وکلاں دعا وسلام مطالعہ نمایند۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔ وملا عبداللہ نیز دعا خیر مطالعہ نمایند۔

رقعہ شاہ علی بنام حضرت نسیمؒ

بعد حمد وصلوٰت از فقیر شاہ علی بعد از سلام سنت اسلام مطالعہ نمایند کہ مضمون رقیمہ واحد است در ماہ ربیع الاول ملا نور محمد جیو بمرض تپ دق از دار الفنا بدار البقاء رحلت نمودند۔ جز صبر چارہ نیست انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وفقرا را بقدر اشتیاق خود مشتاق دانند، وملا عبداللہ صاحب بسیار بہ اشتیاق تمام سلام خوانند، ہر کہ باشد از خبر پرساں یک بیک را سلام برساں۔ وسلام والاکرام۔

۱۷۸

مکتوب والدۂ ماجدہ حضرت نسیمؒ بنام حضرت نسیمؒ

(یہ مکتوب ملا نسیم کی والدہ نے دہلی بھیجا ہوگا۔ حضرت مظہرؒ کے اپنے دو مکتوبات بنام ملا نسیم میں ان کی والدہ کے فوت ہونے پر تعزیت ہے۔ وہ ۱۱۹۰ھ سے کچھ پہلے فوت ہوئی ہوں گی۔)

فرزند دلبند نور چشم قرۃ العیون بجائے جان بلکہ از جان بہتر اعنی ملا محمد نسیم سلامت باشند۔ ازیں جانب مادر وخواہران سلام مطالعہ باد۔ بعدہٗ ازیں جانب تا تحریر عریضہ بحمد ایزدی بخیریت است وخیریت وسلامتی آں فرزند شب وروز بلکہ

آنا فانا می خواہم کہ اللہ تعالیٰ در امانِ خود محفوظ بگرداناد۔ بالنون والصاد، بعدهٔ معروض آنکہ شمایان اگر نشستہ ہستی برخیزید واگر استادہ رواں شوید۔ ہیچ سستی وکاہلی دریں کار نورزید۔ واگر شمایان چیزے معذرت خواندگی می کنید ونمی آئید، حالا باید کہ خط بدستِ آدمِ اعتباری باید فرستاد کہ تسلیٔ خاطر مایاں شود۔ برائے ہمیں کہ ایں جا خبرِ رحلتش رسیدہ بود و مایاں بسیار گریہ و زحمت چشیدہ اند، حالا باز خبرِ سلامت بمدد ایزدی رسید، شکر ایزدی بجا آوردیم وہیچ خبر سلامت شمایان چیزے مالش بفرستید، بسیار جمعیت خاطری شود بسبب درماندگی۔ واگر حالا شمانمی آئید باید کہ ملا خیر محمد را خواہ مخواہ بفرستید۔ اندک نوشتہ زیادہ دانند۔ دعا و سلام از جانب مجتبی وصاحبزادہ محمد فیاض وصاحبزادہ میاں محمد عتیق ومیاں محمد درجات و محمد توکل وعلی شیر وجمیع صاحبزادگان ادخ مطالعہ باد۔

۱۷۹

خصائل وکمالات دستگاہ حقایق ومعارف آگاہ زبدۃ السالکین قدوۃ العارفین گلدستۂ گلزار شریعت بلبلِ بوستانِ معرفت جامع المعقول والمنقول حاوی الفروع والاصول اعنی صاحبی اخوندزادہ جیو دام برکاتہ۔ از جانب احقر العباد وعاصی روسیاہ سید غلام تعظیمات بلاغایات وتسلیمات بلانہایات بلکہ ہر دو دست بسر نہادہ برآن ذاتِ سامی صفات بصد عجز ونیاز موصول ومعروض باد۔

بعد از دعا وسلام خیریت انجام وشرح شوق لقا وملاقات کہ حد پایان و بیان ندارد۔ معروض آنکہ الحمدللہ ایں عاصی درگاہ بسلخ شہر صفر داخل خانۂ خود گردیدہ و بدیدن و زیارتِ حضرت بیت اللہ و روضۂ مبارکہ مشرف شدم۔ و چند تبرکات حضرت مکۂ معظمہ وحضرت مدینہ منورہ زادہما اللہ تشریفا وتکریما بدست

دارندهٔ رقیمه فرستاده ام خواهدی دهند۔ تبرکات مذکوره برین موجب ست تبرک مکهٔ معظمه
سرمه هشت روز در آب زمزم نهاده شد۔ که آب خوب جذب کند۔ نمک و شکر تری ایضاً
به آب زمزم تر شده و هر سه چهار پانچ مرتبه داخل حضرت بیت الله شده و به در و دیوار
درون و بیرون حضرت بیت الله و حجر اسود و رکن یمانی و عراقی و تحت المیزاب و به مقام ابراهیم
علیه السلام و در گنبد مولد رسول الله صلی الله علیه وسلم خصوصاً بر آن موضع شریف
که تولد آن صاحبان بر آن مکان شریف شده داخل و مساس شده۔ و بزیارت حضرت
بی بی خدیجه رضی الله عنها نیز مشرف شده۔ تبرکات حضرت مدینه منوره۔ زا ترکه رسول الله
بهمراه نان خورده اند۔ نان، خاک شفاء گرد فرش مواجهٔ رسول الله و روضهٔ مبارکه
که در شان او حدیث وارد شده مَا بَیْنَ بَیْتِی وَمِنْبَرِی رَوْضَةٌ مِنْ رِیَاضِ
الْجَنَّةِ و داخل حجرهٔ مبارکه دو بار شوینده۔ به بست و هفتم رجب المرجب و به دوازدهم
ربیع الاول که اهل مکه معظمه و جده و اهل بغداد و بصره و دیگر جوانب برای یافتن می آیند
و بهتر از زلال رت، نزد دعا ستون و به آب دوازدهم ربیع الاول نیز خاک شفاء و گرد
فرش مواجه و روضهٔ مبارکه مذکور شده اند تر کرده ایم عجوة النبی که اسم آن خرماست
که رسول الله صلی الله علیه وسلم در همه اجناس خرما همین اختیار کرده می خورد و همه تبرکات
مذکوره داخل در حجرهٔ مبارکهٔ رسول الله صلی الله علیه وسلم که غیر از چند خواجهٔ خاصه دیگر
کس قدرت ندارند که بر آن جای بروند۔ داخل شده اند و به همه حجرهٔ مبارکه و به محراب
رسول الله صلی الله علیه وسلم و به منبر شریف و به آستانهٔ بی بی عائشه صدیقه و دیگر نحوه
(نه) آستانه که جای اجابت ست مساس و مالیده شده که همه هشت تبرک شده
سه تبرک حضرت مکه معظمه و پنج تبرک حضرت مدینه منوره شده بدست دارنده رقیمه
فرستاده شده۔ به صاحب مهربان خواهدی رسند۔ و خاک شفاء و با گرد فرش
رسول الله صلی الله علیه وسلم اگر بیمار و مریض باشد بقدر دانهٔ ~~جیوار~~ در آب انداخته بدهید
و اگر آن مهربان می تواند هم همین طور بکنید۔
دیگر عرض از ان مولانا آن ست که در حق بنده همیشه دعا کرده باشند

← که تولد آن سرور کائنات و خلاصهٔ موجودات و در گنبد حضرت صدیق اکبر رض و حضرت علی رضی الله عنهما و حسن رضا بر آن موضع شریف

کہ اللہ تعالیٰ ایمانِ این فقیر سراپا تقصیر خطا نہ کند۔ واز محبت دنیا دل بندہ سرد کند ومحبت خود و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم این فقیر چنان مشغول دارند کہ یکدم از ذکر و فکر خالی نباشم۔ وشب وروز بہ عبادت وریاضت وکار آخرت مشغول باشم۔ وباز بہ ہمراہ ایمان وخیریتِ آخرت برآں مواضع شریف بندہ مشرف شود و در جوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم در حضرت جنت البقیع مدفون شوم۔ وخبر خیریت وسلامتی خود بدست دارندۂ رقیمہ ارسال نمایند۔ واین فقیر از غلامان خود بدعاء خیر کہ خاص انتفاع آخرت باشد در حق بندہ ہمیشہ کردہ باشند۔ والسلام باقی ایام بکام خود باد۔

احقر العباد سید غلام

۱۸۰

ہو الغنی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین

عرض داشت بندۂ کمترین غلام وکہترین عتبہ بوسان بجناب فضیلت وشرافت پناہ، حقایق ومعارف آگاہ غواص بحر عرفان نائب حضرات خواجگان عمدۃ الاتقیاء وزبدۃ الصلحاء مخدومی مشفقی اعنی حضرت اخوندزادہ صاحب جیو صوّنہٗ اللہ تعالیٰ مع مَن یُحِبُّ عن الآفاتِ والبلیاتِ ومتع اللہ المستفیدین بطول بقائہٖ ودوام الفیوضات ہمیشہ برجادۂ شریعت علیٰ مصدرہا الصلوٰۃ والسلام وارشاد طریقۂ عالیہ نقشبندیہ علیٰ صاحبہا الرضوان والاکرام متمکن بودہ کامیاب دارین باشند۔ اینکہ احوالِ فقیر ذرۂ نظیر مستوجب حمد ست وصحت وتندرستی آں ذات بابرکات از درگاہ مجیب الدعوات مسئول ومطلوب ست۔

ازین جانب بعد از تعظیمات بندگی و تسلیمات سرافگندی معروض رائے عالی می گرداند که تبرکات مدینه منوره و کعبه شریفه نزد حقیر امانت آن (بزرگ) می بود بدست ملا عبدالقدیر و ملا ولی محمد فرستاده شد امید که رسیده خواهد شد۔ مکرر آنکه قصد مصمم فقیر چنان است که بزیارت و در خدمت آن صاحب حاضر می شوم۔ اما به سبب خدمت خانه و آزار بدنی که ' اک (صحت) مانده شدیم۔ اگر مهربانی حق جل و علا می شود۔ پس از صحت بخدمت خواهم رسید۔ و بر جمیع یاران آن جا سلام معروض باد۔ و در حق فقیر در اوقات مخصوصه دعا کرده خواهد شد۔ زیاده والسلام۔

اگر از خدمتت دورم بدل شرمندگی دارم
چون قمری طوق برگردن نشان بندگی دارم

مشتاق آن قدر که ز تقریر عاجزم ∴ چون گنگ خواب دیده ز تعبیر عاجزم
ازین جانب فراموشی محال است ∴ وزان جانب نمی دانم چه حال است

هر شب دعا ها می کنم بر خاک می مالم جبیں
جمع کن با دوستان یا جامع المتفرقین

مکرر آنکه هفت تای مسواکها و دو سه تای شانها و سه تای تسبیح بدست مشار الیها فرستاده شد امید که رسیده خواهد شد۔ و از جانب برخوردار محمد پسر حقیر غلام آن (صاحب) تعظیم مع السلام قبول فرمایند۔ و از جانب محمد مشرف و عبدالقدوس جدید برادر محمد بصیر تعظیمات و تسلیمات به حضرت اخوند زاده صاحب جیو و جمیع مستفیدان معروض باد۔

برگ سبزست تحفهٔ درویش ∴ چه کند بے نوا همیں دارد



عبدالقدوس بندهٔ درگاه

۱۸۱

ہوالغنی

ہر صبحدم کہ سجدہ بنام خدا کنم　　اول دعاے دولت جمع شما کنم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین وعلیٰ آلہ واصحابہ الطیبین الطاہرین

عرض داشت کمترین بندگان وکہترین خدمتگاران بجناب فضائل وفواضل پناہ، حقائق ومعارف آگاہ، عمدۃ السالکین قدوۃ العارفین اخوندزادہ صاحب جیو سلمہ اللہ تعالیٰ عن الآفات مع احبابہم ومتع اللہ المقتبسین بدوام بقائہم ہمیشہ بر مسند تدریس وارشاد متمکن بودہ کامیاب دارین باشند۔ آنکہ سرفراز نامۂ آں سامی در اسعد زمان واطیب اوان رسید، بسیار خرمی وخورسندی حاصل گردید۔ ازیں جانب بعد از تعظیمات بندگی وتسلیمات سرافگندگی معروض رائے خورشید ضیائے می گرداند۔ احوال این حدود تا حالت تحریر بخیر است وصحت وتندرستی مزاج شریف عنصر لطیف مدام مطلوب مرغوب است۔ وآنچہ آں مہربان نوشتہ بودہ اند۔ کہ عدم اطلاع در مرض طویل شیوۂ برادری ومروت نبودہ راست است۔ اما بسبب گرمی در رمضان ودوری منزل پریشانی وحرج آں سامی صلاح نبود۔ مخدوما! صاحبا! خط فرحت نمط کہ مصحوب فضیلت پناہ عبدالقدیر اخوند صاحب وملا ولی محمد اخوند صاحب در باب عذر ومعذرت فرستادہ بودند۔ در زمرۂ قبول بالرأس والعین افتاد۔ مسرت وفرحت حاصل آمد۔ کہ موجب سرفرازی دینی ودنیوی گردید۔ چراکہ ایں جانب را معلوم است کہ غم واندوہ شریک ست۔ وجدائی متصور نیست ونخواہد شد ودر اوقات مخصوصہ بدعاے سلامتی ایمان ایں فقیر را یاد آرند۔ امید کہ مقرون باجابت است۔ واز جانب جمیع یاران

وسے مستفیدان این جانب تعظیمات وتسلیمات برحضرت اخوند زادہ صاحب جیو
ویاران ومستفیدان آں جا معروض باد۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ و
التزم متابعۃ المصطفیٰ علیہ من الصلوٰۃ افضلہا ومن التسلیمات اکملہا
وعلیٰ آلہ اجمعین۔ زیادہ ایام بکام باد...... سکونت ..... صاحبہ دردہ دوآبہ بست

محب اللہ
عبدہٗ

۱۸۲

(مکتوب محب اللہ ومحمد قدوس)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمؕ اللہ الاکبر ہو اللہ الہادی والرشاد
حضرت مستعان قطب الاقطاب قافلۂ سالار شاہ راہ طریقت، والیٔ
ممالک حقیقت، ہادی سرگشتگان بادیۂ ناسوت دریائے خوں خوار قسیمٌ جسیمٌ
وسیمٌ نسیمٌ شفیعٌ مطاعٌ نبیٌ کریم۔

شعر بلغ العلےٰ بکمالہٖ	کشف الدجیٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ	صلوا علیہ و آلہٖ
شعر قبائے بادشاہی راست بربالائے تو	تاج شاہی لولو لالائے تو

عرض این است کہ دریں جا خیر وخیریت ست۔ وخیر وخیریت آں جناب
عالی متعالی از درگاہ رب العزت مدام مطلوب است۔ علی الخصوص فقیر محب اللہ
وفقیر محمد قدوس بدعا منتظر است۔ امید است کہ از خاطر عاطر شرف فراموش
نخواہد شد۔ زیادہ دعا وسلام بے نہایات رسد ومقبول باد۔ څه کیګی
کہ بیر نه یم رنوا ئے دا ته رسی تر تر څو چه دا دنیا ده پرے ربے
د ے ستا جمال لری۔ دیگر بندگی بجناب بی بیان صاحبان وصاحبزادگان

ترجمہ پشتو: کیا ہوا جو میں آپ سے دور ہوں۔ آپ کی روشنی مجھے پہنچتی ہے۔ جب تک یہ دنیا
ہے اللہ تعالیٰ آپ کے جمال کو قایم رکھے۔ (آمین) (از ناقل)

اعنی غلام محی الدین معروض باد۔

سیدالسادات حضرت مستغان میاں محمد معتبر شاہ صاحب جیو سلمہٗ ربہٗ و میاں محمد نور و ملا محمد نعیم و ملا آخوند سیف الدین و ملا حاجی و میاں صاحب معلم کو دکان و میاں محمد کاظم و ملا رحمت و شاہ لطف اللہ خاں ۔ و ملا جان محمد و ملا محمدی و ملا عبدالقدیر و ملا دلی محمد و جمیع یاران صحبت و طریقت دعا و سلام بلا نہایات باد۔

۱۸۳

ہو الکریم

حضرت اخونزادہ جیو ؒ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین و الصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم محمد و آلہ اجمعین الطیبین الطاہرین

عرض داشت بندہ کمترین بجناب زبدۃ العارفین قدوۃ السالکین سعادت و شرافت پناہ، حقایق و معارف آگاہ، مجمع الحسنات و منبع الفیوضات مجسمۂ صفات قدسی آیات سلمہ اللہ تعالیٰ عن جمیع الامراض الظاہری والباطنی بکمال شعانہٖ و متع اللہ المستفیدین لطول بقاۂ و صونہ اللہ تعالیٰ عما لا یلیق بحرمۃ انبیائہ و رزقہ اللہ تعالیٰ الدرجۃ العالیہ۔ ببرکۃ اصفیائہ ہمیشہ بر مسند تدریس و ارشاد متمکن بودہ سلامت باشند۔ از جانب دعا گوی خمس الاوقات خدمت گار آں ستودہ صفات بعد از تحیات وافرہ و تعظیمات متکاثرہ معروض رائے مہر انجلاے می گرداند احوال فقیر ذرہ نظیر موجب حمد است صحت و سلامتی آں ذات شریف عنصر لطیف مدام مطلوب و مرغوب است

ے اگر از خدمتت دورم بدل شرمندگی دارم ؎ ولے قمری صفت ہستم کہ طوق بندگی دارم
گاہے گاہے بہ بوسہ ام بنواز ؎ تاکہ گردم ز عمر برخوردار

بیت افغانی

لا ئے خما دزرہ باد شاہ دے ؛ زہ بادشاہ لتختہ د ئے کوزہ اومہ

پیارا میرے دل کا بادشاہ ہے ۔ میں بادشاہ کو تخت سے کیوں اتارونگا

مخمس افغانی

ھغہ یارا چہ خیستہ دے نر آفتاب ؛ فخ بہ کلہ را سرا کنہ کمہ لہ نقاب

وہ یار جو آفتاب سے زیادہ حسین ہے ۔ چہرہ نقاب سے کب کھولے گا

بیتانہ پہ زرہ زھیر کمم بے حساب ؛ یو سبب اوکمی ے مسبب الاسباب

جدائی نے دل سے بے اندازہ مغموم کیا ۔ ایک سبب اے مسبب الاسباب بنادے

چہ خما ملاقات وشی لہ احباب

کہ میری ملاقات دوستوں سے ہو جائے

دریغہ مہ وے پہ دنیا کین پیدا شوے ؛ اوکہ وے پہ ھسے شان مہ خو وے شوے

افسوس میں دنیا میں پیدا ہی نہ ہوتا ۔ اگر .. ہوتا تو ایسا نہ ہوتا

لکہ خہ یم وہ ھجران پہ لنبو سوے ؛ خو بہ کرزم پیدا ھسے اورا ولوے

جیسا میں ہوں جدائی کے شعلوں سے جلا ہوا ۔ کب تک میں جلا ہوا پھروں گا

چہ سینہ م درست عمر شو کباب

جو میرا سینہ تمام عمر کباب ہوا

مکرر در خدمت صاحبزادہ ہا و در خدمت والدہ ہا حقیقی و معنوی تعظیمات و بندگی قبول باد ۔ ثانیاً در خدمت صوفیان خانقاہ و طالب علمان درس السلام دعائی من لدیکم قبول باد ۔

بندۂ درگاہ
عبدالقدوس

فقیر محب اللہ

۱۸۴

مَنْ لَہُ الْمَوْلیٰ فَلَہُ الْکُلُّ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی زین النبیین بحبیبہ المصطفیٰ ومن علی المومنین بنبیہ المجتبیٰ علیہ الصلوٰۃ وعلیٰ آلہ البررۃ النقیٰ والتقیٰ

عرض داشت کمترین غلامان وکہترین عتبہ بوسان محب السعد وعبد القدوس بجناب زبدۃ الفضلا وعمدۃ الاتقیا مظہر اسرار ربانی محبوب سبحانی حضرت اخوندزادہ صاحب جیو ہمیشہ بر مسند ارشاد وتدریس متمکن بودہ کامیاب دارین باشند۔

بعد از تقدیمات بندگی وتسلیمات سرافگندگی معروض رائے مہر انجلائے می گرداند احوالات فقیر درہ نظیر تا حالت تحریر مستوجب حمد است۔ وصحت وسلامتی آن ذات شریف عنصر لطیف مدام مطلوب ومرغوب ست. ثانیاً این کہ سرفرازنامہ آں منبع الفیوضات کہ نامزد این مسکین بے تمکین نمودہ بودند۔ بورود آں مبتہج ومسرور گردید۔ چوں درین وقت مسموع گردیدہ کہ طائر روح صاحبزادہ فضل احمد[1] قفس عنصری حواس را درہم شکستہ وبجناب قدس پرواز کردہ از اصغار این معنی این جانب را حزن بسیار واندوہ بے شمار روے داد۔ لاکن بحکم کریمہ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ سوائے از صبر ورضا چارہ وگذر نیست حق جل وعلا درحق آں صاحبان وبابان مقبول الشفاعت سازد۔ ثالثاً آنکہ یک ہفتہ شدہ کہ خادمہ آں صاحب تسلیم بحق جل وعلا کردہ خلق گرداگرد براے تعزیت می آیند وباوجود کہ روضۂ منورہ ومرقد مطہرہ را خلل ظاہر شدہ بکار چونہ براے ساختن روضہ شریفہ

[1] صاحبزادہ فضل احمد معصومی المعروف "حضرت جیو صاحب" کی وفات ۱۲۳۱ھ میں ہوئی تھی۔ اس لئے یہ مکتوب ۱۲۳۱ھ کا قرار پاتا ہے۔

این جانب مشغول است۔ بنا برآں در آمدن فقیر نزد آں صاحب توقف افتادہ۔
زیادہ والسلام والاکرام۔ وازجانب خاکسار غلام آں گلعذار عبدالقدوس
جدید بہ زبدۃ العارفین واسوۃ السالکین جیو دنبر مخدومی استادی صاحب جیو
ومحمد نسیم وملا شاہرت وسید غلام وحافظ کرم ومحمد کاشف وملا نعرت وجمیع
آشنایان وطالب العلمان تعظیمات وتسلیمات قبول باد۔ ودرحق فقیر
دعاء سلامتی ایمان کند کہ فقیر ہم می کند۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔

۱۸۵

ہوالقادر

قبلۂ برحق وکعبۂ مطلق دام اقبالہٗ

ازکمترین عاجزان میر محمدی بعد ازعرض بندگی آنکہ درمدت ہفت و
ہشت ماہ کہ از نزد مرزا قادر بخش کہ در شہر آمدہ ام' اگرچہ میر صاحب میر فتح علی خان
نیم نان ہم سیر آمدہ یک پارچہ بمن ہم می دادند وسوائے (او) دریں شہر باہیچ کس
تعلقہ ندارم' وشعار بندہ سوال کردن نیست۔ وچونکہ آں قبلہ را بجائے حضرت
خواجہ بہاء الدین صاحب می دانم عرض می نمایم کہ ارادہ بندہ در اجمیر شریف
ہست' ودریں جا مریدان وآشنا ہائے (بے) حد بزرگ من ہستند۔ چنانچہ پیشتر
من دریں جا بودم' خبرگیری می کردند۔ الحال از فاقہ مہرم پس باز قصد کردہ ام
کہ بردم وزاد خرچ ندارم امید کہ اگر دہت رس باشد۔ چیزے راہ خرچ ہرچہ توفیق
باشد بدہند کہ جان بخشی خواہند نمود۔ واگر نزد آں قبلہ نباشد' پس از برائے من
این قدر مریدان ومعتقدان آں قبلہ ہستند اگر ہمہ ہا یک یک تنکہ بدہند خرچ
راہ اجمیر خواہد شد۔ وسوائے این دو صورت اگر در بعرت پور کسے از خواجہ سرایان
نواب وزیر آشنائے یا خادم آں قبلہ باشد یک خط سفارشی نوشتہ بدہند کہ ایشان
را تا اجمیر رسانند ازین سبب عزم کردہ ام کہ اکثر آدمان خواجہ سرا نزد شاہ قطب الدین

به ناگوری روند. درین خط هم باید نوشت که ایشان را تا اجمیر رساند، بنده بهر صورت پنج چهار تنکه از کسے گرفته تا بھرت پور برسم. هر چه بخاطر شریف دستگیری باید نمود که اگر شما نخواهند کرد به که گویم، دعا دارم که به مرزا قادر بخش باز نویسم [۱]

۱۸۶

.... که بردن از حوصلهٔ تحریر و تقریر است معروض می دارد. سرفراز نامه که مشتمل بر ملاحظه فرمودن رسالهٔ فصل ذکر خفی که مرقوم قلم فیض رقم گردیده بود، پرتو ورود فرمود. از مطالعه آن جبین افتخار بر فلک سود. الحمد لله علی ذالک حمداً کثیراً، که منظور نظر عالی گردید. این خادم دیرینه را از در تصنیف و تالیف کارے نیست، لیکن آں شخص رساله در فصل ذکر جهر ادعا ر نموده کنایةً طعن بجناب عالی حضرت مجدد الف ثانی رضی الله عنه و به میاں محمد اعظم قدس سره نموده بود. لهذا نسبت غلامی که بجناب اقدس حضرت مجدد دا داخلاصے که بروح پرفتوح میاں محمد اعظم قدس سره دارد تاب نیاورده برین معنی اور التفاسیر پنج و شش که در تحقیق معانی قرآن مجید بمطالعه دارد و کتب دیگر را که ملاحظه می نماید ازاں استنباط نموده در ردّ او نوشته.

و این فقیر شب و روز منتظر موت می باشد و هر سال در بدن خود تغیرے می یابد، دندان همه ریخت. چند که باقی ماند طاقت خوردن ندارد.......... [۲]

---

[۱] ، [۲] یہ دونوں مکتوبات (مکتوب ۱۸۵، ۱۸۶) صاحبزادہ حکیم محمد مرزا آغا جان مرحوم و مغفور کی روایت کے مطابق حضرت نسیم کے نام تھے اور مجموعۂ ہذا میں بھی انھیں اسی ذیل میں رکھا گیا ہے۔ مگر یہ دونوں حضرت مظہر کے نام لکھے گئے ہوں گے۔ اسی سلسلے میں توقیعے آخر میں کچھ معروضات پیش کر دی گئی ہیں۔ ملاحظہ ہو صفحہ ۲ (استدراک)۔

۱۸۷

ذات والا صفات ابوالبرکات مجمع الکمالات منبع المروت معدن الجود و الاحسان، مظہر اسرار ارشادات، موضع اسرار ربانی، مخزن انوار ربانی، مرشد حقانی مرفق صدقانی عمدۃ الفضلا الکرام، زبدۃ العرفاء العظام اخوند زادہ جیو محمد نسیم ادام اللہ برکاتہ، و فیوضاتہ۔

معروض بعد از اداے تسلیمات سرافگندگی و تعظیم بندگی آن است کہ ایں جانب تا الحال موجب حمد است و مستوجب شکر است۔ خیر و خیریت است ولیکن از احوال شما اطلاع ندارم و من شمایان را از درگاہ ذوالجلال جویا نیم کہ اللہ (تعالیٰ) آں ذات مشارٌ الیہ (را) در حفظ و امن خود نگاہ دارد۔ و بر شریعت محمدی مستقیم دارد۔ و بر طریقت حقیقت محکم دارد، از دعا فراموشی ندارم

فراموشی ازیں جانب محال است بہ وزاں جانب نمی دانم چہ حال است

زیادہ از سلام ایام بکام باد۔ امید است کہ ایں کمینۂ بے بضاعت و کم ہمت را بدعا یاد آرند۔ و دیگر معروض آنکہ مایان طریقہ شریفہ عالیہ شغل دارم۔ لیکن حضرت جیو محمد غلام حسن در طریقۂ عالیہ قادریہ اجازت دادہ و ضرور گفتہ کہ در شب دوشنبہ و جمعہ جہر کنید بنا بر امتثال امر بعضے اوقات شغل ایں طریقہ کردم دیدہ ایم کہ نفع بسیار دارد مر طالبان را۔

۱۸۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بخدمت شریف صاحب کمالات عالیہ و مقامات سامیہ حضرت ملا محمد نسیم جیو سلمہ اللہ تعالیٰ۔ بعد از سلام نیاز گذارش می نماید، الحمد للہ ہذہ تا سیزدہم محرم بخیریت است۔ و سلامت و عافیت ذات سامی صفات با جمیع توابع

مستدعی است، بنده را ضعف مرض که در ہر سال بو اسیر دموی عود نموده
ضعف مضاعف شد، نظر بر این ناتوانیہا در عالم اسباب امید حیات نه مانده
الا أن یشاء الله سبحانه فانه یفعل بالضعیف ما یتحیر فیه القوی - امید که دعا
کنند اما اگر حیات باقی است صرف دریا دالی گردد و حسن خاتمه حاصل شود
و اگر عمر به آخر رسید مرگ بر کلمۂ توحید و عفو و عافیت شود آمین - به استماع افاده
و استفاده که طالبان بسیار به توجہات شریف به نسبت و آگاہی رسیده ہدایت
مستفیدان می نماید دل بسیار خوش است - اللّٰہم زد فزد - درین جا بسبب
اختلافات مجمع انعقاد نیافت - چندکس در حلقه می آیند و ہدایت متفرع
بر ابتدا است، درین وقت ضعف و سستی و پیری مہتدی شدن سخت
متعذر است، الکریم آنچه در وسعی بگنجد آن دہد - ملا محمد اعظم چند روز
این جا تشریف داشته بخدمت شریف می رسد بحال ایشان توجه فرمایند،
ایشان از مخلصان آنحضرت اند - حاجت تحریر و تقریر نیست - عیان و آشکار
است - اگر مناسب دانند، بکام [illegible] معروض و برآی) نسبت
باطنی ایشان را افشا نیند - در خدمت شریف نیز حاضر خواہند شد - و اوقات
به توجہات شریفه بدلجمعی بسر خواہند برد - بلکه توجه و ہمت بحال ایشان مبذول
دارند - که در خلوت در نسبت خود در اجتماع طالبان ترقیات پیدا نمایند - این است
آنچه بخاطر فقیر آمده، امید است که ہمیں معروض پسند خاطر عاطر آید - والسلام
بخدمت حضار مجلس شریف و صاحبزادہای بزرگ منش سلّمہم الله تعالیٰ سلام
و التماس دعا -

مشک عنایتی رسید جزاکم الله تعالیٰ خیر الجزاء - کتاب تحفۂ اثنا عشریه وجه
تحریر آن بسیار گران شده است - بدو چند رسید شش روپیه رسیده دو توله مشک
برای اجرت تحریر کتاب که به شش روپیه فروخته می شود خریده بدہم یا آن که فروخته خواہیم
خورد و دستیہا توبر این چنین کتاب وکرم وسلم وکسے که این ہا دارد س، مرا روی
اسحاب (کذا) -

۱۸۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام
علیٰ رسولہ محمد وآلہ الطیبین وصحابتہ الاکرمین ائمۃ الطاہرین الیٰ
یوم الدین۔

بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالیٰ وبرکاتہ کہ سنت اہل اسلام است
وبعد از تعظیمات بلاغایات وتسلیمات بلا نہایات کہ شایانِ اخاکساران است
بموقف عرض رسانیدہ می آید، بنظر اخلاق کریمانہ آں ذات خجستہ صفات
اگرچہ از حدِ ادب بیرون است۔ حافظ شیرازی گفتہ است۔

آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند ∴ آیا بود کہ گوشۂ چشمے بما کنند
وانانکہ چشم سرخ بصد حیلہ وا کنند ∴ فاسق ولی کنند مگس را ہما کنند

رفتم بہ طبیب وگفتمش در وہاں ∴ گفتا بغیر دوست بربند دہاں
گفتم غذا گفت از خون جگر ∴ گفتم پرہیز گفت از ہر دو جہاں

یَا مُتَخَلِّقًا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ تَعَالیٰ اَلْعَفْوُ اَلْعَفْوُ۔ حاصل
الکلام آں کہ فرد

تو ابر رحمتے آں بہ کہ گاہے ∴ کنی بر حالِ لب تشنہ نگاہے

زیادہ از حدِ ادب بیرون است۔

عریضۂ کمترین خادمان محمد

۱۹۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حق حق حق نحمدہٗ ونصلی علیٰ نبیہٖ محمد و آلہٖ وصحبہٖ اجمعین

حقایق و معارف آگاہ سند ابن طریقۂ عالیہ مولوی محمد نسیم جیو سلمہ اللہ تعالیٰ۔ از فقیر سفو(؟) سیف الدین احمدی النقشبندی السرہندی الفاروقی الحسنی الحسینی بعد از سلام علیک کہ سنت النبی صلی اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام است۔ واضح باد کہ ہمہ برادران ملک رسیدند و این جانب از عیب وطن دریں ملک افتادہ است، و بہ سبب وابستگان آنچہ تکلیف می گذرد، بخدا روشن است، مرزا صاحب و دیگر خلفاء حضرات دریں ملک کہ بودند البتہ خدمت می فرمودند۔ الحال کسے نیست کہ یک دام بدہد۔ اگر نظر بحضرات عالی شان از مخلصان آں ملک چیزے جمع نمودہ خبر این جانب بگیرند، ثواب عظیم خواہد شد۔ ؎

دور دستان را زہمت یاد کردن ہمت است
ورنہ ہر نخلے بہ پائے خود ثمر می افگند

زیادہ۔

۱۹۱

مکتوب غلام حسن

الله سبحانه وتقدس شانه

همواره باوجود مسعود مسعود کمالات وعرفان آمود ومعارف آگاه، تورع و
اتقا دستگاه مجموعهٔ خوبی ها جامع کمالات، مصدر حسنات منبع الفیوض والبرکات
مقبول جناب حضرات قدسی درجات اخوی مکانی ملا محمد نسیم زید برکاته،
را دیده باطن فیض مواطن بکحل الجواهر معرفت مکحل نموده با شعاع تجلی
لایزالی مبرا ز حیطهٔ وہم وخیال است منور وقرین گرداناد بالنون والصاد
ازین درویش اشتیاق اندیش بعد از سلام مسنون ودعوات مرجو به اجابت
مقرون مشهود آنکه لله الحمد سبحانه احوال و اوضاع این درویش مستوجب حمد
است. والمسئول عن الله تعالی عافیتکم وصحتکم وسلامتکم وعلو درجاتکم دین و
آن ایشان درین جا آمده اخبار صحت مدار موصوف ساخت. به استماع خبر
خیریت ذات سامی این درویش که غلام حسن نام است از حد بسیار خرسندی روداد
جزاکم الله تعالی خیر الجزا. این ثانی بجهت معرفت وشناسائی طرفین می نگارد.
اول آنکه یک وقتی من الاوقات از جناب مقدس الالقاب قطب الاقطاب
محو م خطیرهٔ قدس رب الارباب پیر ومرشد حضرت مرزا صاحب ام قدس الله
تعالی روحه الاقدس در هنگام گذشتن ایام برسات بشما امر شده بود که
مزار فایض الانوار سید نور محمد قدس سره که از سبب کثرت برسات تبدیل
صورت مرقد ایشان شده بود بجهت تعمیر ومرمت آن بشما امر شده چنانچه این
درویش نیز به همراه شما رفته وسنگ وکلوخ جمع نموده به اتفاق همدیگر مزار
شریف مرتب نمودیم وبعد ازاں یک جا از آن جا عود نموده بزیارت مرقد
شریف حضرت نظام الدین قدس سره آمده در فاتحه خوانی ماندیم خدمت

شریف شما بزودی فاتحه خوانده روان شدند و این درویش در عقب شما فاتحه خوانده به جبینی و زودی در راه آمده ملاقی شد۔ این نشانی هم یاد آور فرمائید۔ دویم این است که در هنگام سکونت و حیات حضرت پیر و مرشد مرزا صاحبی ام قدس سره در روضهٔ مکان خلد بنیان ایشان به مقدارے یک صد و چند عدد روپیه پیش هنود ان گروی بود، چون جناب حضرت ایشان ازین دارالفنا رحلت فرمود حسب تقاضا بی بی صاحبه جناب حضرت ایشان را در آن جا دفن نمودند۔ بعد از ارتحال خادمان و مریدان را هنود ان مذکوران بجهت طواف مرقد منور ایشان و بزیارت نمی گذاشتند و می گفتند که این مقام گروی ما یان است۔ تا حساب و معاملت گروی بما یان ندهند بجهت زیارت نه خواهیم گذاشت، مخلصان و مریدان بسیار به تنگ آمدند۔ آخر الامر این ماجرا را مولوی محمد نعیم بهرائچی در پورب استماع نمود۔ مبلغ را بقدر وسعت و امکان جمع نمود، روانهٔ این طرف شد۔ این درویش دران ایام در رام پور بود۔ ملاقات طرفین میسر آمده و واقعات را اظهار نموده قدرے مبلغ که به نزد این درویش بود به تسلیم مولوی مذکور نمودم۔ مولوی در شاه جهان آباد آمده آن مکان سعادت انجام را از هنود ان خلاص نموده و قدرے از ان حجره ها چوبها فروخت صورت مرقد منور حضرت ایشان قدس سره مرتب نمودند۔ الحمد لله والشکر لله سبحانه۔ و بی بی ا لحال در پانی پت اقامت دارند۔ چنانچه مولوی ثناء الله دو روپیه در ماهه می دهند و یک روپیه ملا مراد می دهند و میر علی فوت شده اند شنیده باشند۔ و دو پسر ایشان بودند۔ یکے بداری نام که او محض نا قابل و دیو اطوار ... می باشد۔ و دویم پسر ایشان والدهٔ خود را ازین جا بجهته تفرقه المعاش برداشته بجهت پورب نزد دلدار (؟) خود برده۔ و میان عبد الحفیظ و میان بهادر فوت شده اند۔ در روضهٔ مقدس حضرت ایشان قدس روحه تدفین یافته اند۔ و محمد احسان در نوای خورده بطرف رام پور آمده بودند۔ نواب فیض الله خان مبلغ

سه روبیه به اوشان داده بود باز بطرف پورب رفته اند - واین درویش در قصبهٔ
امروہہ سکونت می داشت - از سبب زد و تاخت مردم فرنگی و مرہٹہ قصبهٔ
مذکور خراب شده بود - ازان این درویش از انجا برخاسته آمده در رامپور
سکونت نمودم - دران جا به توجہات حضرات قدسی درجات در پیش این درویش
بعضے مردم آن جاے داخل طریقت شدند و بسیار محظوظ و شاکر گشتند - چنانچه
ازان جمله با پسران مولوی عبدالرزاق که مرد فاضل و متقی بوده بیعت نموده اند
به اراده الله سبحانه تعالی - به موجب قسمت آب خورد - این درویش تا درین
ملک رسیده درین جا بعضے مخلصان مستفید شده اند - چون خبر شما موضوح
شد بسیار خرسندی رو بداد - امید که جواب این مکتوب بزودی قلمی و
ارسال دارند که انتظار سے بدرجهٔ اتم واکمل است - چون این درویش
بے سر و سامان درین ملک رسیده صحبت وجوے حالات ایشان در دل بسیار
بود - در ربیع الاول وارد این ملک پشاور گردیده ام - از احوالات شما
متفحص می بودم - شخصے شاه نعمت الله نام به این درویش اظهار نموده
که میان محمد نسیم از راه بزتوپه به طرف دہلی تشریف بردند - به سبب لاچاری
صبر نمودیم - درین وقت که آدم شما درین جا آمده واز احوالات ایشان بیان
نمود* به همین لب تشنگی گویا که شما آبحیات رسیدند - شکر خداوندی بجا آورده
شد - چون محض بے سر و سامان و بے خرچ بودیم طاقت رسیدن خود بخدمت
شما ملحوظ نه شد - هر چند که آدم شما باعث شد که شما را سوار نموده می بریم
الان درین وقت طاقت معلوم نه شد - به اشتیاق مالا یطاق حالت گذشت
خدا وند کریم ارحم الراحمین است به هر قسم که خواهد ملاقات دوستان مخلصان
ما به هم خواهد آورد -

بچه مشغول کنم دیده و دل را که مدام ٭ دل ترا می طلبد دیده ترا می جوید

هر چند که بے سر و سامان ازان طرف آمدیم - فاما احوال و اوضاع این ملک

* [illegible]

و بے سرو سامانی ایں دیار چوں معلوم شد پشیمانی رو نداد کہ چرا دریں ملک آمدہ ام - باز خواطر بہماں طرف ہندوستان مائل است - فاما اشتیاق ملاقات ایشاں از حد متجاوز است - ایں چند کلمات و نشانی ہا کہ نگارش آمدہ قطرہ است از بحر محیط ہر گاہ آں جامع المتفرقین ہوا ملت فیمابین میسر آورد - رازہا ئیکہ در دل ودیعت نہادہ اند بہ معرض اظہار خواہد آمد - زیادہ چہ قلمی گردد - والسلام

مکرر ایں کہ از احوال و اوضاع میاں غلام علی واقف اند کہ چہ قدر مرد قابل و ہشیار اند - از شاہ جہان آباد تباہی خوردہ در رامپور رسیدہ اند - یاران ایں درویش نوشتہ اند و خط او شاں رسیدہ و قاصد اجور دار صاحبزادہ فتح علی خاں خصوص بہ طرف ایں درویش فرستادہ دراں نوشتہ اند کہ بجہتہ پاس خاطر شما مبلغ پانزدہ روپئے نواب صاحب توجہ درباہہ میاں غلام علی نمودہ اند - بسیار خرسندی حاصل گردید - ایں درویش در پٹنہ در کوٹلہ رشید خاں کہ مشہور است سکونت دارد - اگر کرم بخشی فرمائید ایں نشانے معتبر است -

والسلام والسلام والسلام

۱۹۲

مکتوب غلام حسن

برادر عزیز القدر ملا نسیم لعافیت باشند
از غلام حسن لعد ادعیہ وافیہ مطالعہ باد۔ مبلغ ہشت و نیم روپے بنام شما نزد اخون عبدالرزاق پیشوری فرستادہ ام بگیرند در سید مرقوم سازند۔ ملا سیف الدین لعد سلام مطالعہ نمایند مبلغ پنج روپیہ بنام شما نزد اخون عبدالرزاق فرستادہ ام بگیرند و رسید بدہند۔ و مبلغ ہشت و نیم روپیہ بنام ملا تیمور نزد اخون (عبدالرزاق) مسطور فرستادہ ام خبر بہ اوشاں برسانند۔ بجمیع یاران طریقہ سلام رسانید۔ و آرزوست کہ حق تعالیٰ باز سببے سازد کہ ملاقات میسر آرد۔

مکرر آں کہ ملا رحمت را کہ ہمراہ ما کردہ بودند چوں در موضع الہ ڈنڈ منزل کردیم بہ استاذ ظاہری ملا رحمت ملاقات کردیم۔ چنانچہ مبلغ دو روپیہ بنام استاد ملا رحمت فرستادہ ایم از اخون عبدالرزاق گرفتہ بہ اوشاں رسانند۔

رقیمۂ غلام حسن ایں خط از رام پور در سوات
بہ موضع اوچون متصل چکدرہ بملا نسیم برسد۔

۱۹۳

مکتوب اخوند زادہ عبداللہ

عرض داشت کمترین فدویان قدم بوس درویشان فقیر حقیر اخوند زادہ عبداللہ بجناب حضرت مشیخت پناہ خلایق آگاہ اخوندزادہ[1] جیو درآن وقت کہ از دلی شریف روانہ شدہ بود۔ درراہ چنین التماس شد کہ اللہ تعالیٰ اگر موئے[2] مبارک بخیرو عافیت بہ وطن رساند، این حقیر را بعد ازچند مدت بیک جزو از اشعار شریف بنوازند۔ حضرت ایشان درجواب فرمودند کہ اگر اللہ تعالیٰ مایان را مع اشعار شریف بوطن رساند، سوال شما را بجا خواہیم آورد۔ فی الحال ہرگاہ کہ مرضی صاحب است اگر بدست عامل رقیمہ مہربانی فرمایند۔ فہوالمقصود، واگر فرمایند برادر را می فرسیتم یا خود بخدمت حاضر خواہیم شد۔

زیادہ بخیرباد

ع[1] مولانا محمد نسیم علیہ الرحمہ

ع[2] این موے مبارک درخانقاہ اوچ (ریاست دیر) ہنوز محفوظ است

۱۹۸

مکتوب عبداللہ

مربی کامل و مشفق مکمل محقق دقایق و محرم اسرار ربانی مظہر فیوضات و دردات سبحانی، زبدۃ السالکین عمدۃ المتورعین قدوۃ العارفین اعنی اخوند صاحب محمد نسیم جیو سلامت ۔ از جانب کمترین قدمبوسان عبداللہ بعد از تحفۂ سلام خیر الکلام و آرزوے ملازمت سراسر سعادت کہ شیوۂ نیازمندی است معروض آن کہ دریں وقت بخدمت سامی معروض داشتہ کہ بعضے سخنان از جناب حضرت قبلۂ دو جہانی حضرت صاحب حضرت جیو معلوم و مفہوم شدہ است بہ بعضے سخنان بہ فہم فقیر نمی آیند۔ پس ایشان مربی کامل اند۔ امید کہ آں سخنان نا معلومہ براے طالبان فقیر ارسال فرمایند۔ کہ ایشاں بجاے حضرت جیو اند کہ ایں کار فیض رسانی طالبان خواہد شد۔ و از توجہات بحق فقیر می فرمودہ باشند و فقیر نیز از دعاے صاحب فارغ نیست، خاطر شریف فرمودہ باشند۔ مکرر معروض می دارد کہ از کتاب خانہ یک جلد کتاب از کتابہاے حضرت شیخ جیو یعنی جلد اخیر از مکتوبات ضرور ضرور مہربانی فرمودہ عنایت سازند کہ جلد اول بدست آمدہ براے جلد اخیر بسیار درکار است مہربانی می فرمودہ حوالۂ آدم این جانب فرمایند۔ زیادہ چہ عرض نماید از جانب اخون نعمت خان و محب اللہ خاں و ملا قلندر و تمامی یاران حلقہ تعظیمات بصد اشتیاق قبول باد۔

زیادہ چہ عرض نماید۔

۱۹۵

مکتوب بشارت اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی جناب معظم ومکرم مرکزِ دائرہ عرفان ومحیطِ کرۂ ایقان ادام اللہ فیضانہم ۔ مفتقر الی اللہ شریر النفس کثیف الطبع منبع خواہش و ہوا واز خدمت گاری اقدس جدا و سرگشتہ بادیۂ رنج و عنا و تنہائی ۔ وغریقِ لجہ جدائی امیدوار توجہ وعنایت وراجیِ شفقت وکرامت مدبر رو سیاہ بشارت اللہ عفی عنہ وکان اللہ لہٗ اداب ولوازم عبودیت وانکسار و مراسم کورنش وتسلیمات غلامی و اضطرار مودی ساختہ التماس می نماید از زبانی اخون سعد اللہ صاحب سلمہٗ وملا محمد اعظم صاحب سلمہٗ نظر عنایت سامی بحال حضرت مولوی نعیم اللہ صاحب مرحوم مصروف است ۔ ازین جہت بندہ ہم عرضی نمودہ کہ درحق این فدوی دراوقات مخصوص و اوراتِ مرجو یاد داشتہ دعا فرمایند کہ اللہ تعالےٰ درغلامیِ حضرت صاحب سیدی ومرشدی ومولائی طبیب القلوب والارواح وسیلتی الی وصول اللہ حضرت شاہ شاہان غلام علی صاحب مدظلال کماہم رائخ داشتہ وتبرک ہمہ دادہ وتوفیقِ رفیق عنایت نمودہ برائے خود کنند ، قولاً وعملاً وفعلاً دیگر بس تمنائے دگر نیست وہمیشہ یاد فرما باشند و از پارۂ کاغذ دریغ نہ فرمایند زیادہ حد ادب ۔

وباقی احوال فدوی زبانی اخون محمد اعظم وملا سعد اللہ معلوم خواہد شد ۔ وبہ صاحبزادہ ہائے عالی مراتب وحضار مجلس شریف بعد اداب وسلام التماس دعا ۔

۱۹۶

مکتوب حاتم

بعرض خادمان حضرت صاحبی خدایگانی قبلۂ دوجہانی معدن فضل وکرم منبع تفضل وشریعت صاحبی خدایگانی جیو مدظلہٗ العالی - از بندۂ کمترین حاتم بعد لوازم بندگی وکورنشات کہ ذریعۂ افتخار نیازمندان است بجا آوردہ می رساند - کمترین شب وروز انتظار دعاے خیر جناب سامی بودہ است - امیدوارم کہ مژدۂ خیر خیریت مزاج شریف واز صاحبزادہ قلمی ومرحمت فرمایند - کہ باعث جمعیت وطمانیت خاطر ازیں خواہد شد بندہ از گوشۂ خاطر فراموش نہ فرمودہ ہموارہ دعا خیر درحق بندہ می فرمودہ باشند - ورنہ روز محشر دست بدامانِ فیض تو امان سامی خواہد داشت - امیدوارم کہ دعاے خیر ہموارہ درحق بندہ می فرمودہ باشند - کہ باعث جمعیت خاطر ازیں خواہد شد -

زیادہ حد ادب

۱۹۷

مکتوب محمد نصیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ علیٰ سبحانہٗ واشکر علیٰ اعطاء فیضانہٗ

مکتوب بجناب ارشاد مآب قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین یگانۂ
حضرت صمدیت مقرب لبساط احدیت مقبول بارگاہ بے چون زینت بخش
تحریر یا ذت ؎

آرزو دارم کہ خاک آں قدم ❊ توتیائے چشم سازم دم بدم

کمترین عقیدت گزین خلفہ طالب علم اداب تعظیمات معتقدانہ و مراسم کورنشات
نیازمندانہ بجا آوردہ بموقف عرض حاشیہ بوسان لبساط فیض مناطِ انجمن
ہدایت موطن آں قبلۂ ارباب تحقیق و توحید کعبۂ اصحاب تدقیق و تجرید مخزن
لطایف انسیہ معدن معارف قدسیہ، کریم الاخلاق عمیم الاشفاق حضرت
پیر دستگیر مد اللہ ظلال اجلالہٖ وافضالہٖ می رساند کہ اگرچہ بحکم بیت مولوی

؎ نہ تنہا عشق از دیدار خیزد ❊ بسا کیں دولت از گفتار خیزد

این فدوی جاں نثار از مدت بسیار آرزوے پاے بوس ناصیہ سایان آستان فیض
نشان کہ اکسیر مس وجود و فروغ بخش پیشانی سجود رست فوق الحد دارد؎
ز بس بہ مکتب غم عشق لاغری کردم ❊ تنم بہ کاغذ مسطر کشیدہ می ماند
لیکن قطع مسافت بہ سبب کم ہمتی دشوار ساختہ از حصول این دولت محروم
دریں صورت بہ مقتضاے فیض آں قبلۂ انام امیدوارم کہ اگر آفتاب بوجہ
خاص دربارۂ ذرۂ بے مقدار تابد، ہر آئینہ از گرداب اضطراب مناص خلاص یابد

مصرع یک نظر فرما کہ مستغنی شوم زا بنائے جنس

پیوستہ خورشید ہدایت بر اوج (سعادت) و دریائے عنایت موج در موج باد۔

ے توئی مقصود گر مشغول غیرم ❊ توئی معبود گر نزدیک دیرم

ے زہے صفائے عمارت کہ در تماشایش ❊ بدیدہ باز نہ گردد نگاہ از دیوار

پشتو (سحر باد معنبر) د عاشق چیری

اذا لقیت حبیبی فقل لہ خبری

فرما نظر (لہ) شما شاد درست جہاں کہ نہ دی

الیٰ جنابک قد مال دائما بصری

فقیر محمد نصیر

ترجمہ الشعر۔ اے باد سحری خوشبو عاشق کی طرف ۔۔ لا۔ جب تو میرے محبوب سے ملے تو اس کو میرا احوال پہنچا۔ آپ کی نظر عنایت کافی ہے اگرچہ سارا جہان نہ ہو۔ اس لیے کہ میری نظر صرف آپ کی طرف متوجہ ہے ۔

۱۹۸

مشیخت پناہ عطوفت دستگاہ اخوندزادہ صاحب سلمہ اللہ ربہ
از ایں جانب خادم الفقراء محمد غلام سلام علا کلام مقرون بصحت باشند
بعدہٗ عرض آنکہ عجب انصاف است کہ در غازنی استقامت کردند و
شب گذرانیدہ بابان و عیال بابان از خادمان آں صاحب باشند اگر
تقصیر نمودم توبہ کردم۔ برائے عند اللہ از آں جانب استقامت در دیہہ
کوہی اختیار کردہ کہ بخدمت آں صاحب مشرف شوم۔
زیادہ

۱۹۹

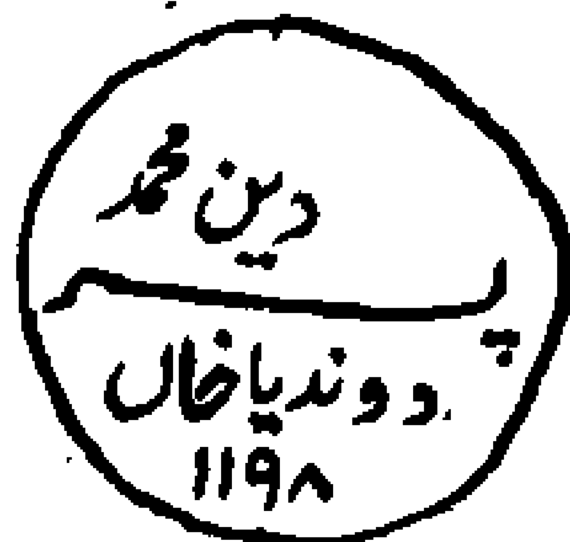
برادر عزیز اخوندزادہ حبیب اللہ السلام و خدائے تعالیٰ شمارا از
آفات دارین محفوظ دارد۔ و در حق ما دعا بخیریت خاتمہ و خیریت دارین
عنایت نمائید۔ بعدہٗ معلوم آں کہ پیش شما حبیب است و حال آں
است کہ در ایں جا ضرور درکار است۔ پس باید کہ ہمراہ آدم بفرستید کہ
ماجور دارین شوید۔ ایام بکام باد۔



۲۰۰

انوار اسرار فیض اقدس از باطن منور مقدس عالی جناب ارشاد
مآب شیخ الانام مقتدائے طوائف اسلام منبع علوم روحانیہ مجمع فیوض سبحانی
مرشد کامل اکرم قدوۂ مشائخ عرب وعجم اعنی اخوندزادہ کہ اسمہائے شما
معلوم است جیو لعافیت سلامت باشید۔ ازیں جانب لعد از
تعظیمات دو دستہ وتسلیمات پیوستہ آں کہ ازیں جانب مقرون
بخیریت وخیر خیریت صاحب جمع خورد وکلاں مدام ازدرگاہ رب المعبود
مطلوب است۔ مرام آں کہ مایان خدمت گار شما ہستیم وشما فراموشی
دعا می فرمایند واشتیاق ملاقات صاحب بسیاری داریم ولیکن
راہ مایاں نیست وصاحب مرحمت رفتن ایں جانب نہ فرمایند (ہمی فرمایند)
ومایاں را پائے رفتن کوتاہ است۔ چرا متعدیان براہ نشستہ اند۔
امید کہ خدمت گار صاحب قدیم (را) از دعا رحمت مہجور
نفرمایند۔

مہر



تمت بالخیر

مکتوب حکیم صاحبزادہ محمد میر آغا جان صاحب بنام مرتب

(حکیم صاحب مرحوم نے مندرجہ ذیل مکتوب اپنے دستِ مبارک سے نقل کیے ہوئے مکتوبات کے مجموعے کے آغاز میں لکھ کر شامل فرمایا تھا یہاں تبرکاً درج کیا جا رہا ہے)

جنابِ محترم مکرم مشفقم مہربانم حاجی الحرمین الشریفین مجمع الفضائل ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان صاحب، صدر شعبۂ اردو سندھ یونیورسٹی حیدرآباد سندھ زید فضلہٗ وعنایتہٗ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ خیریتِ جانبین نیک روزی باد۔

ورودِ گرامی نامہ کے وقت احقر بوجہ بیماری لاحقہ شرفِ جواب دہی سے محروم ہو کر جیل کو مامور کیا۔ سفرِ حج سے بخیریت واپسی مبارک ہو۔ سال بسال آپ کا حج وزیارت روضۂ اطہر سے مشرف ہونا نعمتِ الٰہی ہے۔ آپ کے طفیل سے خدای عالم احقر کو بھی نصیب فرمائے۔ اے بسا آرزو کہ خاک شدہ و یا نصیب۔

حسب الارشاد مکتوباتِ موجودۂ نور محل مسجد صاحبزادگانِ اوچ، خود نقل کرکے حاضرِ خدمتِ گرامی کر رہا ہوں۔ اگرچہ پیرانہ سالی کی کمزوری سنگِ راہ تھی مگر نقلِ مطلوب کے لیے کوئی اور قابل اور لائق نہ پا کر باوجود کم فرصتی و کمزوری تعمیلِ ارشاد کی کوشش کی گئی، جو محض فضل و توفیقِ الٰہی تھی اور جناب کی نیک نیتی و اخلاص اور فیض رسانی کی برکت۔

اجرتِ تحریر کی ضرورت نہیں اور نہ بھیجنے کی تکلیف فرمائیں کہ یہ اپنا ہی کام ہے اور آپ ہی ہمیں امدادِ نشر و اشاعت کی دے کر، سرفراز و ممنون فرما رہے ہیں۔ جزاکم اللہ خیر الجزا فی الدارین۔ امید ہے رسید سے ممتاز فرمائیں گے۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

احقر محمد میر آغا جان عفی عنہ، اوچ ریاست دیر مغربی پاکستان ۹ ربیع الاول سنہ ۱۳۸۹

اِشاریہ

فہرستِ اعلام

الف

اماکن

---*---

فہرستِ کتب و رسائل

کتابیات

(بسلسلہ مقدمہ وحواشی)

احمد ابوالخیر: ہدیۂ احمدیہ، مطبوعہ، مخزونہ کتب خانۂ خاص، انجمن ترقی اردو کراچی
احمد علی خاں شوق: تذکرہ کاملانِ رام پور، ہمدرد پریس دہلی ۱۹۲۹ء۔
الطاف علی بریلوی: حیات حافظ رحمت خاں، نظامی پریس، بدایوں ۱۹۳۳ء
خلیق انجم، ڈاکٹر: مرزا مظہر جانجاناں کے خطوط، مطبوعہ الجمعیۃ پریس، دہلی ۱۹۶۲ء
رحمان علی: تذکرہ علمائے ہند: اردو ترجمہ محمد ایوب قادری، مطبوعہ کراچی ۱۹۶۱ء
رؤف احمد رأفت: دُرّ المعارف، ملفوظات شاہ غلام علی، مطبوعہ نادری پریس دہلی۔
رؤف احمد رأفت: جواہر علویہ، مطبوعہ نول کشور گیس پرنٹنگ پریس، لاہور۔
عبد الرزاق قریشی: مکاتیب میرزا مظہرؒ، مطبوعہ اجمل پریس بمبئی ۱۹۶۶ء
عبد اللطیف: ہسٹری آف پنجاب (انگریزی)، مطبوعہ دہلی ۱۹۶۴ء۔
غلام حسین طباطبائی: سیر المتاخرین، مطبوعہ نول کشور پریس لکھنؤ ۱۸۹۷ء
غلام سرور لاہوری: خزینۃ الاصفیا، مطبوعہ نول کشور پریس لکھنؤ ۱۹۱۴ء
غلام علی، شاہ: مقامات مظہری، مطبوعہ مطبع احمدی ۱۲۶۹ ہجری۔
فقیر اللہ علوی: مکتوبات، مطبوعہ کتب خانہ اسلامی پنجاب لاہور۔
محمد امیر شاہ قادری: تذکرہ علما و مشائخ سرحد، مطبوعہ اتحاد پریس لاہور
عبد القادر خاں: علم و عمل جلد اوّل (اردو ترجمہ وقائع عبد القادر خانی مرتبہ محمد ایوب قادری) مطبوعہ کراچی ۱۹۶۰ء۔
محمد حسن کرتپوری: مشائخ نقشبندیہ مجددیہ، اللہ والے کی قومی دکان، لاہور۔

نصیب اختر : شاہ عالم ثانی کے عہد کا دہلی دربار طبع اوّل کراچی، ۱۹۶۷ء (سفرنامہ پولیر)۔
نصیر احمد جامعی : احمد شاہ درّانی، مطبوعہ پنجاب پریس لاہور ۱۹۶۹ء
نعیم اللہ بہرائچی : معمولات مظہریہ، مطبوعہ مطبع نظامی کانپور ۱۲۷۱ ہجری

(نوٹ :۔ مزارات کی تصاویر، ترکی کے جناب .... Ahmed Tuncer Akalin کے شکریہ کے ساتھ ان کے تصویری کتابچے "SERHEND" سے اخذ کر کے پیش کی جارہی ہیں)۔